ملفوظاتِ نقشبندیہ

محمد صادق قصوری

Marfat.com

Marfat.com

ملفوظاتِ نقشبندیہ

مُرتّب:

محمد صادق قصوری

زاویہ پبلشرز
6۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور
فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047

Marfat.com

زاویہ پبلشرز

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۲۰۰۴ء

بار اوّل ______ ۱۰۰۰

84930

ہدیہ ______ 100 روپے

زیرِ اہتمام

نجابت علی تارڑ

ملنے کے پتے

- ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور ۰۴۲-۷۲۲۱۹۵۳
- دارالاخلاص۔ ۴-۳ صدف پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی بازار۔ پشاور شہر ۰۹۱-۲۵۶۷۵۳۹
- مکتبہ قادریہ نزد چوک میلاد مُصطفیٰ۔ سرکلر روڈ۔ گوجرانوالہ ۰۴۳۱-۲۳۷۶۹۹
- مکتبہ غوثیہ ہول سیل (پرانی سبزی منڈی) کراچی ۰۲۱-۴۹۱۰۵۸۲
- مکتبہ عثمانیہ۔ رامتلائی روڈ۔ سیالکوٹ ۰۳۰۰-۶۱۰۸۳۱۲
- احمد بک کارپوریشن۔ کمیٹی چوک۔ راولپنڈی ۰۵۱-۵۵۵۸۳۲۰
- مکتبہ المجاہد۔ دارالعلوم مُحمّدیہ غوثیہ۔ بھیرہ شریف ۰۴۵۲۱-۹۱۱۷۶۳
- مکتبہ چشتیہ۔ بھیرہ شریف ضلع سرگودہا
- منہاج القرآن پبلی کیشنز۔ ضیار مارکیٹ۔ سرگودہا ۰۴۵۱-۷۲۱۶۳۰

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
6	نذرانہ	1
7	دُعا	2
8	سلسلہ نقشبندیہ مولانا جامیؒ کی نظر میں	3
9	بانی سلسلہ نقشبندیہ کے حضور نذرانہ عقیدت	4
11	ارشاد گرامی حضرت مسعود ملت مدظلہ	5
12	خراج تحسین	6
13	گزارش از مرتب	7
17	حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	8
28	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	9
36	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	10
39	حضرت قاسم بن محمد بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	11
40	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	12
44	حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ	13
4[illegible]	حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ	14
55	حضرت شیخ ابو علی فارمدی رحمتہ اللہ علیہ	15

Marfat.com

16	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ	57
17	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ	59
18	حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمتہ اللہ علیہ	70
19	حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمتہ اللہ علیہ	71
20	حضرت خواجہ علی رامتینی ملقب بہ عزیزاں علی رحمتہ اللہ علیہ	72
21	حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ	81
22	حضرت خواجہ امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ	82
23	حضرت خواجہ سید محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری رحمتہ اللہ علیہ	93
24	حضرت خواجہ علاءالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ	118
25	حضرت خواجہ یعقوب بن عثمان چرخی رحمتہ اللہ علیہ	123
26	حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ	126
27	حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی رحمتہ اللہ علیہ	137
28	حضرت خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ	139
29	حضرت خواجہ محمد مقتدیٰ امکنگی رحمتہ اللہ علیہ	140
30	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ	143
31	حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ	155
32	حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمتہ اللہ علیہ	162
33	حضرت خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبندی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ	167
34	حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی رحمتہ اللہ علیہ	169

Marfat.com

35	حضرت سید قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ	171
36	حضرت حافظ سید محمد جمال اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ	172
37	حضرت خواجہ سید محمد عیسیٰ گنڈا پوری رحمۃ اللہ علیہ	174
38	حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ	175
39	حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ	176
40	حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ	180
41	حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ	182
42	حضرت سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ	188
43	حضرت شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ	190
44	حضرت جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ	192
45	حضرت مہر الملت پیر سید منور حسین شاہ علی پوری مدظلہ	194
46	ضمیمہ	197
47	حضرت نجم الملت پیر سید نذر حسین شاہ علی پوری مدظلہ	198
48	حضرت مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ	201
49	کتابیات	214
50	قطعہ تاریخ اشاعت اول	216
51	قطعہ تاریخ اشاعت ثانی	217

Marfat.com

نذرانہ

میں اپنی اس حقیر کاوش کو انتہائی ادب واحترام ،عقیدت ،شوق فراواں اور عجز وانکسار کے ساتھ اپنے آقا و مولا ، ملجا و ماویٰ حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش کرتا ہوں جن کی ایک نظرِ کرم سے ذرّے آفتاب و ماہتاب بن جاتے ہیں ، جن کی نگاہِ التفات سے نہ جانے کتنے مجھ جیسے گنہگار دارین کی عزت پائیں گے ۔جن کی شفاعت سے بے حد حساب بخشے جائیں گے ۔اُنہیں کے کرم کا میں بھی ایک بھکاری ہوں ۔

کرم کی اک نظر مجھ پر خدا را یا رسولؐ اللہ
میں تمہارا ہوں تمہارا ، تمہارا یارسول اللہ

اُمیدوارِ کرم ادنیٰ غلام
محمد صادق قصوری

Marfat.com

دُعا

یا رب بحقِ جمالِ نقشبند
یا رب بحقِ کمالِ نقشبند
برحالِ صادقِ زار و نحیف
رحم کُن و دِہ وصالِ نقشبند

(محمد صادق قصوری)

Marfat.com

''سلسلہ نقشبندیہ مولانا جامیؒ کی نظر میں''

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند

کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

''حضرت نقشبندیہ بھی عجب قافلہ سالار ہیں، کہ یہ حضرات ایک پوشیدہ راستہ سے قافلہ کو حرم تک پہنچاتے ہیں۔''

از دلِ سالکِ رہ جاذبہ صحبتِ شاں

می برُد وسوسۂ خلوت و فکر چلّہ را

''ان کی صحبت کا جذبہ سالکِ راہ کے دل سے، خلوت کا وسوسہ اور چلہ کی فکر کو دور کر دیتا ہے۔''

قاصرے گر زند ایں طائفہ را طعن قصور

حاشَ للہ کہ بر آرم بزباں ایں گلہ را

''اگر کوئی کج فہم ان حضرات پر طعن کرے اور قصور کا الزام لگائے، تو خدا کی پناہ میں زبان پر اس شکایت کو نہ لاؤں۔''

ہمہ شیرانِ جہاں بستہ ایں سلسلہ اند

رُوباہ از حیلہ چناں بگسلد ایں سلسلہ را ؟

''تمام شیرانِ جہاں ان کی اس زنجیر سے بندھے ہیں، ناممکن ہے کہ لومڑی حیلے بہانے سے اس زنجیر کو توڑ دے۔''

(مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرّہ السامی)

Marfat.com

بانی سلسلہ نقشبندیہ

امام العاشقین، زبدۃ العارفین، شہنشاہِ مشکلکشا، سالارِ قافلۂ اولیاء، حضرت خواجہ سیّد محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری قدس سرّہ، کے حضور نذرانۂ عقیدت۔

توتیائے چشم سازم خاکپائے نقشبند
تابیابم سرِّ حق از لطفِ سائے نقشبند
رو بدر گاہِ بہاؤ الدین نظر کن زانکہ ہست
نہ فلک مانند درباں درسرائے نقشبند
مشکلاتِ ماہمہ ہرگز نیائید در عدد
المدد یا خواجۂ مشکلکشائے نقشبند
(حافظ شیرازیؒ)

☆☆☆☆☆☆

گر ہمی خواہی کہ گردی در دو عالم ارجمند
دائما باشی غلامِ شہنشاہِ نقشبند

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

گر بخواہی بختِ تو گردد بلند
باش سگِ سگہائے خواجہٗ نقشبند

☆☆☆☆☆☆

غلام نقشبنداں شو اگر دنیا و دیں خواہی
سگِ دربارِ مجدّد شو اگر حق الیقین خواہی

☆☆☆☆☆☆

غلامِ نقشبنداں بے کس و مضطر نمی ماند
اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

ارشاد

''آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کی بڑی خدمت کی، اللہ تعالیٰ ہی اجر عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔''

(مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم عالیہ)
(مکتوب بنام محمد صادق قصوری محررہ از کراچی ۳ جولائی ۲۰۰۲ء)

Marfat.com

خراجِ تحسین

''یہ کتاب بار بار پڑھنے کی چیز ہے۔ بار بار پڑھنے سے ہی عمل کی طرف رُجحان بڑھتا ہے۔''

پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر

کوئٹہ

۱۳ فروری ۱۹۹۹ء۔

☆☆☆

''اس کتاب کے کئی مقامات کے مطالعہ سے فیض یاب ہوا ہوں۔ یہ ایک مخزنِ علم و آگاہی ہے۔ آپ کی یہ سعی و کاوش بے حد مؤقر و قابلِ تحسین ہے۔ قدرت آپ سے جو کام لے رہی ہے وہ مسعود و مبارک ہے اور قابلِ رشک بھی۔''

حضرت طارق سلطان پوری، حسن ابدال ضلع اٹک

۲۹ جنوری ۱۹۹۹ء۔

Marfat.com

گزارش

پوری دنیا کے مسلمان اُن مشائخ کرام علیہم الرحمۃ والغفر ان کے رہینِ منت ہیں جنہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں اسلام کی قندیلیں روشن کیں اور اپنے خونِ جگر سے نہالِ اسلام کی آبیاری کا عظیم فریضہ سرانجام دیا۔

ان حضرات صوفیائے کرام میں یوں تو سلاسلِ اربعہ کے بزرگ شامل ہیں مگر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مردانِ حق نے کفر وظلمت کے تاریک دور میں اپنے سوزِ باطنی سے ایمان کی غیر قانونی شمعیں جلا کر تاریک دلوں میں نورِ عرفان کے جو فانوس روشن کیے ان کی مثال ناپید ہے۔ ان میں سے ہر ایک بزرگ اپنی ذات میں ایک ادارہ تھا۔ ان کی خانقاہیں نہ صرف علومِ ظاہری کی یونیورسٹیاں تھیں بلکہ تہذیب، اخلاق اور تزکیۂ نفس کی تربیت گاہیں بھی تھیں۔ ہر قسم کے جرائم کے عادی اور اخلاقی کوتاہیوں کے مرتکب جب ان گرامی قدر ہستیوں کی خدمت میں آجاتے تو صرف نگاہِ فیضِ اثر سے ان کی کیفیت بدل جاتی، دل بیدار ہو جاتے اور ان کی کایا پلٹ جاتی۔

مشائخ طریقت کے سلسلۂ رُشد وہدایت میں ان کے مکتوبات کو خاص اہمیت حاصل ہے کہ ان سے روحانی تربیت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ، کی کتاب مستطاب ''مکتوباتِ امامِ ربانی'' کے متعلق جمہور اولیاء کرام کا فیصلہ ہے کہ اگر کسی کو پیر نہ مل سکے تو وہ اس کتاب مبارک کا مطالعہ کرے، انشاء اللہ تعالیٰ اسے پیر مل جائے گا۔ اور جب تک مرشد نہیں ملتا یہ کتاب اس کی روحانی تربیت کرے گی۔

Marfat.com

اس طرح اولیائے کرام کے ارشادات وملفوظات بھی روحانی تربیت کا کام دیتے ہیں۔ ان کے قول وفعل، ان کی زندگیوں کے نچوڑ اور مشاہدات پر مبنی ہوتے ہیں۔ جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام بغیر اللہ تبارک وتعالیٰ کے اذن کے کسی امر کا تذکرہ نہیں کرتے بعینہ اولیاء کرام بھی کسی امر کا اظہار نہیں کرتے۔

پیشِ خدمت کتاب میں حضور سید عالم ﷺ سے لے کر شجرۂ طریقت کے لحاظ سے ''سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ جماعتیہ'' کے بزرگوں کے ملفوظات واقوال درج کئے گئے ہیں۔ یہ ملفوظات، اقوال اور افکار کیا ہیں؟ علم وحکمت، پند ونصائح اور عشق ومحبت کا بحرِ بے کنار ہیں۔ جو کوئی بھی باوضو ہو کر حضورِ قلب کے ساتھ ان کا مطالعہ کرے گا اسے توحید، رسالت اور تصوف کے نایاب موتی ملیں گے۔ اور وہ ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی حقیقی منزل پالے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۸ء میں شہود پر جلوہ افروز ہوا تھا، جس نے مقبولیت کے ایسے جھنڈے گاڑے کہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ اب مزید اضافوں کے ساتھ نقشِ ثانی پیشِ خدمت ہے۔ امید ہے کہ اہلِ دل، اہلِ ذوق اور اہلِ علم حضرات اسے سرمۂ چشم بنائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

اس کتاب کی تیاری میں استاذی حکیم ملت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوری '' (۱۹۲۷ء۔۱۹۹۹ء) اور مرشد ثانی مجاہد ملت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی '' (۱۹۱۵ء۔۲۰۰۱ء) کی مشفقانہ رہنمائی اور سرپرستی حاصل رہی، ورنہ شاید میں ساحلِ کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکتا۔ افسوس کہ نقشِ ثانی کی طباعت سے پہلے ہر دو بزرگ جنت الفردوس کو سدھار چکے ہیں۔ یقین ہے کہ میری اس حقیر کاوش سے ان کی پاک ارواح خوش ہوں گی۔

عالمی مبلغ اسلام جگر گوشۂ امیر ملت '' حضرت مہر اعلّت پیر سید منور حسین شاہ

Marfat.com

صاحب دامت برکاتہم عالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور شریف ضلع نارووال (پنجاب) کا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں کہ جن کے زیرِ سایہ اور زیرِ عاطفت یہ کتاب زیورِ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر نئی آب و تاب سے آ رہی ہے۔ اللہ کریم ان کا سایہ ہُما پایہ سلامت تا قیامت رکھے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

خاکِ راہِ نقشبنداں
مہر صادق قصوری نقشبندی جماعتی
بانی و ناظم اعلیٰ، مرکزی مجلسِ امیر ملّت ؒ
بُرج کلاں ضلع قصور
یکم اکتوبر ۲۰۰۲ء بروز منگل۔
بعد نماز فجر۔

Marfat.com

Marfat.com

حضور سیّد عالم حضرت محمد ﷺ

(مکہ معظمہ ۵۷۱ء سنہ اعام الفیل ۔۔۔۔۔۔۔ ۶۳۲ء/۱۱ھ مدینہ منورہ)

حضور اقدس سید عالم ﷺ کے ملفوظات وارشادات قدسیہ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کے متعلق آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ نہ پائے جاتے ہوں۔

(۱) رسولِ خدا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک بندوں میں سے کون سا بندہ زیادہ فضیلت والا اور زیادہ مرتبہ والا ہوگا؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مرد اور عورت جو ذکرِ خدا زیادہ کرتے ہیں۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ! (ﷺ) کیا خدا کا ذکر کرنے والے راہِ خدا میں جہاد کرنے والے سے زیادہ فضیلت والے اور زیادہ بلند مرتبے والے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ غازی اگر اپنی تلوار سے کافروں اور مشرکوں کو قتل کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے اور وہ خون آلود ہو جائے، خدا کا ذکر کرنے والا درجہ میں اس سے بڑھ کر ہوگا۔

(امام احمد و ترمذی)

(۲) جب تم بہشت کی چراگاہوں میں گزرو تو چرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ بہشت کی چراگاہیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ذکر کے حلقے۔" (ترمذی)

(۳) اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو گلی کوچوں میں پھرتے ہوئے اہلِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب وہ کسی جماعت کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو

Marfat.com

ایک دوسرے کو یوں پکارتے ہیں۔ ''اپنے مقصود کی طرف آؤ''۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے اہلِ ذکر کو اپنے بازوؤں سے پہلے آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ ان کا حال زیادہ جانتا ہے) کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیرے بندے تجھے پاکی، بزرگی اور ثنا اور عظمت سے یاد کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ پھر خدا ارشاد فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا حال کیسا ہوتا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری عبادت میں اور تیری تعظیم کرنے میں سخت تر ہو جاتے اور تیری تسبیح زیادہ کرتے۔

پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ پوچھتا ہے کہ انہوں نے بہشت دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ کی قسم، اے پروردگار! انہوں نے بہشت کو نہیں دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ بہشت کو دیکھ لیتے تو انکا حال کیسا ہوتا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ بہشت کو دیکھ لیتے تو اس کی حرص اور اس کی طلب میں سخت تر ہوتے اور اس کی رغبت زیادہ کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے عرض کرتے ہیں دوزخ کی آگ سے۔ پھر حق تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ کی قسم! اے پروردگار! انہوں نے نہیں دیکھا۔ پھر حق تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ اگر وہ دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ حضور ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

کہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کی آگ دیکھ لیتے تو اس سے بھاگتے اور ڈرنے میں سخت تر ہوتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ''میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔''

اس پر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ ان میں فلاں شخص ذکر کرنے والوں میں سے نہیں، وہ تو کسی کام کے لئے آیا تھا۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ جماعت ہے کہ ان کا ہم نشیں محروم نہیں رہتا۔ (امام بخاری)

(۴) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں وہ جو میری نسبت رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اگر وہ مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے جی میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے آدمیوں کی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ (بخاری مسلم)

(۵) قیامت برپا نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ (مسلم)

(۶) افضل ذکر '' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ '' ہے اور افضل دعا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

(۷) جب تو نماز مغرب سے لوٹے (یعنی سلام پھیرے) تو کسی سے کلام کرنے سے پہلے سات بار کہہ لیا کر، اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِی مِنَ النَّارِ ۔ (خدایا! مجھے دوزخ کی آگ سے پناہ دے) کیونکہ اگر تو یہ کہے اور پھر اسی رات مر جائے تو تیرے لئے دوزخ کی آگ سے رہائی لکھی جاتی ہے اور جب تو نماز صبح ادا کرے تو ان ہی کلمات کو سات مرتبہ کہہ لیا کر، اگر تو اسی دن مر جائے تو تیرے لئے دوزخ کی آگ سے رہائی لکھی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

(۹) دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان اور میزان اعمال میں بھاری اور خدا کے نزدیک محبوب ہیں۔ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ (بخاری و مسلم)

(۱۰) یہ کہنا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ میرے نزدیک محبوب تر ہے ہر چیز سے جن پر سورج طلوع ہوا ہے۔ (امام مسلم)

(۱۱) کسی نے کبھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی طعام نہیں کھایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (امام بخاری)

(۱۲) جو شخص صبح کے وقت یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ.

"یا اللہ! صبح کو میرے پاس یا تیری خلق میں سے کسی کے پاس جو نعمت ہے وہ تجھ تنہا کی طرف سے ہے۔ پس تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے شکر ہے۔"

اور جو شخص شام کے وقت کہے اَللّٰھُمَّ مَا اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ. الخ اس نے رات کا شکر ادا کر دیا۔ (ابو داؤد)

(۱۳) جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے لگے تو اسے چاہئے کہ اپنے بستر کو اپنے تہبند کے اندرونی حاشیہ کے ساتھ جھاڑے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کون سی چیز بستر پر پڑی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے۔

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ۔

"اے میرے پروردگار! میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا ہے

Marfat.com

اور تیرے نام سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری روح کو قبض کرے تو اس پر رحم کرنا۔ اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اسے نگاہ رکھنا جیسا کہ تو اپنے نیک بندوں کو نگاہ رکھتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ بستر کو جھاڑ کر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جائے۔ بعدازاں یہ دعا آخر تک پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۴) جو شخص اپنے بستر پر لیٹے وقت تین بار کہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَا لْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں یا صحرا کی ریت کے ذروں کے برابر یا درختوں کے پتے کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر۔ (ترمذی)

(۱۵) حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مالِ غنیمت میں غلام اور لونڈیاں آئے ہیں۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئیں تاکہ چکی پیسنے کی مشقت سے اپنے ہاتھوں کی تکلیف کا ذکر کر کے ایک لونڈی طلب کریں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر پر جلوہ افروز نہ تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا حال اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم اٹھنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں اس سے بہتر نہ دوں جس کا تم نے سوال کیا۔ جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ تمہارے واسطے لونڈی سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

(۱۶) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افضل استغفار مندرجہ بالا دعا ہے۔ جو شخص ان کلمات کو دن کے کسی حصہ میں پڑھے اور ان پر یقین کامل رکھے تو اگر وہ اسی شام سے پہلے مر جائے تو وہ اہل بہشت میں سے ہوگا۔ اگر رات کے کسی حصہ میں پڑھے اور مکمل یقین اور اعتماد رکھتا ہو اور وہ صبح سے پہلے مر جائے تو وہ اہل بہشت میں سے ہے۔ (امام بخاری)

(۱۷) جب رات کا آخیر تہائی حصہ باقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان کی طرف اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھے پکارے تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ میں اسے بخش دوں۔ (بخاری ومسلم)

(۱۸) خوشی ہو اس شخص کو جس نے اپنے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پائی۔ (ابن ماجہ ونسائی)

(۱۹) جس شخص نے کھانا کھانے کے بعد یوں کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

"سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر کسی حیلہ و قوت کے یہ کھانا مجھے دیا۔"

اس کے پچھلے اور اگلے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کپڑا پہن کر کہا:

84930

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ اس کے اگلے پچھلے صغیرہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(۲۰) جو شخص ہر روز سو بار پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر "۔ اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس شام تک اسے شیطان سے پناہ مل جاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر کسی شخص کا افضل عمل نہیں ہے مگر جو اس سے بھی زیادہ عمل کرے۔ (بخاری)

(۲۱) آدمی زاد کو ان چیزوں کے سوا کسی اور چیز میں حق نہیں (یعنی قیامت کے دن ان چیزوں کا حساب نہ ہوگا) (۱) مکان رہنے کے لئے۔ (۲) کپڑا ستر عورت کے لئے۔ (۳) روٹی کا ٹکڑا۔ (۴) اور پانی۔ (ترمذی)

(۲۲) ہر آدمی کو قیامت کے دن بارگاہِ خداوندی میں کھڑا رکھا جائے گا، یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ پوچھ لیا جائے۔ (۱) اس کی عمر کی بابت کہ کس کام میں بسر ہوئی۔ (۲) اس کی جوانی کی بابت کہ کس کام میں بوسیدہ کی۔ (۳) اس کی مال کی بابت کہ کہاں سے کمایا۔ (۴) اور مال کو کس چیز پر خرچ کیا۔ (۵) اور اپنے علم پر کیا عمل کیا۔ (ترمذی)

(۲۳) تُو دنیا میں اس طرح زندگی گزار کہ گویا مسافر ہے یا راہ گیر۔ (بخاری)

(۲۴) خدا نے اس مرد کا عذر زائل کر دیا جس کی عمر لمبی کر دی یہاں تک کہ اسے ساٹھ سال تک پہنچا دیا۔ (بخاری)

(۲۵) ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اس مرد کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے ایک گروہ کو دوست رکھا اور وہ ان سے ملا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، "ہر انسان قیامت کے دن

Marfat.com

اس کے ساتھ اٹھے گا جس کو اس نے دوست رکھا ہے۔" (بخاری و مسلم)

(۲۶) اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے بازو کے برابر وقعت رکھتی تو وہ کسی کافر کو اس کا ایک گھونٹ نہ پلاتا۔ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

(۲۷) حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں۔ ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جس شخص نے مشتبہات سے پرہیز کیا، اس نے اپنا دین اور اپنی آبرو بچالی اور جو شخص شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا، اس چرواہے کی طرح جو اپنے جانور چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے، نزدیک ہے کہ وہ چراگاہ کے اندر چرائے۔ آگاہ رہو کہ ہر ایک بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے۔ اور آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کے محارم میں ہے۔ آگاہ رہو کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جاتا ہے تو تمام جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے۔ آگاہ رہو کہ وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۲۸) مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے۔ (ترمذی)

(۲۹) جب انسان مر جاتا ہے تو اس سے اس کے عمل کا فائدہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا فائدہ منقطع نہیں ہوتا۔ (۱) صدقہ جاریہ۔ (۲) علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ (۳) اور نیک فرزند جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم)

(۳۰) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص نیک عمل کرتا ہے، اس کے لئے دس گناہ ثواب ہے اور میں اس سے زیادہ بھی دیتا ہوں۔ اور جو شخص بدی کرتا ہے اس کا بدلہ ویسی ہی بدی ہے یا میں معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت بھر نزدیکی ڈھونڈتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ بھر نزدیکی ڈھونڈتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ بھر نزدیکی ڈھونڈتا ہے میں اس سے دو ہاتھ بھر نزدیکی ڈھونڈتا ہوں۔ اور جو شخص میرے پاس چل کر

Marfat.com

آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص بمقدار زمین گناہ لے کر مجھ سے ملتا ہے میں اس کی مثل مغفرت کے ساتھ اس سے ملتا ہوں۔ (مسلم)

(۳۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھتا ہے، میں اسے لڑائی کی خبر دیتا ہوں (یعنی وہ شخص مجھے لڑائی کا چیلنج دیتا ہے) اور میرے جس بندے نے میرے نزدیک ہونے کے لئے فرائض سے زیادہ کسی اور چیز کو محبوب نہیں رکھا اور نوافل کی ادائیگی کے ساتھ میری نزدیکی کو تلاش کیا ہے، میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کسی چیز کو پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا (سوال پورا) کر دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں جس چیز یا کام جس کو میں کرنے والا ہوں ایسا تردّد و توقف نہیں کرتا جیسا کہ مومن کی جان قبض کرنے میں توقف کرتا ہوں جو موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اسے غم ناک کرنے کو کو ناپسند کرتا ہوں۔ (بخاری)

(۳۲) جو شخص کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھے اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ تَفْضِیْلاً۔ وہ مصیبت اس کو نہ پہنچے گی خواہ وہ کوئی مصیبت ہو۔ (ترمذی)

(۳۳) کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے آسان غم ہے۔ (بیہقی در دعوت کبیر)

(۳۴) میں نے بہشت کو غور سے دیکھا تو اس کے اہل میں سے بیشتر فقیروں کو دیکھا اور دوزخ کی آگ کو غور سے دیکھا تو اس کے اہل میں سے اکثر عورتیں دیکھیں۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

(۳۵) تم میری رضا ان ضعیفوں اور فقیروں کی رضا میں ڈھونڈو جو تم میں ہیں، کیونکہ تم کو صرف ان ضعیفوں کی برکت سے رزق یا مدد ملتی ہے۔ (ابوداؤد)

(۳۶) فقراء، تونگروں (امیروں) سے پانچ سو سال پہلے بہشت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

(۳۷) جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا سات شخص ایسے ہیں جن کو اللہ اپنے سایہ میں رکھے گا۔ (۱) امام عادل۔ (۲) جوان جس نے اپنے پروردگار کی عبادت میں نشو ونما پائی۔ (۳) وہ مرد جس کا دل مسجدوں سے معلق ہے۔ (یعنی جس کا دل مسجدوں میں ہی لگتا ہے)۔ (۴) وہ دو مرد جن کی آپس میں محبت صرف اللہ کے واسطے ہے، وہ تمام زندگی اسی پر اکٹھے رہے اور اسی پر ہی جدا (فوت) ہوئے۔ (۵) وہ مرد جسے ایک خاندانی اور خوبصورت عورت نے دعوتِ گناہ دی مگر اس نے کہا کہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ مرد جس نے چھپا کر صدقہ دیا یہاں تک کہ اس کا بائیاں ہاتھ نہیں جانتا کہ دایاں ہاتھ کیا خرچ کر رہا ہے۔ (۷) وہ مرد جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو زار زار ٹپکنے لگیں۔ (بخاری)

(۳۸) اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے فلاں بندے کو دوست رکھا ہے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ پس جبرائیل اس کو دوست رکھتے ہیں۔ پھر جبرائیل آسمان میں پکارتے ہیں کہ اللہ نے فلاں بندے کو دوست رکھا ہے تم بھی اس کو دوست رکھو۔ پس آسمان والے اس کو دوست رکھتے ہیں اور زمین والوں میں بھی اس کی قبولیت پیدا ہو جاتی ہے۔ (بخاری)

(۳۹) ایک غلام مکاتب (وہ غلام جس سے کچھ معاوضہ لے کر آزاد کیا جائے) حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ کہنے لگا کہ میں اپنے زرِ کتاب سے

Marfat.com

عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا کہ کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے۔ اگر تجھ پر پہاڑ جتنا بھی قرض ہو، اللہ تعالیٰ اسے تجھ سے ادا کر دے گا۔ تُو یہ پڑھا کر۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَا لِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۔ (ترمذی وبیہقی)

(۴۰) پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ (۱) زندگی کو موت سے پہلے۔ (۲) تندرستی کو بیماری سے پہلے۔ (۳) فراغتِ وقت کو مشاغل دنیا میں مبتلا ہونے سے پہلے۔ (۴) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ (۵) اور تونگری (امیری) کو فقر (غربت) سے پہلے۔ (حاکم وبیہقی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِ نَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِ سَیِّدِ نَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَیِّدِ نَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّذُرِّیَّۃِ سَیِّدِ نَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاتبَاعِ سَیِّدِ نَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلَّمْ ۔

Marfat.com

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکہ معظّمہ: ۵۷۳ء............۱۳ھ/۶۳۴ء مدینہ منورہ

(۱) جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے خطبہ دیا۔ جس میں خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

''اے لوگو! میں تمہارا حاکم بنایا گیا حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں نے نیک کام کروں تو تم لوگ میری مدد کرو۔ اگر میں غلط کام کروں تو تم مجھے سیدھا کر دو۔ صدق امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ تم میں جو ضعیف ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے۔ میں اسے اس کا حق دلوا کر چھوڑوں گا۔ انشاء اللہ۔ اور تم میں جو قوی ہے وہ میرے نزدیک ضعیف ہے۔ میں اس سے حق لے کر چھوڑوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے خدا اس پر ذلت ورسوائی نازل کرتا ہے اور جس قوم میں کوئی برائی شائع ہو جاتی ہے خدا اس قوم پر مصائب وآلام بھیجتا ہے۔ تم میری اطاعت کرو جب تک میں خدا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کروں۔ پس جب میں خدا اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت تم پر واجب نہیں۔'' (سیرت ابنِ ہشام)

(۲) یوسف بن محمد کا بیان ہے کہ مجھے خبر پہنچی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرضِ موت میں وصیت کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لکھئے:

''بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یہ وہ ہے جس کی وصیت ابو قحافہ رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا سے جاتے اور آخرت میں داخل ہوتے ہوئے ایسے وقت میں کی جبکہ کاذب سچ بولتا ہے اور خائن امانت ادا کرتا ہے اور کافر ایمان لاتا ہے۔ (مضمون وصیت یہ) کہ میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیفہ بنایا ہے۔ اگر وہ عدل کرے تو یہ میرا اس کی نسبت گمان اور توقع ہے اور اگر وہ جور و ستم کرے تو میں غیب دان نہیں۔ اور ہر شخص کے لئے سزا ہے اس گناہ کی جو اس نے کیا۔ ''اور ظلم کرنے والے عنقریب معلوم کریں گے کہ وہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔'' (شعراء۔ آخیر آیت)

(۳) آپ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا:

اے پرندے! خوش رہو۔ اللہ کی قسم! کاش میں تیری مانند ہوتا کہ تو درخت پر بیٹھتا ہے، پھل کھاتا ہے، پھر اڑ جاتا ہے اور تجھ پر کوئی حساب و عذاب نہیں۔ خدا کی قسم! کاش میں بجائے انسان ہونے کے، راستے کی ایک طرف کا درخت ہوتا اور کوئی اونٹ میرے پاس سے گزرتا، مجھے پکڑ کر اپنے منہ میں ٹھونس لیتا، پھر چبا کر نگل جاتا اور پھر بعد ازاں مینگنوں کی شکل میں نکال دیتا۔

(۴) جب لوگ آپ کی مدح و ستائش کرتے تو آپ یوں فرماتے:

''خدایا! تو میرا حال میری نسبت بہتر جانتا ہے اور میں اپنا حال ان کی نسبت بہتر جانتا ہوں۔ خدایا! تو مجھے بہتر بنا دے اُس سے جو وہ گمان کرتے ہیں اور میرے وہ گناہ بخش دے جو جو ان کو معلوم نہیں اور جو وہ کہتے ہیں اس پر مجھے گرفت نہ کر۔''

(۵) اگر آپ مشکوک کھانا کھا لیتے اور پھر جب اس کا علم ہو جاتا تو اسے قے کر کے اپنے پیٹ سے نکال دیتے۔ اور یوں دعا کرتے۔ ''خدایا! جو کچھ لوگوں نے پی لیا اور انتڑیوں کے ساتھ مل گیا تو اس پر مجھے مواخذہ نہ کرنا۔''

(۶) فرماتے کہ جب کسی کو زینتِ دنیا پر ناز اور غرور آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس

Marfat.com

شخص کو دشمن رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اس زینت کو چھوڑ دے۔

(۷) فرماتے اے گروہ آدمیاں، گروہِ آدمیاں! خدا سے حیا کرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میری جان ہے جب میں قضائے حاجت کے لئے جنگل میں جاتا ہوں تو خدا سے حیا کے مارے اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔

(۸) امام نسائیؒ نے اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (غلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زبان کو ہاتھ سے پکڑے ہوئے فرما رہے ہیں کہ اسی نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں ڈال دیا ہے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ امام مالک، باب حفظ اللسان)

(۹) آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہمسایہ سے جھگڑ رہے تھے۔ آپ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا! اپنے ہمسایہ سے نہ جھگڑو کیونکہ نیکی رہ جائے گی اور لوگ چلے جائیں گے۔

(۱۰) جب آپ کی اونٹنی کی مہار گر پڑتی تو اسے بٹھا کر خود اٹھا لیتے۔ حاضرین عرض کرتے کہ آپ نے ہمیں کیوں نہ حکم دے دیا۔ آپ جواب دیتے کہ حضور ﷺ نے مجھے فرمایا ہے کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(۱۱) جب آپ کسی شخص کو صبر کی نصیحت کرتے فرماتے کہ ''صبر کے ساتھ کوئی مصیبت نہیں اور بے صبری سے کوئی فائدہ نہیں۔ موت اپنے مابعد سے آسان اور ماقبل سے سخت ہے۔

(۱۲) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرتدین کی طرف جہاد کرنے کے لئے بھیجا تو فرمایا کہ موت کا حریص بن، تجھے حیات عطا ہوگی۔

(۱۳) جب آپ کو خبر لگی کہ اہلِ فارس نے پرویز شہنشاہ کی لڑکی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو فرمایا کہ وہ لوگ ذلیل ہو گئے جنہوں نے اپنی حکومت ایک عورت کے ہاتھ میں

Marfat.com

دے دی۔

(۱۴) تجھ پر خدا کی طرف سے جاسوس مقرر ہیں جو تجھے دیکھتے ہیں۔

(۱۵) لوگوں میں خدا کا سب سے بڑا فرمانبردار بندہ وہ ہے جو گناہ کا سب سے زیادہ دشمن ہے۔

(۱۶) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میرے نزدیک اپنے خویش و اقرباء کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے خویش و قرباء سے محبت و سلوک پسندیدہ تر ہے۔

(۱۷) اس قول میں کوئی خوبی نہیں ہے جس سے رضائے خدا مراد نہ ہو اور اس مال میں کوئی کوبی نہیں جو راہِ خدا میں خرچ نہ کیا جائے اور اس شخص میں کوئی خوبی نہیں جس کی جہالت اس کے علم پر غالب ہو اور اس شخص میں کوئی خوبی نہیں جو ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرتا ہو۔

(۱۸) ابو صالح کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمن کے لوگ آئے اور انہوں نے قرآن شریف سنا تو زار و قطار رونے لگے۔ یہ دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم بھی اسی طرح رویا کرتے تھے۔ پھر ہمارے دل سخت ہو گئے۔ حافظ ابونعیم اصفہانی نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی معرفت سے قوی اور مطمئن ہو گئے۔

(۱۹) ادراک (عقل، فہم) حاصل کرنے سے عاجز آنا ادراک ہے۔

(۲۰) اللہ تعالیٰ تیرے باطن کا حال دیکھ رہا ہے جیسا کہ ظاہر کا حال دیکھ رہا ہے۔

(۲۱) اللہ رحم کرے اس مرد پر جس نے اپنی جان سے اپنے بھائی کی مدد کی۔

(۲۲) تو اپنے آپ کو جاہلیت کی غیبت سے دور رکھ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے غیبت جاہلیت اور اہلِ غیبت کو دشمن رکھا ہے۔

Marfat.com

(۲۳) جب تجھ سے کوئی نیکی فوت ہو جائے تو اس کا تدارک کہ اور اگر کوئی بدی تجھے آ گھیرے تو اس سے بچ۔

(۲۴) ہم ایک حرام میں پڑنے کے خوف سے ستر حلال کو چھوڑ دیا کرتے ہیں۔

(۲۵) جو شخص بغیر توشہ کے قبر میں جائے اس نے گویا بغیر کشتی کے سمندر میں سفر کیا۔

(۲۶) آیہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ (ظاہر ہو گا ہے فساد جنگل اور سمندر میں۔ (روم۔ع ۵) کی تاویل میں آپ کا قول ہے کہ جنگل سے مراد زبان اور سمندر سے مراد قلب ہے۔ جب زبان خراب ہو جاتی ہے تو انسان اس پر روتے ہیں۔ جب دل خراب ہو جاتا ہے تو اس پر فرشتے روتے ہیں۔

(۲۷) شہوت کے سبب سے بادشاہ، غلام بن جاتے ہیں اور صبر سے غلام، بادشاہ بن جاتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصے پر غور کرو۔

(۲۸) جس شخص نے گناہوں کو ترک کیا، اس کا دل نرم ہو گیا اور جس نے حرام کو ترک کیا اس کا فکر و اندیشہ صاف ہو گیا۔

(۲۹) سب سے کامل عقل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا اتباع اور اس کے غضب سے بچنا ہے۔

(۳۰) عاقل کے لئے کوئی مسافرت نہیں اور جاہل کے لئے کوئی وطن نہیں۔

(۳۱) تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اسے نقصان دیں گی۔ نافرمانی، عہد شکنی اور مکر۔

(۳۲) تین چیزیں تین چیزوں سے حاصل نہیں ہوتیں۔ دولت مندی آرزوؤں سے، جوانی، خضاب سے، اور صحت، دواؤں سے۔

Marfat.com

(۳۳) جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہے۔ توبہ کرنے والے سے خوش ہو، گنہگار کے لئے مغفرت طلب کرے، مصیبت زدہ کے لئے دعا کرے اور احسان کرنے والے کی مدد کرے۔

(۳۴) چار چیزیں چار چیزوں سے تمام و کامل ہو جاتی ہیں۔ نماز، سجدہ سہو سے، روزہ، صدقۂ فطر سے، حج، فدیہ سے اور ایمان، حیا سے۔

(۳۵) تاریکیاں پانچ ہیں اور ان کے چراغ بھی پانچ ہیں۔ حب دنیا تاریکی ہے اور اس کا چراغ تقویٰ ہے۔ قبر، تاریکی ہے اور اس کا چراغ لا الہ الا اللہ ہے۔ آخرت، تاریکی ہے اور اس کا چراغ، نیک عمل ہے۔ پل صراط، تاریکی ہے اور اس کا چراغ یقین ہے۔ گناہ تاریکی ہے اور اس کا چراغ توبہ ہے۔

(۳۶) ابلیس تیرے آگے کھڑا ہے اور نفس تیرے دائیں طرف اور خواہش نفسانی بائیں طرف اور دنیا تیرے پیچھے اور اعضاء تیرے گرد اور اللہ تعالیٰ جل وجلالہ تیرے اوپر ہے۔ ابلیس تو تجھے ترکِ دنیا کی طرف بلا رہا ہے اور نفس معصیت کی طرف اور خواہشِ نفسانی شہوتوں کی طرف اور دنیا، آخرت کو چھوڑ کر اسے اختیار کرنیکی طرف اور اعضاء گناہوں کی طرف اور اللہ تعالیٰ جل وجلالہ جنت و مغفرت کی طرف بلا رہا ہے۔ پس جس نے ابلیس کی سنی اس کا دین جاتا رہا۔ جس نفس کی سنی اس کی روح جاتی رہی۔ جس نے ہوائے نفس کی سنی تو اس کی عقل جاتی رہی۔ جس نے دنیا کی سنی اس کی آخرت جاتی رہی۔ جس نے اعضاء کی سنی اس سے بہشت جاتا رہا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی سنی اس سے تمام برائی جاتی رہی اور اس نے تمام نیکی کو حاصل کر لیا۔

(۳۷) بخیل کا مال سات حالتوں میں سے ایک خالی نہیں ہوتا۔ (۱) وہ مر جائے گا تو اس کا وارث ایسا شخص ہوگا جو اس کے مال کو فضول خرچی سے اڑا دے گا اور طاعتِ خدا کے سوا کسی اور کام میں خرچ کرے گا۔ (۲) اللہ تعالیٰ اس پر کسی جابر شخص کو مسلّط کر

Marfat.com

دے گا جو اس کا مال بلا اختیار اس سے چھین لے گا۔ (۳) کوئی شہوتِ نفسانی اس میں پیدا ہو جائے گی جس سے وہ اپنا مال ضائع کر دے گا۔ (۴) اسے گھر یا عمارت (جس کا انجام خرابی ہے) کے بنانے کا خیال آ جائے گا اور اسکا مال صرف ہو جائے گا۔ (۵) اس مال کو حوادثِ دنیا میں سے کوئی حادثہ پیش آ جائے گا جیسا کہ جل جانا یا غرق ہو جانا یا چوری ہو جانا یا مثل ان کے کوئی اور حادثہ۔ (۶) اس کو کوئی دائمی مرض لاحق ہو جائے گا جس کے سبب وہ اپنے مال کو دواؤں میں خرچ کر دے گا۔ (۷) وہ اپنے مال کو کسی جگہ دفن کر کے بھول جائے گا اور نہ پائے گا۔

(۳۸) آٹھ چیزیں، آٹھ چیزوں کی زینت ہیں۔ (۱) پرہیز گاری زینت ہے فقر کی۔ (۲) شکر زینت ہے دولت مندی کی۔ (۳) صبر زینت ہے بلا کی۔ (۴) تواضع زینت ہے شرف و بزرگی کی۔ (۵) علم زینت ہے عالم کی۔ (۶) فروتنی و عاجزی زینت ہے طالب علم کی۔ (۷) احسان نہ جتانا زینت ہے احسان کی۔ (۸) اور خشوع زینت ہے نماز کی۔

(۳۹) عابد تین قسم کے ہوتے ہیں اور ہر قسم کی علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ایک قسم وہ ہیں جو بر سبیل خوف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں جو بر سبیلِ امید اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور تیسرے وہ ہیں جو بر سبیل محبت اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔

قسم اول کے لئے تین علامتیں ہیں۔ عابد اپنے نفس کو حقیر سمجھے گا اور اپنی نیکیوں کو قلیل اور اپنی برائیوں کو کثیر خیال کرے گا۔ قسم دوم کے عابد کی تین علامتیں ہیں۔ وہ تمام حالتوں میں لوگوں سے پرہیز کرے گا دنیا میں سب سے زیادہ سخی ہوگا اور تمام خلق میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھنے والا زیادہ ہوگا۔ تیسری قسم کے عابد کی بھی تین علامتیں ہیں۔ وہ عطا کرے گا وہ چیز جسے وہ دوست رکھتا ہے۔ خدا کی رضا کے

Marfat.com

سوا کسی چیز کی پرواہ نہ کرے گا بلکہ رضائے الٰہی کے لئے خلاف نفس عمل کرے گا اور تمام حالتوں میں امرونہی میں اپنے پروردگار کے ساتھ ہوگا۔

(۴۰) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مُوطا میں بروایت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کی طرف فوجیں بھیجیں۔آپ سالارِ لشکر یزید بن ابی سفیان کو وداع کرنے نکلے تو ان سے فرمایا کہ میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ کسی لڑکے کو قتل نہ کرنا۔
۲۔ کسی عورت کو قتل نہ کرنا۔
۳۔ کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔
۴۔ کسی پھل والے درخت کو نہ کاٹنا۔
۵۔ کسی بکری یا گائے کے پاؤں نہ کاٹنا مگر بغرض خوراک ذبح کر لینا۔
۶۔ کسی بستی کو نہ جلانا۔
۷۔ اور نہ ویران کرنا۔
۸۔ ہراساں نہ ہونا۔
۹۔ بُزدلی نہ کرنا۔
۱۰۔ مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔

(۴۱) اس دن پر رو جو تیری عمر کا گزر گیا اور اس میں نیکی نہیں کی۔

(۴۲) بدبخت وہ شخص ہے جو خود تو مر جائے اور اس کا گناہ نہ مرے۔یعنی کسی برے کام یا بری رسم کی بنیاد رکھ جائے، مثلاً سینما، کلب، بُرا کھیل اور فحش کتاب کی اشاعت وغیرہ۔

(۴۳) کسی کے خلق پر اعتماد نہ کر، جب تک طمع کے وقت اسے آزما نہ لے۔

Marfat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) جب آپ اپنی خادمہ کو کسی کام کے لئے بھیجتے تو اس کی عدم موجودگی میں آٹا خود گوندھ لیتے۔ فرماتے کہ ''ہم اس سے دو کام نہیں لے سکتے۔''

(۲) آپ زنبیل بافی (بوریا بافی) کا شغل رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں ایک درہم کے کھجور کے پتے خریدتا ہوں اور اس سے زنبیل یا بوریا تیار کر کے تین درہموں پر بیچ دیتا ہوں۔ ان میں سے ایک درہم کھجور کے پتے خریدنے کے لئے رکھ لیتا ہوں۔ ایک درہم اپنے بال بچوں پر خرچ کرتا ہوں اور ایک درہم خیرات کر دیتا ہوں۔

(۳) آپ گورنری کے منصب پر فائز تھے تو ایک جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس وقت آپ زنبیل بافی کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ یہ کام کیوں کر رہے ہیں جبکہ گورنر کی حیثیت سے آپ کا وظیفہ مقرر ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے ہاتھ کی کمائی کھانا پسند کرتا ہوں۔

(۴) دنیا میں مومن کا حال اس بیمار کی مانند ہے جس کے ساتھ اس کا طبیب بیٹھا ہوا ہو۔ اور وہ اس کی بیماری اور علاج کو جانتا ہو۔ جب مریض کسی مضر اور ممنوعہ چیز کو چاہتا ہے تو وہ اسے منع کر دیتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ اگر تم اسے کھاؤ گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ بعینہ مومن بہت سی چیزوں کو چاہتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو ان چیزوں سے روک دیتا ہے یہاں تک کہ وہ مر جاتا ہے اور بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۵) تعجب ہے طالبِ دنیا پر جس کو موت طلب کر رہی ہے اور تعجب ہے اس

Marfat.com

غافل پر جس کو فراموش نہیں کیا گیا اور تعجب ہے اس ہنسنے والے پر جو نہیں جانتا کہ اس کا پروردگار اس سے راضی ہے نا خوش۔

(۶) حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تمہارا روزینہ مثل توشۂ سوار کے ہو۔

(۷) سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، پیارے بھائی! ہم سے جو پہلے وفات پائے وہ دوسرے کو خواب میں دکھائی دے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، مومن بندے کی روح آزاد ہوتی ہے، زمین میں جہاں چاہے چلی جاتی ہے اور کافر کی روح قید خانے میں ہوتی ہے۔ پس حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے وفات پائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک روز میں دوپہر کے وقت اپنی چارپائی پہ قیلولہ کر رہا تھا کہ آنکھ لگ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''السلام علیکم رحمۃ اللہ۔'' میں نے جواب دیا، ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ''۔ اے ابو عبداللہ! تو نے اپنا مقام کیسا پایا؟ حضرت سلمان فارسی رضہ اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، خوب ہے۔ پھر تین بار فرمایا۔ ''توکل'' اختیار کر کیونکہ توکل اچھا ہے۔

(۸) تُو بازار میں سب سے پہلے داخل نہ ہو اور نہ سب سے پیچھے نکل کیونکہ وہ معرکۂ شیطان ہے اور وہاں اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے۔

(۹) آپ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے اہل واعیال کا تجھ پر حق ہے۔ پس ہر ایک حق دار کو اس کا حق ادا کر۔ پھر دونوں حضرات حضور

Marfat.com

سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی بارگاہِ بیکس پناہ میں مندرجہ بالا باتوں کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا ہے۔

(۱۰) آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ کا نسب کیا ہے؟ فرمایا ''اسلام''۔ پوچھا آپ کے باپ کا کیا نام ہے؟ فرمایا ''اسلام''۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب ہمارا دین ''اسلام'' ہے تو ہمارا سب کچھ ''اسلام'' ہے۔ ہمارا دین ہمیں ماں باپ، بہن بھائی، سے بھی عزیز تر ہے۔ اقبالؒ نے آپ کے اس قول کی یوں ترجمانی کی ہے۔

فارغ از ابّ وام و اعمام شو
ہمچو سلماں زادۂ اسلام شو

(۱۱) صحیح معنوں میں خلیفہ وہی ہوتا ہے جو کتاب اللہ یعنی قرآن کے مطابق فیصلے کرے اور رعیت پر اس طرح شفقت کرے جس طرح اہل واعیال پر شفقت کرتا ہے۔

(۱۲) اتنی دنیا مت جمع کر جس کا شکر تم سے ادا نہ ہو سکے۔

(۱۳) ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کو گالی دی۔ آپ نے فرمایا! اگر قیامت کے دن میرے گناہوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ تو جو کچھ تو کہتا ہے، میں اس سے بھی بدتر ہوں۔ اگر میرے گناہوں کا پلہ ہلکا ہوگا تو تیری بات سے مجھے ڈر نہیں۔''

Marfat.com

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(۱) ابن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت قاسم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ ایک اعرابی آیا۔ اس نے آپ سے پوچھا کہ آپ اور سالم (حضرت سالم بن حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے خالہ زاد بھائی تھے) میں کون زیادہ عالم ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا! سبحان اللہ! اعرابی (صحرانشیں) نے پھر وہی سوال کیا۔ آپ نے فرمایا، سالم وہ ہیں ان سے پوچھ لے۔ ابنِ اسحاق نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ حضرت قاسم نے اپنے آپ کو ''اَعْلَم'' (زیادہ علم والا) کہنا پسند نہ کیا۔ کیونکہ یہ تزکیۂ نفس ہے۔ اور یہ بھی نہ کہا کہ سالم ''اَعْلَم'' ہیں کیونکہ یہ جھوٹ ہے۔

(۲) جب آپ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپ نے نصیحت فرمائی کہ مجھے ان کپڑوں میں دفنانا جن میں میں نماز پڑھا کرتا تھا یعنی قمیض، تہبند اور چادر۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض کیا، ابا جان! کیا ہم دو کپڑے اور زیادہ کر دیں؟ ارشاد فرمایا، جانِ پدر! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کفن بھی تین کپڑوں پر مشتمل تھا۔ مردے کی نسبت زندہ کو نئے کپڑوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) جو شخص اپنے رزق میں تاخیر پائے اسے طلبِ مغفرت زیادہ کرنی چاہئے۔

(۴) علمائے شریعت پیغمبروں کے امین ہیں جب تک کہ بادشاہوں کے دروازوں پر نہ جائیں۔

(۵) جب دنیا کسی انسان کے پاس آتی ہے تو اسے غیروں کی خوبیاں دے دیتی ہے اور جب اس سے منہ پھیر لیتی ہے تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

(۶) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو دوبار پیدا کیا یعنی از راہ نسب و از راہ طریقت۔

Marfat.com

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) ہر شریف آدمی کو چار چیزوں سے بالکل عار نہ چاہئے۔ اپنے والد کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا، اپنے مہمان کی خدمت کرنا، اپنے چوپایہ کی دیکھ بھال کرنا خواہ اس کے سو غلام (نوکر) ہی کیوں نہ ہوں، اپنے استاد کی خدمت کرنا۔

(۲) نیکی تین خوبیوں کے بغیر کامل و اکمل نہیں ہوتی۔ اسے جلدی کرنا، اسے چھوٹا سمجھنا، اسے چھپانا۔

(۳) دنیا جب کسی انسان کے پاس آتی ہے تو اسے غیروں کی خوبیاں دیتی ہے اور جب اس سے منہ پھیر لیتی ہے تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

(۴) جب تجھے اپنی بھائی سے ایسی چیز پہنچے جو تو ناپسند کرتا ہے تو اس کے لئے ایک عذر سے ستر عذر تلاش کرو۔ اگر تجھے اس کے لئے کوئی عذر نہ ملے تو یوں کہہ کہ شاید اس کے لئے کوئی عذر ہوگا جو مجھے معلوم نہیں۔

(۵) جب تم کسی مسلمان سے کلمہ سنو تو اسے اچھے سے اچھے معنی پر محمول کرو۔ اگر اس میں تمہیں کوئی نیک امر معلوم نہ ہو تو اپنے آپ کو ملامت کرو۔

(۶) تم ایسے ہاتھ کا کھانا نہ کھاؤ جو پہلے بھوکا تھا اب سیر ہوگیا ہو۔

(۷) آپ نے کسی قبیلے کے ایک شخص سے پوچھا کہ اس قبیلے کا سردار کون ہے؟ اس شخص نے جواب دیا ''میں''۔ آپ نے فرمایا، اگر تو ان کا سردار ہوتا تو جواب میں ''میں'' نہ کہتا۔

Marfat.com

(۸) جب تو گناہ کرے تو معافی مانگ کیونکہ گناہ مردوں کے گلوں میں ان کی پیدائش سے پہلے ڈالے گئے ہیں اوران پر اصرار کرنا کمال درجہ کی ہلاکت ہے۔

(۹) جو شخص اپنے رزق میں تاخیر پائے اسے طلبِ معرفت زیادہ کرنی چاہئے۔

(۱۰) جو شخص اپنے مالوں میں سے کسی مال پر ناز کرے اور اس مال کا بقا چاہے تو اسے یوں کہنا چاہئے:

مَا شَاءَ اللّٰہ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ ۔

(۱۱) اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف یہ حکم بھیجا کہ جو شخص میری خدمت کرے تو اس کی خدمت کر اور جو تیرا خادم بنے تو اسے تکلیف نہ دے۔

(۱۲) علمائے شریعت پیغمبروں کے امین ہیں جب تک کہ بادشاہوں کے دروازوں پر نہ جائیں۔

(۱۳) یا اللہ! تو مجھے اس شخص کے لئے ہمدردی وغم خواری کی توفیق عطا فرما جس پر تو نے رزق تنگ کر دیا ہے اور جس حالت میں ''میں'' ہوں یہ تیرا فضل وکرم ہے۔

(۱۴) آپ کو جب کسی چیز کی حاجت ہوتی تو یوں دعا کرتے ہیں،'' اے میرے پروردگار! مجھے فلاں چیز کی حاجت ہے۔'' آپ کی دعا ابھی ختم نہیں ہوتی تھی کہ وہ چیز آپ کے سامنے موجود ہوتی۔

(۱۵) جس نے اللہ کو پہچانا اس نے دنیا سے منہ پھیر لیا۔

(۱۶) تعجب ہے اس شخص پر جو چار چیزوں میں مبتلا ہو اور ان سے غافل رہتا ہے۔ تعجب ہے اس پر جو غم میں مبتلا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد فرماتا ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ ط وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْن ۔ اور تعجب ہے اس پر جو کسی آفت سے ڈرتا ہو وہ یہ کیوں نہیں کہتا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۔ کیونکہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَانْقَلَبُوْ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ"۔اور تعجب ہے اس پر جو لوگوں کے مکر سے ڈرتا ہو وہ کیوں نہیں کہتا۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ م" بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَامَكَرُوْا ۔اور تعجب ہے جو جنت کی رغبت اور خواہش رکھتا ہے وہ کیوں نہیں کہتا۔ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَعَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ۔

(۱۷) مومن کی تعریف یہ ہے کہ نفس کی سرکشی کا مقابلہ کرتا رہے اور عارف کی تعریف یہ ہے کہ اپنے مولیٰ کی اطاعت میں ہمہ تن مشغول رہے۔

(۱۸) صاحبِ کرامت وہ ہے جو اپنی ذات کے لئے نفس کی سرکشی سے آمادۂ جنگ رہے کیونکہ نفس سے جنگ کرنا اللہ تعالیٰ تک رسائی کا سبب ہوتا ہے۔

(۱۹) نیک بختی کی علامت یہ بھی ہے کہ عقلمند دشمن سے واسطہ پڑ جائے۔

(۲۰) پانچ قسم کے لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرنے میں بہتری ہے۔

﴿اول﴾ جھوٹے سے، کیونکہ اس کی صحبت فریب میں مبتلا رہتی ہے۔

﴿دوم﴾ بیوقوف سے، کیونکہ وہ تمہارے فائدے سے زیادہ تمہیں نقصان پہنچائے گا۔

﴿سوم﴾ کنجوس سے، کیونکہ وہ تمہارا بہترین وقت ضائع کرے گا۔

﴿چہارم﴾ بزدل سے، کیونکہ وہ وقت پڑنے پر ساتھ چھوڑ دے گا۔

﴿پنجم﴾ فاسق سے، کیونکہ وہ ایک نوالہ کی طمع میں کنارہ کش ہو کر مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۲۱) جو شخص عبادت پر فخر کرے گناہ گار ہے، جو معصیت پر اظہار ندامت کرے وہ فرمانبردار ہے۔

Marfat.com

(۲۲) درویش صابر، غنی شاکر سے افضل ہے کہ تونگر کا دل حبیب کی طرف اور درویش کا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے۔

(۲۳) عبادت بغیر توبہ کے راست نہیں آتی۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم فرمایا۔ کما قال اللہ جل شانہ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ۔

(۲۴) کسی امر میں پشیمانی واقعہ ہو تو ''رَبَّنَا'' پانچ مرتبہ کہے، خلاصی پائے۔

(۲۵) نیک باتیں تحریر میں لاؤ اور انہیں اپنے بھائیوں میں تقسیم کرو۔

(۲۶) منافقت کی دوستی سے کھلم کھلا عداوت کہیں بہتر ہے۔

(۲۷) شکایت کا ترک کرنا صبر ہے۔

(۲۸) بسیار خوری اور فاقہ کشی دونوں عبادت میں رکاوٹ کا باعث ہیں۔

(۲۹) خدا رحمت کرے اس بندے پر جو پارسا ہو اور لوگوں سے سوال نہ کرے۔

(۳۰) نفس خدا کا دشمن ہے، اس لئے اپنے نفس کا دشمن خدا کا دوست ہے۔

(۳۱) جو کوئی اللہ تعالیٰ سے اُنس رکھتا ہے، اسے خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔

(۳۲) جو شخص ہر کس و ناقص کے ساتھ بیٹھتا اٹھتا ہے وہ سلامت نہیں رہتا۔

(۳۳) جو بُرے راستے پر جاتا ہے اسے اتہام لگتا ہے۔

(۳۴) جو اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا پشیمان ہوتا ہے۔

(۳۵) عارف غیر سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور اسباب کو منقطع کر دیتا ہے۔

Marfat.com

حضرت بایزید بُسطامی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) حضرت بایزید بُسطامیؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ معرفت کس طرح حاصل کی؟ جواب دیا بھوکے پیٹ اور ننگے بدن سے۔

(۲) میں تیس سال مجاہدے میں گزارے۔ اس عرصہ میں کسی چیز کو اپنے اوپر ایسا سخت نہ پایا جیسا کہ علم اور اس پر عمل کو۔ اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں ایک جہاد پر رہتا یعنی متفق علیہ قول پر میرا عمل ہوتا۔ علماء کا اختلاف سوائے تجرید توحید کے رحمت ہے۔

(۳) شیخ عمی بُسطامی (آپ کے برادر زادہ اور مرید صادق) کا بیان ہے کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا کہ بایزیدؒ نے مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو ولی مشہور کر رکھا ہے اور وہ زہد و تقویٰ میں مشہور و معروف ہے۔ جب ہم اس کے پاس گئے تو وہ اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں داخل ہوا اور قبلہ رو تھوکا۔ یہ دیکھ کر واپس آ گئے کہ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل کرتا ہے۔ یہ کیسے اپنے دعویٰ ولایت میں سچا ہو سکتا ہے۔

(۴) میں نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کروں کہ وہ مجھے کھانے کی طلب اور عورتوں کی چاہت سے بچالے۔ پھر خیال آیا کہ یہ سوال میرے واسطے کس طرح جائز ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال نہیں کیا۔ لہٰذا باز رہا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے عورتوں کی رغبت سے ایسا بچایا کہ مجھے کبھی پرواہ نہیں رہی کہ میرے سامنے عورت کھڑی ہے یا دیوار۔

Marfat.com

(۵) اگر تم کسی شخص میں کرامات دیکھو اور وہ ہوا میں اُڑ کر دکھائے تو اس پر فریفتہ نہ ہو جاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ امر و نہی، حفظِ حدود، اور آدابِ شریعت میں کیسا ہے۔

(۶) آپ نے آخری وقت فرمایا:۔ خدایا! میں نے تجھ کو یاد نہ کیا مگر غفلت سے اور تیری عبادت نہ کی سستی سے۔

(۷) ایک رات میں نے اپنے حُجرے میں پاؤں پھیلا لیے۔ ہاتف نے مجھ کو آواز دی کہ بادشاہوں کی صحبت میں اس طرح نہیں بیٹھا کرتے۔ حسنِ ادب سے بیٹھنا چاہئے۔ (کیونکہ ادب ضرور ہے شاہوں کے آستانے کا)۔

(۸) میں نے اللہ کو اللہ کے ساتھ پہچانا اور اللہ کے ماسوا کو اللہ نور کے ساتھ پہچانا۔

(۹) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نعمتوں سے نوازا، تا کہ وہ اپنے اللہ کا شکر ادا کریں اور اسے یاد کریں مگر وہ نعمتیں پا کر غافل ہو گئے۔

(۱۰) اے خدا! تو نے مخلوق کو ان کے علم کے بغیر پیدا کیا اور ان کے ارادہ کے بغیر ان کے گلے میں امانت ڈال دی۔ پس اگر تو ان کی مدد نہ کرے گا تو اور کون کرے گا؟

(۱۱) آپ سے دریافت کیا گیا کہ سنت و فریضہ کیا ہے؟ فرمایا کہ سنت تمام دنیا کا ترک کرنا اور فریضہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحبت ہے۔ وجہ یہ کہ سنت تمام ترکِ دنیا پر دلالت کرتی ہے اور کتاب تمام صحبت مولیٰ پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام اس کی ایک صفت ہے اور نعمتیں ازلی ہیں۔ پس واجب ہے کہ ان کا شکر ازلی ہو۔

(۱۲) میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا، اے میرے پروردگار! میں تجھے کس طرح پاؤں؟ ارشاد ہوا کہ ''اپنے نفس کو چھوڑ اور میری طرف آ۔''

(۱۳) آپ سے دریافت کیا گیا کہ انسان کب متواضع ہوتا ہے۔ فرمایا، جب اپنی ذات کے لئے مقام و حال نہ دیکھے اور نہ لوگوں میں اپنے سے کسی کو بدتر سمجھے۔

Marfat.com

(۱۴) عام مسلمانوں کے مقام کی انتہاء، اولیاء اللہ کے مقام کی ابتدا ہے، اور اولیاء اللہ کے مقام انتہاء شہدأ کے مقام کی ابتدا ہے، اور شہداء کے مقام کی انتہاء، صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے اور صدیقوں کے مقام کی انتہاء نبیوں کے مقام کی ابتداء ہے۔ اور نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتداء ہے اور رسولوں کے مقام کی انتہاء حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی ابتداء ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی انتہاء کسی کو بھی معلوم نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی آپ کے مقام و مرتبہ کو جانتا ہے۔ روزِ ازل اور روزِ میثاق روحوں کا مقام انہی مراتب پر تھا جو اوپر درج کر دیئے گئے ہیں اور روزِ قیامت بھی یہی مراتب ہوں گے اور انہی مراتب پر ہی ان کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے اسرار نصیب ہوں گے۔

(۱۵) آپ سے دریافت کیا گیا کہ نماز کی صحیح تعریف کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کے ذریعے خدا سے ملاقات ہو سکے۔

(۱۶) فرمایا: کہ تیس سال تک تو اللہ تعالیٰ میرا آئینہ بنا رہا۔ لیکن اب میں خود آئینہ بن گیا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے اس کی یاد میں خود کو بھی فراموش کر دیا ہے اور اب اللہ تعالیٰ میری زبان بن چکا ہے یعنی میری زبان سے نکلنے والے کلمات گویا نطقِ خداوندی سے نکلتے ہیں اور میرا وجود درمیان سے ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۷) جو گن کر کام کرتا ہے، اس کا اجر بھی گن کر ملتا ہے۔ (مراد ہے تسبیح)

(۱۸) تواضع یہ ہے کہ درویشوں سے تواضع کرے اور امیروں سے تکبّر۔

(۱۹) اللہ تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت ہر دو کو دوست نہ رکھ۔

(۲۰) خوش خلقی اور خاموشی ہلکی ہیں پیٹھ پر اور بھاری ہیں میزان پر۔

(۲۱) اپنے آپ کو اتنا ہی ظاہر کر جتنا کہ تو ہے۔ یا ویسا ہو ویسا جیسا کہ اپنے آپ کو ظاہر کر لے۔

Marfat.com

(۲۲) توکل یہ ہے کہ تو زندگانی کو ایک دن کے لئے جانے اور کل کی فکر نہ کرے۔

(۲۳) نیک بخت وہ ہے کہ نیکی کرے اور ڈرے اور بد بخت وہ ہے کہ بدی کرے اور مقبولیت کی امید رکھے۔

(۲۴) اللہ اسے دوست رکھتا ہے جس میں تین خصلتیں پائی جائیں۔ دریا کی مانند سخاوت، آفتاب جیسی شفقت اور زمین کی طرح تواضع۔

(۲۵) جس نے شہوات کی کثرت سے دل کو مردہ کرلیا وہ لعنت کے کفن میں لپٹا اور ندامت کی زمین میں دفن کیا جاتا ہے۔ اور جس نے شہوات کو ترک کر کے نفس کو مردہ اور دل کو زندہ کرلیا وہ رحمت کے کفن میں لپٹا اور سلامتی کی زمین میں دفن کیا جاتا ہے۔

(۲۶) اللہ کو راضی کر، وہ تجھے راضی کردے گا۔

(۲۷) انسان کو چار چیزیں بلند کرتی ہیں۔ علم۔ حلم، کرم اور خوش کلامی۔

(۲۸) نفس ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ باطل کی رخ کرتی ہے۔

(۲۹) بُرے اعمال اللہ سے صریح دشمنی کے مترادف ہیں۔

(۳۰) جب انسان نیک ہو جاتا ہے تو اس کا ہر کام نیک ہو جاتا ہے۔

(۳۱) اس وقت تک اپنے آپ کو انسان مت سمجھو جب تک تمہاری رائے غصے کے زیرِ اثر ہے۔

(۳۲) ہر بچے کی پیدائش اس بات کا پیغام ہے کہ خدا ابھی انسان سے مایوس نہیں ہوا۔

(۳۳) اگر آپ تیس برس میں طاقت ور چالیس برس میں عقل مند نہیں بنے تو آپ کبھی طاقتور اور عقل مند بننے کی اُمید نہ کریں۔

(۳۴) جس کو اللہ تعالیٰ مقبول کرتا ہے اس پر ظالم مسلط کرتا ہے جو اس کو رنج دیتا ہے۔

(۳۵) بہشت کو بغیر عمل کے طلب کرنا بجائے خواہ ایک گناہ ہے۔

(۳۶) ذکر کثرتِ عدد کا نام نہیں بلکہ حضور بے غفلت کا نام ہے۔

Marfat.com

(۴۷) وہ زمانہ جس میں علماء دنیا پر فریفتہ ہوں، غربتِ اسلام کا زمانہ ہے۔

(۴۸) محبت یہ ہے کہ اپنی اکثر کو قلیل جانے اور دوست کی قلت کو کثرت سمجھے۔

(۴۹) ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

(۵۰) اگر ساری عمر میں مجھ سے ایک کلمۂ خیر بھی حق کے لئے نکل جائے تو پھر کوئی خوف نہیں۔

(۵۱) میں چاہتا ہوں کہ قیامت جلدی آ جائے۔ تا کہ میں اپنا خیمہ دوزخ کے کنارے لگا کر بیٹھ جاؤں اور وہ اس لئے کہ دوزخ مجھ کو دیکھ کر لپٹ ہو جائے اور میں خلقت کے لئے راحت کا سبب بنوں۔

(۵۲) ایک دفعہ ایک مرید نے رختِ سفر باندھا اور روانگی کے وقت آپ سے وصیت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ تین باتوں کا خیال رکھنا:

اول: اگر تجھ کو کسی بداخلاق سے واسطہ پڑے تو اس کی بدخلقی کو اپنی خوش خلقی میں تبدیل کر لینا۔

دوم: اگر کوئی تجھ پر احسان کرے تو اول خدا کا شکر ادا کرنا اور پھر محسن کا۔

سوم: اگر تجھ کو کوئی مصیبت پیش آ جائے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور فریاد کرنا کہ میں اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

(۵۳) بعض بزرگوں نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ ''تصوف کیا ہے؟ فرمایا کہ آرام کا دروازہ اپنے اوپر بند کر لینا۔

(۵۴) وہ خدا سے بہت قریب ہے جو خوش خلق اور دوسروں کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔

(۵۵) ملک ایک کھیتی ہے اگر عدل اس کا پاسبان نہ ہو تو یہ کھیتی اُجڑ جاتی ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) ایک دن آپ نے اپنے مریدوں سے پوچھا کہ کون سی چیز بہتر ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا شیخ! آپ ہماری نسبت زیادہ جانتے ہیں: آپ نے فرمایا ''وہ دل بہتر ہے جس میں خدا کی یاد ہو۔''

(۲) لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ صوفی کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے فرمایا: ''صوفی وہ نہیں ہوتا جس کے پاس گدڑی اور جانماز ہو بلکہ صوفی وہ ہوتا ہے جو نیست (فناہ، معدوم) ہو۔ اور صوفی اس دن ہوتا (بنتا) ہے جب اس کو آفتاب کی حاجت نہ ہو اور اس رات ہوتا ہے جب اسے چاند اور ستاروں کی محتاجی نہ ہو اوت ایسا نیست ہوتا ہے کہ کسی ہستی کی حاجت نہ ہو۔''

(۳) آپ سے پوچھا گیا کہ صدق کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''صدق یہ ہے کہ دل سے بات کہے یعنی وہ بات کہے جو اس کے دل میں ہو۔'' (حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے:

ہزار خوف ہو لیکن زبان ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق!

(قصوری)

(۴) آپ سے دریافت کیا گیا کہ مرد کس چیز سے اپنے آپ کو پہچانے کہ وہ جاگتا ہے؟ فرمایا: اس بات سے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو سر سے قدم تک اس

Marfat.com

کا تمام جسم یادِ الٰہی سے باخبر ہو۔

(۵) آپ سے پوچھا گیا کہ اخلاص کس چیز کا نام ہے؟ فرمایا: جو کچھ تو خدا کی رضا جوئی کے لئے کرتا ہے وہ اخلاص ہے اور جو کچھ لوگوں کی خوشنودی کے لئے کرتا ہے وہ ریا ہے۔

(۶) آپ سے دریافت کیا گیا کہ فنا، بقا میں کلام کرنے کا حق کس کا ہے؟ فرمایا: ''اس شخص کا جو ایک تار سے آسمان سے لٹکتا ہو اور ایسی تیز آندھی چلے کہ درختوں، عمارتوں اور ہر چیز کو تہہ و بالا کر دے، تمام پہاڑوں کو اکھیڑ دے اور تمام دریاؤں، صحراؤں اور سمندروں کو الٹ دے مگر اس کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے۔

(۷) اس شخص کے ساتھ ہرگز صحبت نہ رکھو جس کے سامنے تم خدا کا ذکر کرو اور وہ کچھ اور کہے۔

(۸) غم واندوہ کی طلب کر یہاں تک کہ تیری آنکھ سے آنسو نکل پڑیں کیونکہ اللہ تعالیٰ رونے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۹) اگر کوئی شخص راگ گائے اور اس کی وساطت سے خدا کو طلب کرے، وہ اس شخص سے بہتر ہے جو قرآن پڑھے اور اس کے ذریعے سے خدا کو طلب کرے۔

(۱۰) حضور سید عالم نبی اکرم ﷺ کا وارث وہ شخص ہے جو آپ ﷺ کے قول و فعل کی پیروی کرے نہ کہ وہ شخص جو کاغذ کو سیاہ کرے۔

(۱۱) حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ کچھ نہ چاہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ ''یہ بھی طلب ہے۔''

(۱۲) آج چالیس سال ہو گئے کہ میں ایک ہی حالت میں ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے دل کو دیکھتا ہے اور اپنے سوا کسی اور کو نہیں پاتا۔ مجھ میں غیر اللہ کے لئے کوئی شے باقی نہیں رہی اور نہ ہی، میرے سینہ میں غیر کے لئے قرار رہا ہے۔

Marfat.com

(۱۳) دنیا میں عالم و عابد بہت ہیں لیکن تجھے ایسا ہونا چاہئے کہ تو صبح سے شام اور شام سے صبح اس طرح کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

(۱۴) چالیس سال سے میرا نفس ٹھنڈے پانی یا کھٹی چھاچھ (کھٹی لسی) کا ایک گھونٹ طلب کرتا ہے مگر اب تک میں نے اس کو نہیں دیا۔

(۱۵) دلوں میں سب سے روشن دل وہ ہے کہ جس میں مخلوق نہ ہو اور کاموں میں سب سے اچھا کام وہ ہے جس میں مخلوق کا ڈر نہ ہو اور نعمتوں میں سب سے حلال وہ نعمت ہے جو تیری کوشش اور ہمت سے ہو اور رفیقوں میں سب سے اچھا رفیق وہ ہے جس کی زندگی اللہ تعالیٰ کے لئے بسر ہو۔

(۱۶) مجھے تین چیزوں کی غایت (انتہا) معلوم نہیں ہوئی۔ حضور سید عالم ﷺ کے درجات، نفس کا مکر اور معرفت۔

(۱۷) میں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز سنی۔ "میرے بندے! اگر تو غم کے ساتھ میرے سامنے آئے گا تو تجھے خوش کروں گا۔ اگر حاجتِ فقر کے ساتھ آئے گا تو تجھے تونگر (امیر) کردوں گا اور جب تو اپنے آپ سے بالکل دست بردار ہو جائے گا تو پانی اور ہوا کو تیرے مطیع کردوں گا۔

(۱۸) میں نے پایا دو چیزوں کو دو چیزوں میں۔ عافیت تنہائی میں اور سلامتی خاموشی میں۔

(۱۹) تمام مسلمان نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں مگر مرد وہ ہے جو ساٹھ سال کی عمر تک اس کے نامۂ اعمال میں فرشتے کو کوئی ایسی بات نہ لکھنی پڑھے کہ جس کے سبب اسے اللہ تعالیٰ سے شرمندہ ہونا پڑے۔ اور اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے۔ (آپ کے اس قول میں فلسفہ یہ ہے کہ جو شخص ساٹھ سال کی عمر تک تقویٰ و پرہیز گاری کے سبب گناہ سے بچا رہے گا تو اس

Marfat.com

کے بعد اس سے گناہ سرزد ہونے کی قوت ہی سلب ہو جاتی ہے اور اس پر نیک قوت غالب آجاتی ہے اور بدی کی قوت ناپید ہو جاتی ہے۔" (قصوری)

(۲۰) تین مقام ایسے ہیں کہ جہاں پر فرشتے اولیاء اللہ سے بہت زیادہ دہشت کھاتے ہیں۔ موت کا فرشتہ ان کی جان نکالنے کے وقت، کراماً کاتبین ان کے عمل لکھنے کے وقت اور منکر نکیر اس سے سوال کے وقت۔

(۲۱) ایک روز اللہ تعالیٰ نے مجھے آواز دی کہ جو بندہ تیری مسجد میں آئے گا، دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو گی اور جو کوئی تیری زندگی یا تیری رحلت کے بعد تیری مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے گا، قیامت کے دن عابدوں کے گروہ میں اٹھے گا۔

(۲۲) خدا تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں جو رات کو تنگ و تاریک گھر میں سوتے ہیں اور لحاف منہ پر ہوتا ہے تو آسمان کی ستاروں اور چاند کی سیر کو دیکھتے ہیں، لوگوں کی اُس اطاعت اور گناہ کو دیکھتے ہیں جو فرشتے آسمان پر لے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کے رزقوں کو دیکھتے ہیں جو آسمان سے زمین پر لے آتے ہیں اور ان فرشتوں کو دیکھتے ہیں جو آسمان سے زمین پر آتے ہیں اور پھر آسمان پر چلے جاتے ہیں اور پھر آفتاب کو دیکھتے ہیں جو کہ زمین میں گزرتا ہے۔

(۲۳) دین کو شیطان سے اتنا اندیشہ نہیں جتنا کہ دنیا پرست عالم اور بے علم زاہد سے ہے۔

(۲۴) بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ زمین پر چلتے ہیں لیکن وہ مردہ ہیں اور بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ وہ زمین کے اندر سوتے ہیں مگر وہ زندہ ہیں۔ (حضرت سلطان باہوؒ نے بھی اس حقیقت کو کس حسین انداز میں بیان فرمایا ہے:۔

اِک جاگن اِک جاگ نہ جانن اِک جاگدیاں اِیں سُتّے ہُو
اِک سُتیاں اِیں جاد اصل ہوئے جیہاں کھوہ پریم دے جُتّے ہُو

(قصوریؔ)

Marfat.com

(۲۵) کاش کہ جنّت اور دوزخ کا وجود نہ ہوتا تا کہ یہ معلوم ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے پرستاروں کی تعداد کتنی ہے اور دوزخ سے بچنے کے لئے کتنے بندے اس کی عبادت کرتے ہیں۔

(۲۶) دل نُورِ ایمان سے منور نہیں ہوتا جب تک انسان پوری طرح شریعت کو نہ اپنائے۔

(۲۷) مخلوق کی اذّیت پر صبر کرنا منجملہ علاماتِ ولایت میں سے ہے۔

(۲۸) فقیر کا تنفس کسی خواہش کے لئے جس پر اس کو قدرت نہیں ہے غنی کی ہزار عبادت سے بہتر ہے۔

(۲۹) بُرائی سے یاد نہ کرو مُردوں کو کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں۔

(۳۰) اللہ کی دوستی اس شخص کے دل میں نہیں آتی جس کو خلق پر شفقت نہیں۔

(۳۱) علم سے زیادہ مفید یہ ہے کہ اس پر عمل کرو اور سب سے اچھا عمل وہ ہے جو تم پر فرض ہے۔

(۳۲) اعلانیہ گناہ پوشیدہ کی نسبت زیادہ سخت اور اظہارِ گناہ دوہرا گناہ ہے۔

(۳۳) جب کوئی شخص کوئی حدیث نبوی ﷺ بیان کرتا ہے تو میری آنکھیں اس وقت آنحضرت ﷺ کے ابرو مبارک پر لگی رہتی ہیں۔ جس حدیث مبارکہ پر آپ ﷺ ابرو کھینچ لیتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(۳۴) جس نے کسی نے میرے حوض کا پانی پیا یا میری زندگی میں یا بعد میں میری زیارت کی کہ اس کا درجہ یہ ہے کہ قیامت میں اس سے حساب وکتاب نہ لیا جائے گا۔

(۳۵) وصال کے وقت آپ نے وصیت فرمائی کہ میری قبر تیس گز نیچے تک کھودنا تا کہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے میری قبر اونچی نہ ہو اور بے ادبی نہ سمجھی جائے۔ (سبحان اللہ! ان لوگوں کو ادب واحترام کا کتنا خیال تھا۔ (قصوری)

Marfat.com

(۳۶) حق اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائیں گے کہ ابوالحسن میرے پاس سے جو کچھ چاہو مانگو، میں کہوں گا الٰہی! ان لوگوں کو جو میرے وقت میں تھے، میرے بعد قیامت تک میری زیارت کو آئے یا جنہوں نے میرا نام سن لیا میں ان لوگوں کو چاہتا ہوں۔ حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے دنیا میں وہ کیا، اس لئے اب ہم بھی وہی کریں گے۔ پس حق تعالیٰ میری خواہش کے مطابق سب کو میرے سامنے کرے گا اور جناب سرور کائنات ﷺ فرمائیں گے کہ آگے آجاؤ مگر میں عرض کروں گا کہ یا رسول اللہ ﷺ، دنیا میں آپ کے لئے تابع فرمان تھا اور اب بھی تابع فرمان ہوں۔ پھر نورانی فرش بچھا دیا جائے گا اور اس پر وہ سب لوگ جن کو میں نے چاہا بیٹھیں گے۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) میں اوائل عمری میں نیشا پور میں تعلیم حاصل کر رہا تھا تو کسی نے بتایا کہ حضرت شیخ ابو سعید ابی الخیر (قدس سرہٗ) تشریف لائے ہوئے ہیں اور وعظ فرما رہے ہیں۔ میں شوقِ زیارت سے بے تاب ہو کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے مقدس اور نورانی چہرے پر پہلی نظر پڑتے ہی میں دل و جان سے شیدا ہو گیا اور حضرات صوفیۂ کرام کی محبت میرے دل میں پہلے سے بھی زیادہ ہو گئی۔

(۲) ایک روز میرے استاذ گرامی امام ابوالقاسم قشیریؒ، حمام میں نہا رہے تھے اور کوئی اور آس پاس نہ تھا۔ میں نے جا کر چند ڈول پانی کے حمام میں ڈالے۔ جب حضرت امامؒ نہا کر باہر نکلے تو نماز پڑھ کر پوچھا کہ کون شخص تھا جس نے حمام میں پانی ڈالا۔ میں اس خوف سے کہ کہیں خلافِ مرضی ہو خاموش رہا۔ آپ نے پھر پوچھا، میں تب بھی خاموش رہا۔ جب آپ نے تیسری بار پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ ''یہ خادم تھا۔'' حضرت امامؒ نے ارشاد فرمایا کہ ''اے ابو علیؒ! جو کچھ میں نے ستر سال میں پایا تو نے پانی کے ایک ڈول سے پالیا۔''

(۳) پیر و مرشد کی خدمت میں حاضری دینے سے نورِ معرفت کی روشنی ملتی ہے بشرطیکہ خلوص دل سے ہو۔

(۴) ایک روز میں نے دوات سے جب قلم نکالا تو وہ سفید نکلا۔ یہ دیکھتے ہی میں

Marfat.com

استاد کی خدمت میں پہنچا اور ان سے یہ حال بیان کیا! انہوں نے فرمایا کہ جب علم نے تم سے علیحدگی اختیار کر لی ہے تو تم بھی علم سے الگ ہو جاؤ۔ اب تم ریاضت میں مشغول ہو جاؤ اور طریقت کے کام میں لگ جاؤ۔

(۵) آدمی کبھی بھی خیالات کی قید سے رہائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے بندگی کرنا لازمی ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) سماع ایک سفیر ہے حق تعالیٰ کی طرف اور ایک ایلچی ہے حق تعالیٰ کی طرف سے۔ وہ ارواح کی خوراک، اجسام کی غذا، قلوب کی زندگی اور اسرار کی بقا ہے۔ وہ پردہ کے پھاڑنے والا اور بھید کے ظاہر کرنے والا ہے اور برقِ درخشاں اور آفتابِ تاباں ہے۔ وہ دنیا میں ہر فکر، ہر لحظہ، ہر تدبر و تفکر، ہر ہوا کے جھونکے، ہر درخت کی حرکت اور ہر ناطق کے مطلق سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تو اہلِ حقیقت کو سماع میں سرگشتہ و حیران، مقید و اسیر اور صاحبِ خشوع و مست دیکھتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنی زیبائی کے نور سے ملائکہ مقربین میں سے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے۔ اور ان کو اپنی بارگاہ میں عرش و کرسی کے درمیان کھڑا کیا۔ اس کا لباس ''سبز صوف'' ہے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہیں۔ وہ اپنی پیدائش کے وقت سے حالتِ وجد میں سرگشتہ و حیران اور فروتن و مست کھڑے ہیں۔ اور شفتگی کی شدت کے سبب سے رکن عرش سے کرسی تک دوڑتے ہیں۔ پس وہ اہلِ آسمان کے صوفیہ اور نسبتوں کے لحاظ سے ہمارے بھائی ہیں۔ اسرائیل ان کے قائد و مرشد اور جبرائیل ان کے رئیس و متکلم ہیں اور حق تعالیٰ ان کا انیس و ملیک ہے۔ پس ان پر سلام و تحیہ و اکرام ہو۔

(۳) تم خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھو۔ اگر یہ میسر نہ آئے تو اس شخص کے ساتھ محبت رکھو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھتا ہو۔

(۴) آپ سے لوگوں نے پوچھا کہ جب اہل اللہ ہم سے روپوش ہو جاتے ہیں تو

Marfat.com

ہمیں کیا کرنا چاہیئے تا کہ ہم سلامت رہ سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''ان کی باتیں دہراتے رہو۔''

(۵) جو لوگ صحیح معنوں میں خدا پرست ہیں وہ کنویں کی چرخی کی آواز پر بھی اللہ کی یاد میں مست ہو جاتے ہیں۔

(۶) ایک روز ایک درویش آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اس وقت میں شیخ احمد غزالیؒ کے پاس تھا۔ وہ دستر خوان پر درویشوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ کچھ دیر کے لئے شیخ پر غیبت طاری ہوئی۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اس وقت پیغمبر ﷺ تشریف فرما ہوئے اور لقمہ میرے منہ میں رکھا۔ آپ نے فرمایا کہ ''یہ وہ خیالات ہیں جن سے اطفالِ طریقت تربیت پاتے ہیں۔''

(۷) آپ نے حضرت شیخ سید عبدالقادر گیلانی قدس سرہ' سے فرمایا تھا کہ لوگوں کو وعظ اور پند سنایا کرو۔ اور نصیحت کیا کرو۔ انہوں نے کہا کہ میں مردِ عجمی ہوں، فصحاء بغداد کے سامنے کیونکر گفتگو کروں۔ آپ نے فرمایا کہ جب آپ نے علوم فقہ، اصولِ فقہ، اختلا ف مذاہب، نحو و لغت اور تفسیرِ قرآن کو خوب حاصل کر لیا ہے، پھر کیونکر منبر پر آنے اور وعظ و پند کی صلاحیت نہیں ہے۔ آپ بے تامل ہدایت اور ارشاد شروع کیجئے۔ کیونکہ میں آپ میں ایک جڑ دیکھ رہا ہوں جو عنقریب پورا درخت ہو جائے گی۔ اَصْلُھَا ثَابِت'' وَفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِی اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ (سورہ ابراہیم رکوع ۴) جس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہوں گی اور شاخیں آسمان میں پھیلیں گی اور وہ اپنا میوہ ہر وقت دے گا۔

(۸) آپ سے دریافت کیا گیا کہ جب ایسا زمانہ آ جائے کہ اللہ والے تلاش کرنے کے باوجود نہ ملیں تو اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ ان حالات میں اگر ہماری سیرت کے آٹھ صفحات ہی پڑھ لے گا تو وہ یہ خلاء محسوس نہ کرے گا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

(الف) آپ کے کلماتِ قدسیہ میں سے آپ کی اصطلاحات ہیں جن پر طریقہ نقشبندیہ کی بنا ہے۔ آٹھ کلمے ہیں۔ ہوش دردَم، نظر برقدم، سفر دروطن، خلوت درانجمن، یادکرد، بازگشت، نگاہ داشت، یادداشت۔ ان آٹھ کے علاوہ تین کلمے اور بھی ہیں۔ وقوفِ عددی، وقوفِ زمانی، وقوفِ قلبی۔ ان گیارہ کلمات پر طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی بنیاد ہے جن کی مختصری تشریح درج ذیل ہے۔

(۱) ہوش دردم: اس سے مراد یہ ہے کہ سالک کا ہر ایک سانس حضور و آگاہی سے ہونہ کہ غفلت سے۔ یعنی کسی سانس میں خدا سے غافل نہ رہے۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین شہنشاہ نقشبند قدس سرہ فرماتے ہیں کہ کسی سانس کو ضائع نہ ہونے دو۔ سانس کے خروج و دخول میں اور خروج و دخول کے درمیان محافظت چاہئے کہ کوئی وقفہ غفلت کا نہ پایا جائے۔

(۲) نظر برقدم: اس سے مراد یہ ہے کہ نظر اپنے پاؤں کی پشت پر رکھے تا کہ بیجا نظر نہ پڑے اور محسوساتِ متفرقہ سے پراگندہ نہ ہو جائے۔ پس راہ چلتے ادھر ادھر نہ دیکھے کہ موجبِ فساد عظیم دمانع حصول مقصود ہے۔ یہ عمل تفرقہ بیرونی کے دفیعہ کے لئے ہے۔ جیسا کہ ہوش دردم تفرقہ اندرونی کے دفیعہ کے واسطے یا اس سے مراد یہ ہے کہ سالک کا قدمِ باطن اس کی نظرِ باطن سے پیچھے نہ رہے۔ رُشحات میں ہے کہ شائید نظر برقدم، سرعتِ سیر کی طرف اشارہ ہے یعنی مسافتِ ہستی کے قطع کرنے اور

Marfat.com

عقباتِ خود پرستی کے طے کرنے میں قدم نظر سے پیچھے نہ رہے بلکہ منتہائے نظر پر پڑے۔ چنانچہ مولانا جامی قدس سرہ السامی، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ العزیز کی مدح میں فرماتے ہیں۔

بسکہ خود کردہ بسرعت سفر

باز نماندہ قدمش از نظر

(۳) سفر در وطن: یعنی سیر درانفس سے مراد صفاتِ ذمیمہ سے صفاتِ حمیدہ کی طرف انتقال کرنا ہے۔ خواجگانِ نقشبندیہ نے مقامِ بقا میں جو سیر انفسی سے تعلق رکھتا ہے بجائے سیر آفاقی کے اسی سیر کیفی کو اختیار کیا ہے۔ اور سفر ظاہر اتنا ہی کرتے ہیں کہ پیر کامل تک پہنچ جائیں۔ دوسری حرکت جائز نہیں رکھتے اور ملازمتِ شیخ سے دوری نہیں چاہتے اور ملکہ آگاہی کے حصول کے لئے پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے وہ سیر آفاقی کے جو دور دراز راستہ ہے حتی الامکان پسند نہیں کرتے بلکہ سیرِ انفسی کے ضمن میں اسے قطع کرتے ہیں اور ملکہ آگاہی کے حصول کے بعد سفر کرتے ہیں یا اقامت۔ دوسرے سلسلوں میں سلوک کو سیر آفاقی سے شروع کرتے ہیں اور سیرِ انفسی پر ختم کرتے ہیں سیر انفسی سے شروع کرنا سلسلۂ نقشبندیہ کا خاصہ ہے۔ اندراج نہایت در بدایت کے یہی معنی ہیں کہ سیر انفسی جو دوسروں کی نہایت (انتہا) ہے وہ اکابر نقشبندیہ کی بدایت (ابتدا) ہے۔

واضح رہے کہ سیر آفاقی مطلوب کو اپنے سے باہر ڈھونڈتا ہے اور سیر انفسی اپنے میں آنا اور اپنے دل کے گرد پھرنا ہے۔

ہیچو نا بینا مبر ہر سوئے دست

با تو زیر گلیم است ہر چہ ہست

مگر شہودِ انفسی میں گرفتار نہ رہنا چاہئے اور اس کو مطلوب کے ظلال میں سے

Marfat.com

ایک ظل تصور کرنا چاہئے۔ کیونکہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ جیسا کہ ورائے آفاق ہے، ورائے نفس بھی ہے۔ پس اس کو آفاق وانفس سے باہر طلب کرنا چاہئے۔

(۴) خلوت در انجمن: اس سے مراد یہ ہے کہ انجمن میں جو محل تفرقہ ہے ازراہِ باطن مطلوب کے ساتھ خلوت رکھے اور غفلت کو دل میں راہ نہ دے، ظاہر میں خلائق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ ہونا چاہئے۔ ابتدا میں یہ معاملہ بتکلف ہوتا ہے اور انتہا میں بے تکلف۔

از برون درمیانِ بازارم
وز درون خلوتیست با یارم

حضرت خواجہ اولیائے کبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلوت در انجمن یہ ہے کہ سالک اگر بازار میں جائے تو ذکر میں استغراق کے سبب کوئی آواز نہ سنے۔ حضرت خواجہ عبداللہ احرار قدس سرہ کا قول ہے کہ ذکر میں جہد واہتمام بلیغ کے ساتھ مشغول ہونے سے سالک کو پانچ چھ دن میں یہ دولت حاصل ہو جاتی ہے۔ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی بخاری قدس سرہ، نے اس کلمہ کی جو تشریح کی ہے وہ آگے آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مشائخ نقشبندیہ بجائے چلہ کے اسی خلوت پر قناعت کرتے ہیں کیونکہ حاصلِ چلہ اس میں داخل ہے اور آفات سے دور ہے۔

(۵) یاد کرو: اس سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہے خواہ زبانی ہو یا قلبی۔ ذکر کی تلقین کا طریق بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔

(۶) بازگشت: اس سے مراد یہ ہے کہ جب ذاکر بطریق معہود کلمۂ توحید کا ذکر دل سے کرے تو ہر بار کلمہ توحید کے بعد زبانِ دل سے کہے، ”خدایا! مقصود میرا تو ہے اور تیری رضا۔“ مشائخ نقشبندیہ کا معمول یہ ہے کہ کلمۂ توحید کے تلفظ کے ضمن میں لا مقصود ملاحظہ کرتے ہیں۔ کیونکہ جو معبود ہوتا ہے وہ مقصود ہوتا ہے جیسا کہ آیہ کریمہ

Marfat.com

اَفَرَاَئیتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰلہٗ (   ) سے ظاہر ہے۔

(۷) نگاہداشت: اس سے مراد یہ ہے کہ قلب کو خطرات وحدیثِ نفس سے نگاہ میں رکھا جائے یعنی کلمہ طیبہ کے تکرار کے وقت ماسوا قلب میں خطور نہ کرے۔ خطرات کے دور کرنے کے لئے کلمہ طیبہ حبسِ دم کے ساتھ مفید ہے۔

(۸) یادداشت: اس سے مراد یہ ہے کہ دوام آگاہی بحق سبحانہ بر سبیل ذوق۔

دارم ہمہ جا باہمہ کس درہمہ خیال
در دل ز تُو آرزو و دردیدہ خیال

اگر دوام آگاہی اس قدر غالب ہو کہ کثرتِ کونیہ اس کی مزاحم نہ ہو بلکہ اپنے وجود کا بھی شعور نہ رہے تو اسے فناء کہتے ہیں اگر اس بے شعوری کا شعور بھی نہ رہے اسے فنائے فناء بولتے ہیں اور عین الیقین بھی کہتے ہیں۔

انتباہ: حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار قدس سرہٗ نے اخیر کے چار کلموں کی تشریح یوں فرمائی ہے کہ یادکرد سے مراد ذکر میں تکلف ہے یعنی جن ذکر کی شیخ سے تلقین ہوتی ہے اس کے تکرار میں بتکلّف مشغول رہے، یہاں تک کہ مرتبہ حضور حاصل ہو جائے۔ اور بازگشت سے مراد رجوع بحق سبحانہ بدیں طور کہ جتنی بار کلمہ طیبہ کا ذکر کرے ہر بار اس کلمہ کے بعد دل میں خیال کرے کہ "خدایا! مقصود میرا تو ہے اور تیری رضا"۔ اور نگاہداشت سے مراد ہے اس رجوع کی محافظت بغیر زبان سے کہنے کے اور یادداشت سے مراد نگاہداشت میں رسوخ ہے۔

(۹) وقوفِ زمانی: اس کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ سالک کو چاہئے کہ واقفِ نفس رہے اور پاسِ انفاس کو ملحوظ رکھے یعنی ہر وقت خیال رکھے کہ سانس حضور میں گزرتا ہے یا غفلت میں۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ بندہ ہر وقت اپنے حال سے واقف رہے۔ اگر وقت طاعت میں گزارا ہے تو شکر بجا لائے۔ اگر معصیت میں گزارا ہے تو عذر خواہی

Marfat.com

کرے۔اسی طرح حالتِ بسط میں شکر اور حالتِ قبض میں استغفار کرے۔صوفیۂ کرام کی اصطلاح میں اسے محاسبہ کہتے ہیں۔قولِ باری تعالیٰ:۔

وَاَنِیبُوٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۔(پ۲۴ سورہ زمر رکوع ۶)

''اور رجوع کرو اپنے رب کی طرف اور اس کی فرمانبرداری کرو۔پہلے اس سے کہ آوے تم پر عذاب۔پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے گا۔''

اور قول حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حاسبو اقبل ان تحاسبو أ۔

''تم محاسبہ کرو پہلے اس سے کہ محاسبہ کئے جاؤ۔''میں اسی محاسبہ کی طرف اشارہ ہے۔

(۱۰)**وقوف قلبی**:اس کے دو معنی ہیں۔ایک یہ کہ ذکر کے وقت دل حق سبحانہ سے واقف و آگاہ رہے اور یہ مقولہ یادداشت سے ہے۔دوسرے معنی یہ ہیں کہ بندہ اثنائے ذکر میں قلبِ صنوبری کی طرف متوجہ رہے اور اسے ذکر میں مشغول کرے اور ذکر اور ذکر کے مفہوم سے غافل نہ ہونے دے۔حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ نے ذکر میں حبسِ دم اور رعایت عدد کو لازم قرار نہیں دیا۔مگر وقوفِ قلبی بہر دو معنی کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔آیہ کریمہ:۔

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُو اذْکُرُو اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔

''اے ایمان والو!خدا کو بہت یاد کرو۔''(سورہ احزاب:۶)

میں اسی وقوف قلبی کی طرف اشارہ ہے۔حضرت عروہ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ وقوف قلبی یہ ہے کہ دل کا نگران و واقف رہے۔اور قطع نظر ذکر کر کے اس کی طرف توجہ رکھے تا کہ اس میں تفرقہ راہ نہ پائے اور وہ ماسوا

Marfat.com

کے نقوش سے منقش نہ ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ دل بے کار نہیں رہتا۔ یا ماسوا سے ملا رہتا ہے یا مطلوبِ حقیقی سے۔ جب دل ماسوا سے ممنوع ہو گیا تو اسے مطلوب کی طرف توجہ سے چارہ نہ ہوگا۔ غرض تم دل کو دشمن سے باز رکھو۔ دوست کی طلب کی حاجت نہیں وہ خود جلوہ گر ہو جائے گا۔

(۱۱) **وقوف عددی:** اس سے مراد ذکر نفی و اثبات میں عددِ ذکر سے واقف رہنا ہے یعنی ذاکر اس ذکر میں سانس کو عددِ طاق پر چھوڑے نہ کہ جفت پر۔ کہتے ہیں کہ آداب و شرائط کی رعایت کے ساتھ ایک سانس میں ۲۱ بار نفی و اثبات کرنا مثمرِ فناء ہے۔ حضرت خواجہ علاء الدین عطار قدس سرہ فرماتے ہیں کہ زیادہ کہنا شرط نہیں جو کچھ کہے وقوف سے کہے۔ جب عدد ۲۱ سے تجاوز کر جائے اور اثر ظاہر نہ ہو تو یہ اس عمل کی بے حاصلی کی دلیل ہے۔ اثرِ ذکر یہ ہے کہ زمانِ نفی میں وجودِ بشریت منفی ہو جائے اور زمانِ اثبات میں جذباتِ الٰہی کے تصرفات کے آثار میں کوئی اثر محسوس ہو۔ یہ جو کلامِ خواجگان میں آیا ہے کہ فلاں بزرگ نے فلاں شخص کو وقوفِ عددی کا امر فرمایا اس سے مراد ذکرِ قلبی مع رعایتِ عدد ہے نہ کہ فقط رعایتِ عدد۔

(ب) اصلاحاتِ نقشبندیہ کی تشریح آپ نے ملاحظہ فرمائی، اب دوسرے کلمات و ارشادات ملاحظہ فرما کر باطنی فیوض و برکات حاصل کیجئے:

(۱) آپ کا ایک وصیت نامہ آدابِ طریقت کے بارے میں ہے۔ جسے آپؒ نے اپنے خلیفہ و فرزندِ معنوی خواجہ اولیائے کبیر قدس سرہ کے لئے لکھا ہے۔ ترجمہ ملاحظہ فرمایئے جو سلسلہ نقشبندیہ کے متوسلین کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

"پیارے فرزند! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تقویٰ کو اپنا شعور بناؤ۔ وظائف و عبادات کی پابندی رکھو۔ اپنے حالات کی نگہبانی کرتے رہو۔ خدا تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ خدا اور رسول اللہ ﷺ کے حقوق کو نگاہ میں رکھو۔ ماں باپ اور تمام

Marfat.com

مشائخ کے حقوق کا خیال رکھو تا کہ ان خصلتوں سے تم رضائے خدا سے مشرف ہو جاؤ۔
خدا تعالیٰ کا حکم بجالاؤ تا کہ وہ تمہارا حافظ رہے۔ تم پر لازم ہے کہ قرآن شریف کا پڑھنا
ترک نہ کرو۔ تلاوت بلند آواز سے ہو یا آہستہ، زبانی ہو یا دیکھ کر، قرآن مجید کو غور و تفکر
اور خوف و گریہ سے پڑھو۔ اور تمام امور میں قرآن کی پناہ لو کیونکہ بندوں پر خدا کی
محبت قرآن کریم ہے۔ علم فقہ کی طلب سے ایک قدم بھی دور نہ رہو اور حدیث کا علم
سیکھو۔ جاہل صوفیوں سے دور رہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن
ہیں۔ تم پر لازم ہے کہ ''مذہب اہل سنت و جماعت'' کے پابند رہو اور آئمہ سلف کے
مسلک کو اختیار کرو کیونکہ جو نئی باتیں پیدا ہوئی ہیں وہ گمراہی ہیں۔ عورتوں، نوجوانوں،
بدعتیوں اور دولت مندوں سے صحبت مت اختیار کرو کیونکہ یہ دین کو برباد کر دیتے ہیں
اور دنیا سے دور روٹی پر قناعت کرو۔ اگر صحبت رکھو تو فقیروں سے رکھو۔ ہمیشہ خلوت
نشیں رہو اور حلال کھاؤ کیونکہ حلال نیکی کی کنجی ہے۔ حرام سے بچو ورنہ خدا تعالیٰ سے
دور ہو جاؤ گے۔ اسی پر ثابت قدم رہنا تا کہ کل کو دوزخ کی آگ میں نہ جاؤ۔ حلال
پہنو تا کہ عبادت کی لذت پاؤ۔ حق تعالیٰ کی جلالت سے ڈرتے رہو اور بھولو مت کہ
ایک روز تم موقفِ حساب میں کھڑے ہو گے۔ رات دن نماز بہت پڑھا کرو اور
جماعت کو ترک نہ کرو۔ امام و مؤذن نہ بنو۔ قبالہ پر اپنا نام نہ لکھو۔ محکمہ قضا میں حاضر نہ
ہو۔ خارج از طریقت بادشاہوں کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ لوگوں کی وصیتوں میں دخل نہ دو
اور لوگوں سے بھاگو جس طرح کہ شیر سے بھاگتے ہیں۔ تم پر لازم ہے کہ گمنام رہو تا کہ
نیک نام ہو جاؤ۔ تم پر لازم ہے کہ سفر بہت کرو تا کہ تمہارا نفس خوار ہو جائے۔ خانقاہ نہ
بناؤ اور نہ خانقاہ میں رہو۔ کسی کی مدح سے مغرور اور کسی کی مذمت سے غمگین نہ ہو۔
بندوں کی مدح و مذمت تمہارے نفس کے نزدیک برابر ہونی چاہئے۔ لوگوں سے حسنِ
سلوک سے معاملہ کرو۔ تم پر لازم ہے کہ تمام حالات میں ادب سے رہو۔ بُرے بھلے

Marfat.com

تمام مخلوقات پر رحم کرو۔ تمہیں قہقہہ مار کر ہنسنا نہ چاہئے کیونکہ قہقہہ غفلت کے سبب سے ہوتا ہے اور دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے احوال و شواہد جو مجھے معلوم ہیں اگر تم کو ہو جائیں تو خندہ (ہنسنا) تھوڑا اور رویا زیادہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نڈر اور اس کی رحمت سے نا اُمید نہ رہو۔ خوف و اُمید میں زندگی بسر کرو کیونکہ سالکوں کو کبھی خوف ہوتا ہے اور کبھی اُمید۔

اے فرزند! شیخ اپنے مرید کے لئے بمنزلہ باپ کا ہے بلکہ باپ سے بھی زیادہ مشفق کیونکہ وہ مرید کو مقامِ قُرب میں پہنچا دیتا ہے۔ اگر ہو سکے تو نکاح مت کر، ورنہ طالبِ دنیا بن جاؤ گے اور دنیا کی طلب میں دین کو برباد کر دو گے۔ اگر تمہارا نفس نکاح کا مشتاق ہو تو روزے رکھو اور آخرت کے غم میں رہو اور موت کو بہت یاد کرو۔ طالبِ ریاست مت بنو کیونکہ جو طالبِ ریاست ہوا اسے سالکِ طریقت نہ کہنا چاہئے۔ تم پر لازم ہے کہ فقر میں پرہیز و دیانت اور پرہیز گاری و علم کے ساتھ پاکیزہ رہو۔ اور خدا تعالیٰ کے رستے میں ثابت قدم رہو۔ جاہلوں سے بچو۔ جان و تن و مال سے مشائخ کی خدمت کرو۔ ان کے دلوں کا خیال رکھو۔ ان کی پیروی کرو۔ ان کے سیر و سلوک پر نگاہ رکھو۔ ان میں سے کسی کا انکار نہ کرو سوائے ان چیزوں کے جو خلافِ شرع ہوں۔ اگر تم مشائخ کا انکار کرو گے تو کبھی کامیاب نہ ہو گے۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو اور کل کے لئے ذخیرہ نہ کرو۔ حق تعالیٰ کے ذخیروں پر بھروسہ کرو کیونکہ وہ ارشاد فرماتا ہے۔ ''اے فرزند آدم! میں ہر روز تیری روزی تجھے پہنچا دیتا ہوں تو اپنے آپ کو تکلیف نہ دے۔ مقامِ توکل میں قدم رکھو۔ کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ (سورہ الطلاق:۳)

''جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے، اللہ اس کے لئے کافی ہے۔''

پس جان لو کہ رزق قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ جواں مرد سخی بنو۔ جو کچھ خدا

Marfat.com

تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے تم خلق خدا پر خرچ کرو۔ بُخل وحسد سے دور رہو کیونکہ بخیل اور حاسد قیامت کے دن دوزخ میں ہوں گے۔ اپنے آپ کو آراستہ مت کرو کیونکہ ظاہر کا آراستہ باطن کی خرابی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کرو اور تمام خلائق سے نا اُمید ہو جاؤ اور ان سے اُنس نہ پکڑو۔ سچ بولو اور ڈرو مت۔ مخلوقات میں کسی سے صحبت نہ رکھو کیونکہ وہ تمہارے دین کو برباد کر دیں گے اور تم خدا تعالیٰ سے دور ہو جاؤ گے۔ تم پر لازم ہے کہ اپنے نفس کی ضروریات کا خیال رکھو تا کہ وہ درست ہو جائے۔ اپنے نفس کی عزت نہ کرو۔ غیر ضروری باتوں سے زبان کو بند رکھو اور ہمیشہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہو۔ تم پر لازم ہے کہ کم بولو، کم کھاؤ، کم سوؤ اور جلدی اٹھو۔ سماع میں زیادہ نہ بیٹھو کیونکہ سماع کی کثرت سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے۔ سماع کا انکار نہ کرو کیونکہ اصحابِ سماع بہت ہیں۔ سماع روا (جائز) نہیں مگر اس شخص کے لئے جس کا دل زندہ اور نفس مردہ ہو، ورنہ نماز، روزے میں مصروف و مشغول رہنا بہتر ہے۔ چاہیے کہ تمہارا بول غمگین، تمہارا بدن بیمار، تمہاری آنکھ روتی، تمہارا عمل خالص، تمہاری دعا مجاہدہ کے ساتھ، تمہارا کپڑا پرانا، تمہارے رفیق درویش، تمہارا گھر مسجد، تمہارا مال کتبِ دین۔ تمہاری آرائش زہد اور تمہارا مونس باری تعالیٰ ہو۔ کسی شخص سے برادری نہ کرو جب تک یہ پانچ خصلتیں اس میں نہ پاؤ۔ اول: فقیری۔ دوم: دین کو دنیا پر ترجیح دے۔ سوم: ذلت کو عزت پر ترجیح دے۔ چہارم: ظاہر و باطن کا جاننے والا ہو۔ پنجم: موت کے لئے تیار ہو۔

اے فرزند! میری وصیتوں کو نگاہ میں رکھو۔ جس طرح میں نے اپنے شیخ قدس سرہٗ سے یاد کیں اور ان پر عمل کیا، اُسی طرح اب تم بھی یاد کرو اور عمل کرو۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہارا حافظ و نگہبان ہوگا۔ اگر یہ خصلتیں کسی سالک میں پائی جائیں تو اس کا شیخ و پیر ہونا مسلم ہوگا۔ جو شخص ایسے شخص کی پیروی کرے گا وہ اس کو

Marfat.com

مقصد و مقصود تک پہنچادے گا مگر یہ مرتبہ ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا۔

(۲) ایک درویش نے آپ سے دریافت فرمایا کہ "تسلیم" کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا، تسلیم یہ ہے کہ روزِ الست جو نفس و مال فروخت کر کے بہشت خریدا ہے آج بھی تسلیم کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰـه اشتری من المومنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنه۔ تسلیم نفس و مال اس طرح ہوتا ہے کہ اپنے نفس کو مملوکِ حق تعالیٰ سمجھے اور اپنے آپ کو وکیلِ خرچ حق تعالیٰ جانے اور جہاں تک ہو سکے اپنے نفس اور مال سے بندگان خدا کے ساتھ بے لوث نیکی کرے۔ اور مالِ دنیا کو باطن میں جگہ نہ دے اور اپنے آپ کو حکم و قضاءِ حق تعالیٰ کے تسلیم کرے۔

(۳) ایک روز ایک خادم نے عرض کیا کہ "فراغت" کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا! فراغتِ دل یہ ہے کہ محبتِ دنیا میں دل راہ نہ پائے اور یہ نہیں کہ دنیا کے کام کاج سے آزاد ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم ﷺ سے فرمایا: فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یعنی جس وقت تمام موجودات سے دل فارغ ہو جائے، اس وقت میری خدمت میں مشغول ہو۔ جو لوگ خرید و فروخت اور لوگوں سے معاملہ داری میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتے ان کی تعریف اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یوں فرماتا ہے:

رِجَالٌ "لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ" وَّلَا بَيْعٌ" عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (سورہ النور آیت ۳۷)

"ایسے لوگ جن کو خدا کے ذکر سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔"

اگر ان لوگوں میں ہو جاؤ تو سبحان اللہ۔ ورنہ ان لوگوں کی جان و مال سے خدمت کرنے میں کوتاہی نہ کرنا تا کہ قیامت کے دن ان کی خدمت اور محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ ہی تمہارا حشر ہو۔

Marfat.com

(۴) کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ نماز میں ''خشوع'' سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! نمازی کو اللہ کا خوف اور خشیت اس قدر ہو کہ اگر اسے تیر بھی مارا جائے تو اسے خبر نہ ہو۔

(۵) تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک کو بھی دوست رکھے گا تو دوزخ اس کی رگِ گردن سے بھی نزدیک ہو جائے گا۔ اول: عمدہ کھانا۔ دوم: امیروں کی صحبت۔ سوم: عمدہ پوشاک۔ کیونکہ غالب یہ ہے کہ یہ تینوں کام ہوائے نفس سے ہوتے ہیں اور جو شخص ہوائے نفس کا تابع ہو، اس کی جگہ دوزخ ہے۔

(۶) کسی نے آپ سے پوچھا کہ عالم کی عقوبت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا! جس وقت کوئی مردِ عالم آخرت کی طلب سے ہٹ کر دنیا میں مشغول ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں عقوبت دیتا ہے کہ اطاعت کی لذت سے اسے محروم کر دیتا ہے اور وہ کاہل ہو کر نیکیوں سے رہ جاتا ہے۔ اس وقت اسے عقوبتِ آخرت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) جو شخص اپنی تدبیر کے دام میں دھنسا ہوا ہے وہ دوزخ کا مال ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر شاکر ہے وہ جنتی ہے۔

(۲) ایک دن حاضرین سے سوال کیا کہ: کھانا کھاتے وقت جسم کا ہر عضو اپنے اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے، دل کس کام میں مشغول ہوتا ہے؟ حاضرین نے کہا کہ ذکرِ خدا میں۔ آپ نے فرمایا کہ اس موقع پر اللہ اللہ یا لا الہ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ اس موقع پر نعمت دینے والے کی طرف توجہ جاتی ہے اور نعمت سے نعمت دینے والے کو دیکھتے ہیں۔

(۳) اگر دوست یہ چاہتے ہیں کہ ان کا بوجھ کوئی اٹھائے تو یہ بہت مشکل ہے۔ اگر دوست یہ چاہتے ہیں کہ تم دوسروں کا بوجھ اٹھاؤ، تو تمام لوگ تمہارے ہی اٹھانے کے قابل ہیں۔ (یعنی پورے جہان کا بوجھ اٹھانا تمہاری ہی ذمہ داری ہے۔)

Marfat.com

حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ آپ ذکرِ جہر کس نیت سے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا! تا کہ سویا ہوا بیدار اور بیدار غفلت سے ہوشیار ہو جائے، راہِ راست پر آ جائے اور شریعت و طریقت پر استقامت حاصل کرے اور توبہ وانابت (خدا کی طرف رجوع، انکساری و عاجزی) کی طرف رغبت کرے۔ اس شخص نے کہا آپ کی نیت درست ہے اور آپ کے لئے یہ شغل جائز ہے لیکن ذکرِ جہر کی ایک حد مقرر کر دیجئے کہ جس سے حقیقت، مجاز سے اور بیگانہ، آشنا سے ممتاز ہو جائے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ذکرِ جہر اس شخص پر جائز ہے جس کی زبان جھوٹ اور غیبت سے پاک ہو، جس کا حلق، حرام و شبہ سے، دل، ریا و سمعہ سے اور باطن توجہ بماسوائے سے پاک ہو۔

(۲) حضرت عارف رحمۃ اللہ علیہ آخیر وقت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اشارہ ہوا تھا کہ ایک وقت آنے والا ہے جبکہ طالبوں کو مصلحت کی بنا پر ذکرِ جہر اختیار کرنا ے گا اور اب وہ وقت آ گیا ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ علی رامیتنی ملقب بہ عزیزاں علیؒ

(۱) حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانیؒ (جو آپ کے ہم عصر تھے) نے ایک درویش کو آپ کی خدمت میں بھیج کر تین مسئلے پوچھے اور ہر ایک کا جواب پایا۔

(الف) پہلا مسئلہ یہ تھا کہ ہم اور تم آنے جانے والوں کی خدمت کرتے ہیں۔ تم کھانے میں تکلف نہیں کرتے جبکہ ہم کرتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ آپ کے ہاں حاضر ہونے کی آرزو کرتے ہیں اور ہماری شکایت؟ آپ نے جواب دیا کہ "احسان جتا کر خدمت کرنے والے بہت ہیں احسان مند ہو کر خدمت کرنے والے کم ہیں۔ کوشش کرو کہ تم دوسری قسم سے بنو تا کہ کوئی تمہاری شکایت نہ کرے۔"

(ب) دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ تمہاری تربیت خواجہ خضر علیہ السلام سے ہوئی ہے، یہ کس طرح ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عاشق ہوتے ہیں، حضرت خضر علیہ السلام ان کے عاشق ہوتے ہیں۔

(ج) تیسرا مسئلہ یہ تھا کہ ہم نے سنا ہے کہ، آپ ذکر جہر کرتے ہیں، یہ کس طرح ہے؟ آپ نے فرمایا! میں نے بھی سنا ہے کہ تم ذکرِ خفیہ کرتے ہو۔ پس تمہارا ذکر بھی جہر ہوا۔

(۲) مولانا سیف الدینؒ (جو اس زمانے کے اکابر علماء میں سے تھے) نے آپ سے سوال کیا کہ تم ذکرِ اعلانیہ کس نیت سے کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا کہ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ آخیر دم میں ذکر بلند کرنا اور تلقین کرنا جائز ہے۔ بحکم حدیث شریف: لقنوا موتاکم بشهادة ان لا اله الا الله (تم اپنے مردوں کو الـه الا اللّٰہ کی شہادت کی تلقین کرو۔) درویشوں کا ہر دم، دم آخیر ہے۔

Marfat.com

(۳) حضرت شیخ بدرالدینؒ (جو شیخ حسن بلغاریؒ کے اصحابِ کبار میں سے تھے) نے آپ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو ارشاد فرماتا ہے: یَا اَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُو ا اذْکُرُو اللّٰہَ ذِکْراً کَثِیْراً (احزاب) (اے ایمان والو! خدا کو بہت یاد کیا کرو۔) ذکرِ کثیر سے ذکر زبان مراد ہے یا ذکرِ دل؟ آپ نے فرمایا کہ مبتدی کے لئے ذکرِ زبان اور منتہی کے لئے ذکرِ دل۔ متبدی ہمیشہ تکلف و تعمل سے کام لیتا ہے جبکہ منتہی کے ذکر کا اثر دل تک پہنچتا ہے اور اس کے تمام اعضاء، رگیں اور جوڑ ذکر کرنے لگتے ہیں۔ اس وقت سالک ذکرِ کثیر سے متصف ہوتا ہے اور اس حالت میں اس کا ایک دن کا کام دوسروں کے سال بھر کے کام کے برابر ہوتا ہے۔

(۴) آپ نے فرمایا کہ یہ بات کہ اللہ تعالیٰ ہر شب و روز میں بندۂ مومن کے دل پر تین سو ساٹھ بار نظر رحمت کرتا ہے، اس طرح ہے کہ دل تمام اعضاء کی طرف تین سو ساٹھ دریچے رکھتا ہے اور دل کے متصل تین سو ساٹھ رگیں جہندہ (کودنے والی) اور غیر جہندہ (نہ کودنے والی) ہیں۔ جب دل ذکر سے متاثر ہوتا ہے اور اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ خاص کا مستحق ہو جائے تو اس نظر کے آثار دل سے تمام اعضاء کی طرف منشعب (منتشر) ہوتے ہیں۔ پس ہر ایک عضو اپنے اپنے حال کی مناسبت سے طاعت میں مشغول ہو جاتا ہے اور ہر عضو کی طاعت کے نور سے ایک فیض جس سے مراد نظرِ رحمت ہے دل کو پہنچتا ہے۔

(۵) آپ سے پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے اپنی صنعت (بافندگی) کی مناسبت سے جواب دیا کہ توڑنا اور جوڑنا۔ یعنی ماسوا (غیر اللہ) سے توڑنا اور اللہ تعالیٰ سے جوڑنا۔

(۶) آیہ کریمہ تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ (تحریم) میں اشارت بھی ہے اور بشارت بھی۔ اشارت ہے توبہ کرنے کی اور بشارت ہے اس کے قبول ہونے کی۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

توبہ قبول نہ کرتا تو پھر توبہ کا امر بھی نہ کرتا۔ امر دلیل ہے قبول کی مگر دیدِ قصور کے ساتھ۔

(۷) عمل کرنا چاہئے مگر نا کردہ خیال کرنا چاہئے۔ اور اپنے آپ کو ہمیشہ قصور وار سمجھنا چاہیے اور بصورت نقصان عمل کو از سرِ نو کرنا چاہیے۔

(۸) دو وقتوں پر اپنے آپ پر کڑی نگاہ رکھنی چاہیے۔ بات کرنے کے وقت اور کوئی چیز کھانے کے وقت

(۹) ایک روز حضرت خضر علیہ السلام، حضرت خواجہ عبدالخالق ؒ (غجدوانی) کے پاس آئے۔ حضرت خواجہ ؒ نے جَو کی دو روٹیاں گھر سے لا کر پیش کیں۔ مگر حضرت خضر علیہ السلام نے تناول نہ کیں۔ خواجہ ؒ نے عرض کیا کہ تناول فرمائیے لقمہ حلال ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا! درست ہے لیکن خمیر کرنے والا بے وضو تھا۔ ہمارے لئے اس کا کھانا روا نہیں ہے۔

(۱۰) جو شخص مسندِ ارشاد پر بیٹھے اور لوگوں کو راہِ خدا بتائے۔ اسے پرندے پالنے والے کی طرح ہونا چاہئے جو ہر ایک پرندہ کے پوٹے سے واقف ہوتا ہے اور ہر ایک کو اس کے لئے مناسب خوراک دیتا ہے۔ اسی طرح مرشد کو بھی چاہئے کہ اپنے مریدوں میں سے ہر ایک کی تربیت اس کی استعداد و قابلیت کے مطابق کرے۔

(۱۱) اگر تمام روئے زمین میں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی ؒ کے فرزندوں میں سے ایک بھی زندہ ہوتا تو وہ حسین منصور کی تربیت کر کے اس مقام سے اوپر لے جاتا۔

(۱۲) سالکانِ طریقت کو ریاضت و مجاہدہ کثرت سے کرنا چاہئے تاکہ وہ کسی مقام و مرتبہ پر پہنچ سکیں۔ لیکن مقصود کو جلد پہنچنے کا سب سے نزدیکی راستہ یہ ہے کہ سالک، خلق اور خدمت کے ذریعے کسی صاحب دل کے دل میں گھر کر لے۔ چونکہ گروہِ صاحب دلاں کا دل نظرِ حق کا مورد (ٹھہرنے کی جگہ) ہے لہٰذا سالک کو اس نظر سے حصہ مل

Marfat.com

(۱۳) ایسی زبان سے دعا کرو کہ جس سے گناہ نہ کیا ہو، تاکہ وہ دعا درجۂ قبولیت پائے۔ یعنی خدا کے دوستوں کے آگے تواضع اور التجا کرو تاکہ وہ تمہارے واسطے دعا کریں۔

(۱۴) ایک روز کسی نے آپ کے سامنے یہ مصرع پڑھا۔

دردمے دو عید گفند

آپ نے فرمایا کہ عاشق ایک دم میں دو کیا تین عیدیں کرتے ہیں۔ اس نے عرض کیا کہ اس کی تشریح فرما دیجئے۔ حضرت نے فرمایا کہ بندے کی ایک یاد خدا تعالیٰ کی دو یادوں کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ پہلے بندے کو توفیق دیتا ہے کہ اس کی یاد کرے، پھر جب بندہ اسے یاد کرتا ہے تو اسے شرف قبولیت سے مشرف فرماتا ہے۔ پس توفیق، یاد اور قبولیت تین عیدیں ہوئیں۔

(۱۵) ایک روز شیخ فخر الدین نوری ؒ (جو اکابروقت سے تھے) نے آپ سے سوال کیا کہ روزِ ازل میں جب اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے ساتھ سوال ہوا تو ایک گروہ نے لفظ ''بلیٰ'' کے ساتھ جواب دیا۔ مگر روزِ ابد میں جب اللہ تعالیٰ لِمَنَ الْمُلْکُ الْیَوْمَ کہے گا تو کوئی جواب نہ دے گا۔ اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ روزِ ازل تکالیفِ شرعیہ کی وضع کا دن تھا۔ اور شرع میں گفت ہوتی ہے مگر روزِ ابد تکالیفِ شرعیہ اٹھا دینے اور ابتدائے عالمِ حقیقت کا دن ہے اور حقیقت میں گفت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس روز اللہ تعالیٰ خود اپنے سوال کا جواب یوں دے گا۔

لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھو، اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایسے شخص کے ساتھ محبت رکھو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھتا ہو کیونکہ خدا کے مصاحب کا مصاحب، مصاحبِ خدا ہے۔

Marfat.com

(۱۷) اگر کسی کے پاس بیٹھو اور خدا تعالیٰ کو بھول جاؤ تو اس آدمی کو شیطان سمجھو۔ کیونکہ ایسا آدمی نما ابلیس بدرجہا بدتر ہے ابلیس لعین سے کہ ابلیس تو پوشیدہ طور پر وسوسہ ڈالتا ہے مگر آدمی نما ابلیس ظاہری طور پر۔

(۱۸) نیک کام سے نیک دوست بہتر ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نیک کام سے تجھ میں تکبر اور غرور پیدا ہو جائے مگر نیک دوست تو تجھے نیک کام کا ہی مشورہ دے گا۔

(۱۹) بعض دُور والے مجھ سے نزدیک ہیں اور نزدیک والے دُور۔ دُور والے نزدیک اس طرح ہیں کہ وہ ظاہری لحاظ سے دُور ہیں مگر دل و جان سے نزدیک ہیں اور نزدیک والے دور اس طرح ہیں کہ وہ اگرچہ ظاہراً میرے پاس ہیں مگر دل و جان سے میرے ساتھ نہیں ہیں۔ یعنی وہ دل سے کاروبارِ دنیا اور ہواؤ ہوس میں مشغول و مصروف ہیں لہٰذا مجھے دُور والے نزدیک بہتر ہیں نزدیکانِ دُور سے کیونکہ ان سے تو نہ جان و دل کی نزدیکی کا اعتبار ہے نہ آب و گل کی۔

اگر دریمنے کہ بامنی پیشِ منی
در پیشِ منی کہ بے منی دریمنی

(۲۰) کسی درویش نے آپ سے دریافت کیا کہ بالغِ شریعت کس کو کہتے ہیں اور بالغِ طریقت کون ہیں؟ آپ نے فرمایا! بالغِ شریعت وہ ہے کہ جس سے منی (غرور و تکبر، خودی، خود بینی، نخوت) نکلے اور بالغِ طریقت وہ ہے کہ جو منی سے باہر آئے یعنی اس کی خودی جاتی رہے۔ اس درویش نے یہ سن کر اپنا سر زمین پر رکھ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، سر کے زمین پر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ جو کچھ سر میں (غرور و تکبر) ہے وہ زمین پر رکھو۔

(۲۱) آپ کے فرزند ارجمند اور جانشین حضرت خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ اَلْفَقِیْرُ لَا یُحتَاجُ اِلَی اللّٰہ

Marfat.com

(یعنی فقیر نہیں حاجت رکھتا طرف اللہ کی) آپ نے ارشاد فرمایا۔ لَا یُحتَاجُ بِالسَّوالِ اللّٰہ (یعنی فقیر سوال نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اعلام الغیوب ہے لہٰذا اس سے سوال کرنے کی کیا ضرورت اور حاجت ہے۔ وہ تو سب کی حاجتیں جانتا ہے اور پوری کرتا ہے۔

(۲۲) غنا، بے پروائی کو کہتے ہیں اور یہ اگرچہ بصورتِ تونگری معلوم ہوتی ہے مگر فقیری کی وصف سے ہے۔

(۲۳) اگر فقیر کے ہاتھ میں کچھ نہ ہو اور دل میں بھی کوئی خواہش نہ رکھتا ہو تو وہ فقیر محمود الصفات ہے۔ پھر اگر وہ الفقر فخری کا نعرہ بلند کرے تو درست ہے۔ لیکن اگر فقیر ہاتھ میں کچھ نہ رکھے مگر دل میں خواہاں ہو تو وہ گدائے محلہ ہے نہ کہ حضور ﷺ کا تابع اور فرمانبردار۔ اور اگر فقیر ہاتھ میں کچھ رکھے اور دل میں بھی خواہاں ہو تو وہ فقیر مذموم الصفات ہے اور سواد الوجہ و کادَ الفقران یکون کفرا اس پر صادق آتا ہے۔

(۲۴) کسی نے سوال کیا کہ حدیث الفقر سواد الوجہ اور کاد الفقران یکون کفرا متناقصِ حدیث الفقر فخری ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اوّل لذکر دونوں حدیثیں ان فقیروں کے حق میں ہیں جو اپنا فقر لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں اور اس کے ذریعہ گدائی ٹھہرا کر منفعت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۵) اگر بندہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے کہ اے میرے بندے! ہم سے کچھ مانگ، حاجت طلب کر۔ تو اس مقام پر شرطِ بندگی یہ ہے کہ بندہ خدا سے خدا کے سوا کچھ نہ مانگے۔

(۲۶) آپ کے صاحبزادہ خواجہ ابراہیمؒ نے عرض کیا کہ منصورؒ نے انا الحق کہا اور بایزیدؒ نے لَیسَ جُنَّتِی سِوَای۔ دونوں قول خلافِ شرع ہیں مگر منصورؒ کو سولی چڑھا دیا گیا اور بایزیدؒ کو کچھ نہ کہا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”دونوں قولوں میں

Marfat.com

بہت فرق ہے، منصورؒ نے پہلے اپنی ہستی پیش کی کہ ''انا'' کہا اور بایزیدؒ نے ''نیستی'' پیش کی اور لَیْسَ کہا۔

(۲۷) اگر کسی شخص کے پاس کچھ نہ ہو مگر اس کے دل میں مال و دولت کی محبت نہ ہو تو اس کو تجرید معنوی حاصل ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اتنی بکریاں تھیں کہ ستر کتے ان کی حفاظت کرتے تھے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ باقی سامان کتنا ہوگا جو آپ نے سب کا سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس کتنا وسیع عریض ملک تھا مگر آپ نے زنبیل بافی کر کے بسر اوقات کرتے تھے۔ حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ نہایت مالدار تھے اور بڑی کرّ وفر اور شان و شوکتِ ظاہری کے ساتھ رہتے تھے۔ اسی طرح بہت سے انبیاء اور اولیاء گزرے ہیں کہ جن کے پاس مال و متاع بکثرت تھا مگر ان کے دل میں اس کی ذرّہ برابر محبت اور پرکاہ جتنی حیثیت نہ تھی، کیونکہ انہیں تجرید معنوی (باطنی طور پر مال و دولت سے علیحدگی) حاصل تھی۔

(۲۸) ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو بھول نہ جایئے گا۔ آپ نے فرمایا کہ بازار جا کر ایک کوزہ خرید کر ہمیں بطور تحفہ لا کر دے دے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ فرمایا کہ اب جب بھی کُوزے کو دیکھا کروں گا تجھ کو یاد کیا کروں گا۔

(۲۹) ایک مرتبہ علماء کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ دورانِ گفتگو ایک عالم نے کہا، علماء، پوستِ (جلد، کھال) ہیں اور فقراء، مغز (گری، گودا وغیرہ)۔ آپ نے فرامایا: ''ہاں مغز، پوست کی حمایت (مدد، طرفداری، حفاظت) میں رہتا ہے۔

(۳۰) ایک شخص جو آپ کا منکر تھا، کہنے لگا کہ آپ تو بازاری آدمی ہیں۔ (آپ سُوت کی خرید و فروخت کے لئے بازار جایا کرتے تھے)۔ آپ نے سن کر فرمایا کہ ہم تو

Marfat.com

زاری (رونا، عاجزی) چاہتے ہیں، پھر ہم کیوں نہ بازاری (رونے والا، عاجز، انکساری کرنے والا) ہوں، یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آہ وزاری، درد وسوز اور عجز و انکساری کرنا چاہئے۔" (حکیم الامت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر کیا خوب فرمایا ہے:

متاعِ بے بہا ہے دَردو سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دے کر بھی نہ لوں شانِ خداوندی
(قصوری)

(۳۱) ارشادات قدسیہ مذکورہ بالا کے علاوہ آپ کی تصنیف سے ایک رسالہ بھی ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے فرمایا ہے کہ سالکِ راہ کو دس شرطیں ہر وقت نگاہ میں رکھنی چاہئیں۔ طہارت، خاموشی، خلوت، روزہ، ذکر، نگہداشتِ خاطر، رضا بحکمِ خدا، صحبتِ صالحاں، شب بیداری اور نگہداشت لقمہ۔ تفصیل کے لئے اس رسالہ کا مطالعہ ضروری ہے۔

(۳۲) آپ کے اشعار میں سے یہ رباعی بہت مشہور ہے۔

با ہرکہ نشستی و نشد جمع دولت
وزتُو نرمید زحمتِ آب و گلت
از صحبت وے اگر تبرّا نہ کُنی
ہرگز نکند رُوح عزیزاں بحلت

"تو جس شخص کے پاس بیٹھا اور تیری دل جمعی نہ ہوئی۔ اور تیری آب وگلِ کی کدورت تجھ سے دور نہ ہوئی۔ اگر تو اس کی صحبت سے بیزار نہ ہوگا تو پھر عزیزاں کی روح تجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔"

(۳۳) دل کو دنیا سے علیحدہ کرنا اور خدا کے ساتھ لگانے کا نام درویشی ہے۔

Marfat.com

(۳۴) بندہ خدا نہیں ہو سکتا مگر خدا کی صفات سے متصف ہو جاتا ہے۔

(۳۵) کسی نے آپ سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ مرد تین طرح کے ہوتے ہیں۔ پورا مرد، آدھا مرد، اور نامرد، اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پورے مرد کی صفت کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔ رِجَالٌ "لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ" وَّلَا بَيْعٌ" عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ[1]۔ وہ ایسے مرد ہیں جن کو خدا کی یاد سے تجارت اور خرید و فروخت غافل نہیں کر سکتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہی حال وارد تھا جس کو آپ نے بیان فرمایا ہے کہ فَتَنَامُ عَيْنَایَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ[2]۔ "میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔" آدھا مرد وہ ہے جس کے شغل میں ذکر قلبی کی بھی لذت آتی ہو مگر وہ اتنی ہی بات پر قانع ہو گیا ہو۔ یعنی وہ کیفیت کہ جب تک اس کی زبان ذکر میں مشغول رہے اس کا دل بھی اس ذکر سے لذت پاتا رہے۔ اور جب وہ ذکر کو چھوڑ دے تو دل بھی ذکر سے باز رہ جائے۔

نامرد وہ ہے جو منافق ہو۔ یعنی ذکر کرے مگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ کرے۔

---

[1] پارہ ۱۸ سورہ نور: ۳۷۔

[2] صحیح مسلم و صحیح بخاری نے اس بات کو باسنادِ صحیح نقل کیا ہے۔ (قصوری)

Marfat.com

حضرت بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) حضرت شہنشاہ مشکل کشا خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند بخاری قدس سرہٗ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ ''اے فرزند! دعا میں یوں کہنا چاہیے'' خدایا! اس بندۂ ضعیف کو اپنے فضل و کرم سے اُسی پر قائم رکھو جس میں تیری رضا ہے۔'' پھر ارشاد کیا کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ کی رضا تو اس میں ہے کہ بندہ مصیبت میں مبتلا نہ ہو لیکن وہ کسی حکمت کی وجہ سے اپنے کسی دوست کو اس مصیبت اور آزمائش کو برداشت کرنے کی قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی حکمت اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ خود اپنی مرضی واختیار سے مصیبت و تکلیف، دکھ اور درد اور رنج و بلا طلب کرنا دشوار ہے، گستاخی نہ کرنی چاہیے۔''

(۲) دعا میں یوں کہنا چاہیے:

''خدایا! اس بندۂ ضعیف اور صد حیف کو اپنے فضل و کرم سے اسی پر قائم رکھ جس میں تیری رضا ہے۔''

(۳) بے شک خدا عزّ وجل کی رضا تو اس میں ہے کہ بندہ بلا میں مبتلا نہ ہو، اگر وہ بنا بر حکمت اپنے کسی دوست پر بلا بھیجتا ہے تو اپنی عنایت سے اس دوست کو اس بلا کے برداشت کرنے کی قوت بھی عطا فرما دیتا ہے اور اس کی حکمت اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اپنے اختیار سے بلا طلب کرنا دشوار ہے۔ گستاخی نہ کرنا چاہیے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

آخری ایّام میں جب آپ پر ضعف غالب آ گیا اور جسم کمزور پڑ گیا تو اپنے صاحبزادوں اور ارادت مندوں کو جمع کر کے یہ وصیتیں فرمائیں۔

(۱) جب تک تم زندہ رہو طلبِ علم سے ایک قدم بھی دور نہ رہو کیونکہ طلب علم تمام مسلمانوں پر فرض ہے اور حضور سید عالم ﷺ کی سنت ہے۔ حضور ﷺ کی پیروی سے سرِ مو تجاوز نہ کرو کیونکہ جملہ سعادتیں اسی عمل سے حاصل ہوتی ہیں۔ اول: علم ایمان۔ دوم: علم نماز۔ سوم: علمِ روزہ۔ چہارم: علمِ زکوٰۃ۔ پنجم: علمِ حج۔ ششم: والدین کی خدمت کا علم۔ ہفتم: صلۂ رحم اور رعایت ہمسایہ کا علم۔ ہشتم: خرید و فروخت کا علم۔ نہم: حلال و حرام کا علم۔ ان امور سے ناواقفی کی بنا پر لوگ تباہی کے بھنور میں جا گرتے ہیں۔

دنیا طلبان زحرص مستند ہمہ
از بہرِ درم جملہ شکستند ہمہ
آں عہد کہ باخدای بستند ہمہ
موسیٰؑ کُش و فرعون پرستند ہمہ

(۲) عزیزو! یقین جانو کہ دنیاداروں کی دوستی اللہ تعالیٰ کے راستے کی بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ لٰہذا ضروری ہے کہ خدا داں بنو اور خدا خواں بھی تاکہ تمہارے دین و ایمان کا زیاں نہ ہو۔ ہر حالت میں خدا سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو کہ خدا ترسی سے بڑھ

Marfat.com

کر کوئی عبادت نہیں ہے۔ جو شخص خدا سے نہیں ڈرتا، اس سے مت ڈرو۔ ہاں جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے تم بھی ڈرو۔ خدا ترس کو مت تکلیف دو، ایسا نہ ہو کہ اس کی بددعا سے مبتلائے مصیبت ہو جاؤ۔

ای بسا نیزۂ عدو شکناں
لخت لخت از دُعائے پیر زناں
آہِ یک پیرزن کُند بہ شجر
نہ کُند صد ہزار تیر و تبر

(۳) فرمایا: دوسروں کے دل موہ لینے کی پوری پوری کوشش کرو کیونکہ

در راہِ خدا دو کعبہ آمد منزل
یک کعبۂ صور است ویک کعبۂ دل
تاتبوانی زیارتِ دلہا کُن
کافزوں زہزار کعبہ بُود یک دل

(۴) آپ نے فرمایا: عزیزو! جہاں تک ممکن ہو، اللہ تعالیٰ کے ذکر پر زیادہ توجہ دو۔ ذکر ایسا کرو کہ اس سے نفی و اثبات نمایاں ہوتی ہوں۔ ''لَا اِلٰہَ '' کہنے میں ماسوائے حق کی نفی کرو اور اسکے بعد ''اِلا اللّٰہ '' سے ذاتِ واحد جو والدین ، اولاد اور ہر قسم کی احتیاج و مدد سے پاک اور بے نیاز ہے، کا اثبات کرو۔ اس وقت تم صحیح طور پر ذکر کرنے والے بنو گے۔ کلمہ طیبہ کے بعض نے یہ معنی لکھے ہیں کہ ''میں نے دین اسلام اور اس کے تقاضے مان لئے ہیں۔'' بعض نے لکھا ہے۔ ''جو کچھ حضرت محمد ﷺ چاہتے تھے اسے ہم نے مان لیا، اور جس چیز کو وہ نہیں مانتے تھے، اس سے ہم بھی بیزار ہیں۔'' بعض نے کہا ہے۔ ''کلمہ طیبہ حق کا ماننا اور باطل کا رد کرنا ہے۔'' میرے عزیزو! اس کلمے کے معانی جان کر اس پر

Marfat.com

عمل کرو تو حقیقی صاحبِ تصوف بنو گے۔ یاد رکھو کپڑے پانی سے پاک ہوتے ہیں، زبان ذکر الٰہی سے اور جسم ادائے نماز سے، مال و دولت، زکوٰۃ دے کر پاک ہوتے ہیں اور تمہارا پورا وجود نفی ما سوا اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے پاک ہوتا ہے۔

قومی بگزاف در غرور اُفتادند
واندر طلبِ حُورو قصور اُفتادند
معلوم شود چو پردہا برگیرند
کز کوئے تو دوُر دوُر اُفتادند

(۵) میرے عزیزو! اخلاص اختیار کرو اور دوسروں پر رحم کرو تا کہ نجات پاؤ۔

میا زار مورو نیاز ارکس
رہِ رُستگاری ہمیں است و بس

(سعدیؒ)

(۶) فرمایا، دل، زبان اور جسم کی پاکیزگی حلال کے لقمے سے حاصل ہوتی ہے۔ آدمی کے معدے کو پانی کا حوض جانیئے۔ حوض سے مختلف سمتوں میں پاک پانی اسی صورت میں نکل سکے گا جبکہ خود حوض پاک پانی کا مجموعہ ہو۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ ”جو کوئی چالیس دن تک حلال روزی کھائے، اللہ تعالیٰ اس کے دل و زبان کو علم و حکمت سے بھر دے گا اور اس کا دل روشن ہونے لگے گا۔“ مگر شرط یہ ہے کہ تقویٰ کو ہر حال میں اپنا شعار بنائے رکھے۔

تقویٰ و خوف و ترس و اخلاص و زُہد و علم
صبر و یقین و طاعت و خیرات بردوام
عہدِ وفا و صدق و سخا و صفا و حلم

Marfat.com

مردی و مردمی و نکوتی بہ خاص و عام
اینہا ہمہ صفات کمالی اند در روش
مرد آں زماں شوی کہ شوی در روش تمام

(۷) فرمایا: سالک تائب رہے کیونکہ توبہ سب طاعتوں کا سرچشمہ ہے۔ توبہ یہ ہے کہ پہلے اپنے کئے پر دل میں نادم و شرمندہ ہو، پھر ترکِ گناہ کی نیت کرے اور اس کے بعد ان کے گناہوں کا ارتکاب نہ کرے، اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور گناہوں کی معافی مانگے۔

(۸) فرمایا: اتنی گریہ زاری کرو کہ اپنی توبہ کی قبولیت کا یقین ہو جائے اور تائب کے لقب کے سزاوار بن سکو۔ روزی کا غم دل سے نکال دو اور آخرت کے غم سے فکرمند رہو، عبادت کرتے رہو کیونکہ وہ بندہ ہونے کی علامت ہے۔

(۹) ارشاد کیا: جانتے ہو، ارادت کیا ہے؟ رضائے خداوندی کا حصول ہے۔ یہ بُری عادتیں ترک کرنے، وفائے عہد، ادائے امانت اور ترکِ خیانت کا نام ہے۔ دیکھے تو اپنی غلطی کو اور نہ دیکھے تو اپنے اعمال کے مرتبے کو اور ہمیشہ ذکرِ خدا میں مشغول رہے۔ اللہ کا نام لئے بغیر کوئی کام شروع نہ کرو تا کہ قیامت کے دن اپنے عمل کی وجہ سے دین سے نادم نہ ہو۔ عزیزو! کوئی کام کرنے سے قبل خوب سوچ لیا کرو۔

سخن دانستہ گو چیزی کہ گوئی
بدل دانستہ بہتر گو مگوئی
بمیدانِ فصاحت گو گرانی
مران بس کرم تا در سر ندائی

(۱۰) عزیزو! اللہ تعالیٰ کے احکام خاکساری سے بجالاؤ، تم جہاں بھی ہو، علم وعمل کی طلب کا ثبوت دو۔ علم وعمل حاصل کرنے کی خاطر آب و آتش کے طوفان سے بھی

Marfat.com

گزرنا سیکھو۔

در بادیہ علم دویدن چہ خوش است
وز عالم دین سُخن شُنیدن چہ خوش است
صدبار باتفاق بادلِ گفتم
از صحبتِ نا اہل بریدن چہ خوش است

(۱۱) عزیزو! ہر حالت میں امر بالمعروف اور نہی المنکر کے فرائض بجالاتے رہو۔ اور اس آیت مبارکہ کو پیش نظر رکھو۔ ''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔ حضرت فضیل عباسؒ کا واقعہ ہے، انہوں نے سردی کے موسم میں شیخ عبدالعلامؒ کو پسینہ میں شرابور دیکھا۔ پوچھا: ''اس موسم میں آپ کی پیشانی مبارک پر یہ پسینہ کیسا''؟ جواب دیا۔ ''یہاں نہی منکر کا ایک موقع تھا۔ میں برائی سے منع کر سکتا تھا مگر نہ کیا۔ اب بے قرار ہوں کہ اس سستی کا ازالہ کیسے کروں اور قیامت کے دن کس تدبر سے نجات پاؤں؟'' عزیزو! غور کرو۔ تم ہر روز امر معروف اور نہی منکر سے کس قدر غفلت برتتے ہو۔ تمہیں اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کتنی فکر ہے؟۔

اے ہر نفسی صد گنہ از من دیدہ
وانگہ پردۂ من بکرم نہ دریدہ
اے من بترم از ہر چہ بعالم بتراست
اے لطفِ تو از من بتر آمر زیدہ

(۱۲) عزیزو! اپنے اعمال کی کسوٹی سنتِ رسول ﷺ کو بناؤ۔ جو کام اس کی کسوٹی پر پورا اترے وہ مقبول ہے وگرنہ غلط اور گمراہی ہے۔

(۱۳) عزیزو! اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے حقوق کا خیال رکھو۔ اس کی بشارتوں سے

Marfat.com

خوش اور وعیدوں سے ڈرو۔ کھانے، پینے، اٹھنے، بیٹھنے اور ہر کام میں احکامِ خداوندی کا خیال رکھو۔

دلا امروز کارے کن کہ فریادت رَسد فردا
نہ باشی طالبِ چیزے کہ اوشورش دہد سررا
بخوان از علم دیں چیزے کہ عالم بہتر از جاہل
بہ بیں از راہِ حق راہے کہ بینا بہ زنابینا
دلا امروز کاری کُن کہ کارت می شود آنجا
نباشی طالبِ کاری کہ دُشوارت شود آنجا

(۱۴) عزیزو! کام کرو، محنت سے اتنی روزی حاصل کرو جو احتیاجات کے لئے اکتفا کرے، نہ اتنی کہ اس عیش وعشرت اور اسراف کی راہیں کھلنے لگیں۔ خرچ میں میانہ روی اختیار کرو۔ نہ اصراف وفضول خرچی ہو اور ہی کنجوس اور تنگدلی۔ ارشادِ رسول ﷺ ہے کہ سب کاموں میں میانہ روی بہتر ہے۔ روزی حلال کھاؤ۔

روبہ عقبٰی زرِ حلال بُود
دل ہما بخا بُود کہ مال بُود
ہر چہ زینجا بری نگہ دارند
بہ قیامت ہمانت پیش آرند

(۱۵) عزیزو! جمع مال کی ہوس نہ رکھو، جو ملے اسے خرچ کرتے رہو۔

خور و پوش و بخشائے راحت رساں
نگہ می گزاری زہر کساں

احتیاج سے جو بچے، بچانے میں حرج نہیں، مگر بھروسہ اس ذخیرہ پر نہ ہو، خدا پر ہو۔ نیند آئے تو اپنا سوؤ جس سے اطاعت کی قوت بحال ہو سکے۔ عزیزو! اللہ کو یاد

Marfat.com

کئے بغیر مت سو جاؤ، غافل نہ ہو جاؤ، حضرت رسالت مآب ﷺ کا فرمان ہے کہ جاہل کی عبادت سے عالم کی نیند بہتر ہے۔

خواب بیداریست چو بادانش است
وائے بیداریٔ کہ بانادانش است

(۱۶) روزوں کی پوری پابندی کرو، روزے کا ظاہر از سحر تا غروبِ آفتاب کھانے پینے سے پرہیز کرنا ہے لیکن اس کا باطن سب اعضاء و جوارح پر پابندیاں لگانا ہے۔ آنکھ حرام نہ دیکھے، زبان سے ناجائز باتیں نہ نکلیں، کان فواحش سننے کے عادی نہ بنیں، اور ہاتھ خراب اور غلط کام سے رکیں رہیں۔ اس سے بھی آگے حقیقتِ روزہ یہ ہے کہ دل غرور، حسد، لالچ، ریاکاری، نفاق، کینہ اور تکبر سے پاک ہو جائے۔

کبر و حَسد و بُخل و نفاق و کینہ
اوصافِ بشر، طبیعت دیرینہ
ہرگز بہ مقام ہیچ مردی نہ رسی
تازیں ہا پاک نہ داری سینہ

(۱۷) میرے عزیزو! تمہیں چاہئے کہ ادائے زکوٰۃ کا اہتمام کرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

"جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز، روزہ، حج اور جہاد نامقبول رہتے ہیں۔" ایک دوسرا ارشادِ رسول ﷺ ہے۔ "بخیل، اللہ کی رحمت، اس کے بندوں کے دلوں اور بہشت سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے۔ سخی، اللہ کی رحمت اس کے بندوں کے دلوں اور بہشت سے قریب ہے اور دوزخ سے دور۔"

(۱۸) عزیزو! اچھے اخلاق اور جوانمردی سے آدمی واقعی انسان بنتا ہے۔

(۱۹) فرمایا: مجھ سے پہلے مشائخ نے اپنے مریدوں کو وصیتیں کیں اور انہوں نے

Marfat.com

ان پر عمل کر کے اپنی دنیا و عقبیٰ سنوارے۔ مجھے امید ہے کہ میرے مرید بھی میری بات سنیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲۰) عزیزو! لوگ وصالِ حق سے اس لئے محروم رہتے ہیں کیونکہ انہوں نے دنیائے دُوں کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے لیکن صوفی کو چاہئے کہ ذاتِ باری کی معرفت کے بارے میں اپنا عقیدہ درست رکھے اور بدعت سے بچے۔ اسے چاہئے کہ ہر بار کی دلیل پر غور کرے تا کہ بوقتِ پُرسش بتا سکے۔

میرے عزیزو! حیف ہے اگر تمہیں دین کے بارے میں پوچھیں تو تم بتا نہ سکو۔ دوسروں کے لئے پوشیدہ باتیں طبقۂ صوفیہ کی خاطر آشکارا ہوتی ہیں، پھر آپ علم و دانش سے غفلت برت کر اہلِ ظاہر سے پیچھے کیوں رہ جاؤ۔ عزیزانِ من! طبقۂ صوفیہ میں، ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ اپنا ایک دوست رکھتا ہے جس کی برکت سے دوسروں کی لغزشیں معاف ہوتی رہتی ہیں۔ اس دوستِ خدا اور مردِ حق کو تلاش کرو تا کہ دونوں جہانوں کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاؤ۔ لیکن علمائے دین کی خدمت کرنے میں پیش قدم کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''وارثانِ انبیاء'' کہا ہے اور یہ کہ جس نے علم اور علماء کو چاہا اس نے زندگی بے خطا گزاری۔

زدانائی دمی ارزد جہانی
نیرزد صد سرِ نادان بہ نانی
مگو کز محبتِ دانا زیاں است
وگر یابی زعمرت حاصل آں است
وراں کن جہد تا دانش پذیری
نکو باشی اگر دانا بہ میری

(۲۱) عزیزو! دنیا کے طالبوں کی ہم نشینی نہ کرو اور جاہلوں سے دُوری

Marfat.com

اختیار کرو۔

بر از جاہل ارچہ خویش باشد
کہ رنج اُو ز راحت بیش باشد

(۲۲) بے وقوف کی صحبت آدمی کو خدا سے دور کر دیتی ہے۔ تم لوگ سماع و رقص کرنے والوں کی محفل میں نہ جاؤ کیونکہ یہ لوگ دل کی صلاحیت کو خراب کر دیتے ہیں۔ سماع کرنے والوں کو حال نہیں، ان کی نظر میں "حال" یہ ہے کہ چھری ماری جائے اور خبر نہ ہو۔

سماع آسماں بوَد مر صوفی گرم
چو آتش ہست جو شیدن چہ کاراست

(۲۳) عزیزو! اجازت و رعایت سے استفادہ نہ کرو تا کہ صاحبِ عزم بنو۔ رعایات سے مستفید ہونا کمزوروں کا شیوہ ہے۔ اس سے زیادہ کیا کہوں۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ جو قطب عارفین، بُرہانِ محققین اور مرشدِ سالکین تھے، ارشادات پر اکتفا فرماتے تھے کیونکہ عاقل کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ **العاقل تکفیہ الاشارۃ۔**

ازیں بہ نصیحت نہ گوید کسی
دگر عاقلی یک اشارت بس است

حضرت سیّد امیر کلالؒ کی مذکورہ وصیتیں اکثر مریدوں نے سنیں جو خود بھی منصبِ رُشد و ہدایت پر فائز تھے۔ حضرت کے چار صاحبزادے تھے۔ امیر برہان، جو حضرت خواجہ محمد بہاءالدین نقشبندؒ کی زیر تربیت تھے۔ سید امیر شاہ، شیخ یادگارؒ کے زیر اثر نظر تھے۔ امیر حمزہؒ جو مولانا عارفؒ کے مرید تھے۔ چوتھے فرزند امیر عمرؒ مولانا جمال الدین دہ آسیائیؒ کی تربیت میں تھے۔ چار خلفا اور چار ہی

Marfat.com

فرزند تھے۔

دلا یارے طلب کُن گر توانی
چناں یاری کہ بردی جاں فشانی
چو یابی دوستی سخنش نگہ دار
بہ سُستی دامنش از دست مگذار
ترا گر یافت شد مارا خبر کُن
مگرنہ ایں حکایت مختصر کُن

حضرت امیر کلالؒ نے دریافت فرمایا، میرے بیٹو! تم میں کون اللہ کے بندوں کی خدمت کا کام سنبھالے گا؟ سب نے عرض کیا، ہم میں اتنی استطاعت کہاں مگر آپ جسے حکم دیں، ہم سب اس حکم کو مانیں گے۔

خدمت بجاں کینم اگر باشدت قبول
ای دولت و سعادت ماگر تُست قبول

اس پر حضرت امیرؒ نے مراقبہ کیا اور حضرت امیر حمزہؒ کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا: مشائخ کی ارواح نے تمہارا ہی اشارہ کیا ہے۔ امیر حمزہؒ معذرت کرنے لگے کہ میرے مخدوم! مجھ میں اتنی طاقت کہاں اور اس قدر استطاعت کیسے ہوسکتی ہے۔ فرمایا، اے بیٹے! یہ کام تمہارا مقدر ہو چکا ہے۔ مانو نہ مانو تمہیں بارِ خلافت سنبھالنا ہی پڑے گا۔

مابدستِ یار دادیم اختیارِ خویش را

اس کے بعد حضرت امیر کلالؒ نے پھر حضرت امیر حمزہؒ کی طرف اشارہ کیا اور پھر گوشۂ تنہائی میں تشریف لے گئے اور تین دن تک کسی سے بات نہ کی۔ تین دن کے بعد مراقبہ سے سر اٹھایا اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا میں مصروف ہو گئے۔ حاضرینِ مجلس

Marfat.com

نے بصد ادب و احترام سوال کیا کہ اے مخدوم! آپ نے جو تین دن رات خلوت فرمائی ہے، ہمیں بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا سبب کیا ہے؟ حضرتؒ نے ارشاد کیا کہ میں اس دوران گوشۂ تنہائی میں دریائے حیرت میں غوطہ زن تھا کہ قیامت کت دن ہمارا اور ہمارے یاروں کا کیا حال ہوگا؟ آخر ہاتفِ غیبی نے ہمارے باطن میں یہ ندا دی کہ "اے میر کلالؒ! ہم نے تجھ پر، تیرے یاروں پر، تیرے دوستوں پر اور ان لوگوں پر جن پر آپ کے لنگر کی مکھی بیٹھی ہو، رحمت کی اور سب کے گناہ معاف کر دیئے۔" تم خوش ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تم پر رحمت کرے گا اور تمہارے گناہوں سے درگزر کرے گا۔

شادم کہ زمن بر دلِ کس بارے نیست
کس را زمن وکارِ من آزارے نیست
گر نیک شمارند واگر بد گویند
با نیک و بدم ہیچ کس کارلے نیست

"اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی اور لطفِ خاص سے تم سب پر رحم فرمائے۔" یہ فرمایا اور اسی روز اللہ تعالیٰ کے جوار رحمت میں پہنچ گئے۔

ایں مزرعہ را بیش کساں کاشتہ اند
ناکام گذشتند و بگذاشتہ اند
زقتند یگانِ کنوں میدروند
ہر نیک و بدی کہ در جہاں کاشتہ اند

Marfat.com

حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند بخاریؒ

(۱) اس (سلوک) کے راستے میں وجود کی نفی، نیستی اور اپنے تئیں کو کم سمجھنا بڑا کام ہے۔ مقصدِ حقیقی کی دولت کا حاصل ہونا قبولیت پر موقوف ہے۔ میں نے اس معاملہ میں موجودات کے طبقوں کے سے ہر طبقہ کی سیر کی اور اپنے آپ کا ذرّوں میں سے ہر ذرّے کے ساتھ مقابلہ کیا اور اپنے آپ کو سب سے بہتر دیکھا۔ یہاں تک کہ میں نے فُضلات کے طبقہ کی بھی سیر کی اور ان میں فائدہ دیکھا مگر اپنے آپ میں کوئی فائدہ نہ پایا۔ کتے کے فضلہ تک پہنچا اور خیال کیا کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایک مدت تک میں نے اپنے آپ کو اس خیال پر برقرار رکھا۔ آخر کار معلوم ہوا کہ اس میں بھی کوئی فائدہ ہے۔ غرض مجھے تحقیق سے معلوم ہو گیا کہ مجھ میں کسی طرح کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

از ہیچکسی خویشتن بے خبرم
از ہیچ سگت بہ نیم الّا بترم
ہر چند بحالِ خویش مے نگرم
یک حبہ نیرزد قدم تا بسرم

"میں اپنی ناقدری سے بے خبر ہوں۔ میں کسی کتے سے اچھا نہیں بلکہ بدتر ہوں۔ میں ہر چند اپنے حال پر غور کرتا ہوں۔ میں سر سے قدم تک ایک پائی (معمولی) بھی قدر و قیمت نہیں رکھتا۔

(۲) ایک دن ایک لڑکا اپنے گھر سے نکلا۔ قرآن شریف اس کے پاس تھا۔ اس نے حضرت خواجہؒ کو سلام کیا۔ جب آپ نے قرآن مجید کو کھولا تو یہ آیت نکلی۔

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ" ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ (سورہ کہف: ۱۸)

Marfat.com

"اور ان کا کتا اپنے دونوں ہاتھ چوکھٹ پر پھیلا رہا ہے۔"

حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ اُمید ہے کہ ہم وہ ہوں گے۔

(۳) کبارِ اہل حقیقت کا قول ہے کہ اس راستے کا سالک اگر اپنے نفس کو سو بار فرعون کے نفس سے بدتر نہیں جانتا وہ اس راستے میں نہیں ہے۔

(۴) جن دنوں حضرت خواجہ نقشبندؒ شہر خرخس میں جلوہ افروز تھے، ملک حسین شاہِ ہرات کے قاصد شاہی فرمان لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمان میں لکھا تھا کہ ہمیں درویشوں کی صحبت کا اشتیاق ہے، آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ اگرچہ آپکو ملوک وسلاطین سے ملاقات پسند نہ تھی مگر اس خیال سے کہ اگر ملک حسین، خرخس کی طرف آیا تو عوام کے لئے مشکلات پیدا ہوں گی۔ لہٰذا بذاتِ خود ہرات تشریف لے گئے۔ جب بادشاہ کی مجلس میں پہنچے تو وہاں بڑا ہجوم تھا اور سلطنت کے اربابِ بست و کُشاد اور ملازمین کی ایک بڑی جماعت حاضر تھی۔ بادشاہ نے حضرت خواجہؒ سے سوال کیا کہ آپ کی درویشی موروثی ہے؟ حضرت خواجہؒ نے جواب دیا کہ نہیں۔ بحکم جذبۃ من جذبات الحق توازی عمل الثقلین (جذبات حق میں ایک جذبہ جن وانس کے عمل کے برابر ہیں) ایک جذبہ پہنچا اور اس سعادت سے مشرف ہوگیا۔ بادشاہ نے پوچھا کیا آپ کا طریقہ ذکرِ جہر اور سماع وخلوت ہے۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ نہیں۔ بادشاہ نے پوچھا کہ پھر تمہارا طریقہ کیا ہے؟ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کے سلسلہ کا قول ہے کہ "خلوت در انجمن" چاہئے۔ بادشاہ نے پوچھا کہ خلوت در انجمن کیا ہے؟ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ ظاہر میں خلق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ ہونا۔

از دروں شو آشنا و زبروں بیگانہ وش
اینچنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

"باطن کے ساتھ حق کی آگاہی اور بظاہر بیگانگی، ایسی روش اور ایسا طریقہ

Marfat.com

دنیا میں بہت ہی کم دیکھنے میں آتا ہے۔"

بادشاہ نے کہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتابِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

رِجَال " لَّا تُلۡهِيۡمِ تِجَارَةٌ " وَّلَا بَيۡعٌ " عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ۔ (سورہ نُور۔۳۷)

"وہ مرد کہ غافل نہیں ہوتے سودا کرنے میں، نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے۔"

(۵) اگرچہ نماز، روزہ اور ریاضت و مجاہدہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا طریقہ ہے مگر ہمارے نزدیک وجود کی نفی سب طریقوں سے اقرب (بہت زیادہ قریب) ہے اور یہ ترکِ اختیار اور دیدِ قصور کے سوا حاصل نہیں ہوتی۔

(۶) ایک روز حضرت خواجہؒ کی زبانِ مقدس سے نکلا کہ اس راستے کے سالکوں کے لئے ماسوا کے ساتھ تعلق نہایت بڑا حجاب ہے۔

یہ سن کر خواجہ صالح بن مبارک بخاریؒ کے دل میں خیال آیا کہ اس صورت میں ایمان و اسلام کے ساتھ تعلق بھی ضرور ہونا چاہئے۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ کیا تو نے ابنِ منصور حلاجؒ کی یہ بیت نہیں سنی۔

کفرت بدین اللہ والکفر واجب لدیّ و عند المسلمین قبیح۔

"میں اللہ کے دین سے کافر ہوا اور یہ کفر میرے نزدیک واجب ہے اور مسلمانوں کے نزدیک بُرا ہے۔"[1]

پھر فرمایا کہ ایمان و اسلام حقیقی درکار ہے اور اہلِ حقیقت نے ایمان کی تعریف یوں کی ہے:

---

[1] ابن منصور سے یہ قول مقام جمع میں صادر ہوا ہے کہ جس میں حق و باطل کی تمیز اٹھ جاتی ہے۔ اس مقام والا سب کو صراط مستقیم پر سمجھتا ہے اور کبھی خلق کو عین حق خیال کرتا ہے۔ واضح رہے کہ ابن منصور، کافر طریقت تھا جو مستحق درجات ہے نہ کہ کافر شریعت جو مستحق عذاب ہے۔ قصوری

Marfat.com

الایمان عقد القلب بنفی ماتولّھت القلوب الیه من المضار والمنافع سوی اللّٰه عزّوجل۔

''ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سواوہ تمام مضار ومنافع جن پر دل شیدا ہیں۔ ان کی نفی کا اعتقادِ جازم رکھے۔''

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ یہ ارشاد نمازِ حقیقی کے درجات کی طرف اشارہ ہے۔ بدیں طور کی نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی اکبریت نمازی کے وجود میں حال ہو جائے اور اس میں خشوع وخضوع پیدا ہو جائے یہاں تک کہ استغراق کی حالت طاری ہو جائے۔ اس صفت کا کمال جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔ چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ نماز میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے تانبے کی دیگ کے جوش کی مانند آواز آیا کرتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

(۸) بخارا کے علماء میں سے ایک عالم نے حضرت خواجہ نقشبندؒ سے سوال کیا کہ نماز میں حضور کس چیز سے حاصل ہوتا ہے؟ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ ''طعامِ حلال سے جو وقوفِ قلبی وآگاہی سے کھایا جائے۔ نماز سے خارج اوقات میں اور وضو اور تکبیر تحریمہ کے وقت بھی وقوف کی رعایت چاہئے۔''

(۹) حدیثِ قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزہ میرے واسطے ہے۔ یہ صومِ حقیقی کی طرف اشارہ ہے جو ماسوائے حق سے امساکِ کُلّی (مکمل دُوری) کا نام ہے۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آتشِ دوزخ سے میری امت کا نصیب ایسا ہی ہے جیسا کہ آتشِ نمرود سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نصیب تھا۔ اور نیز ارشاد ہے کہ میری امت گمراہی پر متفق نہ ہوگی۔ ان حدیثوں سے امت سے مرادامت

Marfat.com

متابعت ہے۔ امت تین قسم کی ہے۔ ایک امتِ دعوت جس میں سب شامل ہیں۔ دوسرے امتِ اجابت جو ایمان لائے ہیں۔ تیسرے امت متابعت جو ایمان لا کر حضور ﷺ کی پیروی کرتے رہے۔

(۱۱) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ مجھ میں اس وقت میں کوئی مقرب فرشتہ نہیں سماتا اور نہ نبی مرسل۔" اس ارشاد کے معنی ایک تو یہ ہیں کہ میرا ایک حال ایسا ہوتا ہے کہ اس حال میں کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل ملحوظ نہیں ہوتا۔ یہ حال متبدی کا بھی بعض اوقات میں ہوا کرتا ہے۔ دوسرے معنی یہ کہ میرا ایک حال ایسا ہوتا ہے کہ وہ حال مقرب فرشتہ اور مرسل کے حال سے اعلیٰ واشرف ہوتا ہے۔

(۱۲) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم ایک سو۔ جو شخص انکا شمار کرے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ اس ارشاد مبارک میں شمار کرنے کے ایک معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں کا ورد کرے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ ان ناموں کو جانے۔ اور ایک معنی یہ ہیں کہ ہر نام کے مقتضا (مناسبت) کے موافق عمل کرے۔ مثلاً جب رزاق کہے تو روزی کا غم اس کے دل پر بالکل نہ گزرے اور جب متکبر کہے تو عظمت وکبریائی وبادشاہی کو خدا ہی کی ملک سمجھے۔

حضرت خواجہؒ سے سوال کیا گیا کہ جب ننانوے کا ذکر کیا گیا ہے تو ایک کم سو کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ بطور تاکید کے اس واسطے ذکر کیا گیا کہ عرب کو حساب میں کچھ مہارت نہ تھی اور نہ ان کو اس طرف توجہ تھی۔ اسی سبب سے جناب رسالت مآب ﷺ نے مہینہ کے دنوں کی تعداد بیان کرنے کے لئے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اٹھا کر اشارہ فرمایا کہ مہینہ ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، اور تیسری بار نو انگلیاں اٹھائیں اور محسوس کرادیا کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور

Marfat.com

زبانِ مبارک سے نہ فرمایا۔

(۱۳) تیرا حجاب تیرا وجود ہے۔ دع نفسک وتعال یعنی اپنے نفس کو دروازے پر چھوڑ اور اندر جا۔

از تُو تا دوست رہ بسے نیست توئی
در رہِ تُو خاشاک و خسے نیست تُوئی

صحیح حدیث میں جو اماطۃ الاذی عن الاطریق[۲] (راستے سے آزار دہ چیزوں کا دور کرنا) آیا ہے۔ اس سے وجودِ بشریت کی نفی کی طرف اشارہ ہے۔ اور حدیث قدسی میں جو وارد ہے کہ:

نفسک مطیتک فارفق بھا۔

"تیرا نفس تیری سواری ہے، تو اس کے ساتھ نرمی کر۔"

یہ نفسِ مطمئنہ (حکم الٰہی پر چلنے والا) کی طرف اشارہ ہے۔ کو الّا مـا رحم ربّی[۳] کی خلعت سے مشرف ہو گیا ہے۔

(۱۴) ولایت ایک نعمت ہے۔ ولی کو چاہئے کہ جانے کہ میں ولی ہوں تا کہ اس نعمت کا شکر ادا کرے۔ عنایت الٰہی ولی کے شامل حال ہوتی ہے۔ اس کو بحال خود نہیں چھوڑا جاتا بلکہ اس کو بشریت کی آفتوں سے بچایا جاتا ہے۔ خوارقِ عادات اور احوال و کرامات کے ظہور کا کچھ اعتبار نہیں۔ افعال واقوال میں استقامت درکار ہے شیخ

۲۔ صحیحین میں بروایت حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر سے چند اوپر شعبے ہیں۔ جن میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنـی امـا طۃ الا ذی عن الطریق ہے۔ (مشکوۃ شریف کتاب الایمان)

۳۔ وَمَـا اُبـرِیَ نَفسِیَ اِنَّ النَّفسَ لَا مَارَۃ" بالسُّوءِ اِلاَ مَا رَحِمَ رَبِی اِنَّ رَبِیُ غَفُور" رَّحِیُم" (پارہ ۱۳، شروع) اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا۔ تحقیق نفس البتہ برائی کا حکم کرنے والا ہے مگر جو میرا رب رحم کرے۔ بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے)

Marfat.com

عبدالرحمٰن نے اپنی کتاب حقائق التفسیر میں آیت فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ کی تفسیر میں ارباب حقیقت میں سے ایک سے نقل کیا ہے کہ تُو استقامت کا طالب بن اور کرامت کا طالب نہ بن، کیونکہ تیرا رب تجھ سے استقامت طلب کرتا ہے اور تیرا نفس تجھ سے کرامت طلب کرتا ہے۔

صوفیۂ کرام کے اقوال میں سے ہے کہ اگر ولی باغ میں آئے اور درختوں کے ہر پتے سے یہ آواز آئے، یا ولی اللہ! تو چاہیے کہ ظاہر و باطن میں اسے اس کی آواز کی طرف کچھ التفات نہ ہو، بلکہ بندگی و تفرع میں اس کی کوشش ہر لحظہ زیادہ ہو۔ اس مقام کا کمال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا بلکہ خدا کا احسان اور اکرام و انعام آپ پر جس قدر زیادہ ہوتا اسی قدر آپ کی بندگی اور نیاز مندی اور مسکنت زیادہ ہوتی۔ اسی وجہ سے آپ فرماتے، ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

(۱۵) گروہِ صوفیہ کی تین قسمیں ہیں۔ مقلد، کامل، کامل مکمل، مقلد اس پر عمل کرتا ہے جو اپنے شیخ سے سنتا ہے۔ کامل فیض رسانی میں اپنی ذات سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ کامل مکمل کے سوا کوئی دوسروں کی تربیت نہیں کرتا اور نہیں کر سکتا۔

(۱۶) ہمارا طریق نوادر سے ہے اور محکم دست آویز (سند جس سے اپنا مطلب و مدعا ثابت کر سکیں) ہے۔ اور سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو پکڑنا اور آپ کے صحابہ کرام کے آثار کی پیروی کرنا ہے۔ اس راہ میں ہمیں بفضلِ الٰہی☆ لایا گیا ہے۔ اول سے آخر تک ہم نے یہی فضلِ الٰہی مشاہدہ کیا ہے نہ کہ اپنا عمل۔ اس طریقہ میں تھوڑے سے عمل سے بہت فتوح حاصل ہوتی ہیں مگر سنت کی مطابقت کی رعایت بڑا کام ہے۔

☆یہ محض فضل الٰہی ہے کہ حضرت نقشبندؒ کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا طریقہ عطا فرمایا کہ دوسروں کی انتہا اس کی بدایت (ابتداء) میں درج ہے اسی واسطے آپ فرمایا کرتے تھے، ہم اللہ کے فضل والے لوگ ہیں) مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب ۲۶، ۳۰۲

(۱۷) ہمارا طریق صحبت ؀۵ ہے کیونکہ خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت ہے۔

(۱۸) خیریت، جمیعت میں ہے اور جمیعت، صحبت میں ہے بشرطیکہ ایک دوسرے میں نفی ہو جائیں۔

(۱۹) مرشد کو چاہئے کہ طالب کے تینوں حال (ماضی، حال اور مستقبل) سے باخبر ہو۔ تاکہ اس کی تربیت کر سکے۔ طالب کی شرطوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس وقت خدا تعالیٰ کے دوستوں میں سے کسی دوست کی صحبت میں ہو، اپنے حال سے واقف ہو اور صحبت کے زمانہ کا گزشتہ زمانہ سے مقابلہ کرے۔ پس اگر وہ نقصان سے کمال کی طرف کچھ تفاوت دیکھے تو بحکم اصبت مالزم (تو نے پالیا، پس لازم پکڑ) اس بزرگ کی صحبت کو اپنے اوپر فرض جانے۔

(۲۰) ہمارا طریقہ ''سب ادب ہی ادب ہے۔'' طلبِ راہ کی ایک شرط ادب ہے۔ ایک ادب اللہ تعالیٰ کی نسبت ہے اور ایک ادب رسولِ خدا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبت ہے۔ اور ایک ادب مشائخِ طریقت کی نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نسبتِ ادب یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں بشرطِ کمال بندگی اس کے احکام بجالائے اور ماسوا سے بالکل منہ پھیرے۔ رسولِ خدا ﷺ کی نسبت ادب یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہمہ تن ان کے اتباع و پیروی کے مقام میں رکھے اور تمام حالات میں آپ کی واجب خدمت کو نگاہ رکھے۔ اور آپ کو تمام موجودات اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ سمجھے۔ جو کوئی ہے اور جو کچھ بھی ہے سب کا سر آپ کے آستانِ عزت پر ہے۔ جو ادب مشائخ کے لئے طالبوں پر لازم و واجب ہے وہ اس طرح ہے کہ مشائخ کرام، سنت محمد مصطفیٰ ﷺ

؀۵ صحبت سے مراد موافقانِ طریقت کی صحبت ہے نہ کہ مخالفان طریق کی۔ کیونکہ ایک دوسرے میں نفی ہونا صحبت کی شرط ہے اور نفی بغیر موافقت کے حاصل نہیں ہوتی۔ (مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب ۲۶۵)

Marfat.com

کی پیروی واتباع کے سبب سے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائیں۔ پس درویش کو چاہئے کہ غیب وحضور (موجودگی اور عدم موجودگی) میں ان کا ادب ملحوظ رکھے۔

(۲۱) ذکر کی تعلیم کسی کامل سے مکمل ہونی چاہئے تا کہ مؤثر ہو اور اس کا نتیجہ ظہور میں آئے۔ تیر بادشاہ کی ترکش سے لینا چاہئے تا کہ شایانِ حمایت ہو۔

(۲۲) وقوفِ عددی، علم لدنی٦ کا اوّل مرتبہ اور درجہ ہے۔

(۲۳) لا الہ نفی آلہیہ طبیعت ہے اور الا اللہ اثباتِ معبود بحق۔ اور مقصود ذکر سے یہ ہے کہ ذاکر کلمہ، توحید کی حقیقت کو پہنچ جائے۔ بہت دفعہ کہنا شرط نہیں اور کلمہ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ اس کلمہ کے کہنے سے ماسوا بالکل نفی ہو جائے۔

(۲۴) وقوفِ زمانی جو سالک کا کارگزار (مستعد) ہے یہ ہے کہ سالک اپنے احوال سے واقف رہے کہ ہر زمانہ میں اس کا حال کیسا ہے۔ موجب شکر ہے یا موجب عذر خواہی۔

(۲۵) سالکین خواطرِ شیطانی ونفسانی ے کے دور کرنے میں متفاوت ہیں۔ بعضے ایسے ہیں کہ پیشتر اس کے نفس وشیطان سے کوئی خطرہ دل میں آئے، اسے دیکھ لیتے

---

٦ علم لدنی وہ علم ہے جو اہل قرب کو تعلیم الٰہی اور تقسیم ربانی سے معلوم ومفہوم ہوتا ہے نہ کہ دلائل عقلی، شواہد نقلی سے چنانچہ قرآن مجید میں حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے۔ وعلمنہ من الدنا علما (ہم نے سکھایا تھا اس کو اپنے پاس سے ایک علم (سورہ کہف ع ۹)

ے خواطر جمع ہے خاطر کی۔ خاطر وہ کلام وخطاب ہے جو دل پر وارد ہوتا ہو یا وہ دارد ہے جس میں بندے کے قصد وعمل کو دخل نہ ہو۔ خاطر جو خطاب ہو اس کی چار قسمیں ہیں۔ اول، ربانی، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دل میں القاء ہوتا ہے۔ دوم ملکی۔ جو فرشتہ کے القاء سے ہو۔ اسے الہام کہتے ہیں۔ سوم نفسانی۔ جو نفس کی طرف سے ہو۔ اسے حاجس (دل میں آنے والا خیال) کہتے ہیں جس کی جمع حواجس ہوتی ہے۔ چہارم، شیطانی، جو شیطا نکے القاء سے ہو اسے وسواس کہتے ہیں (رسالہ قشیریہ وغیرہ)

Marfat.com

ہیں اور وہیں سے اس کو دور کر دیتے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ خطرہ کو قرار پکڑنے کے بعد دفع کرتے ہیں مگر یہ چنداں مفید نہیں۔ ہاں اگر اس کے منشا اور اس کے انتقالات کے سبب کو معلوم کرلیں تو فائدہ سے خالی نہیں۔

(۲۶) راہ کہ جس کے ذریعے عارف مقصودِ حقیقی کو پا لیتے ہیں اور دوسرے محروم رہ جاتے ہیں، تین ہیں۔ مراقبہ، مشاہدہ، محاسبہ۔ خالق کی طرف دوامِ نظر اور مخلوق کی رویت کا نسیان (یعنی مخلوق کے خیال و لحاظ کا بھول جانا) مراقبہ کہلاتا ہے۔ یعنی سالک کو چاہئے کہ ہر وقت جناب باری تعالیٰ کی طرف نظر رکھے اور تمام مخلوقات کی ہستی کی پیشانی پر نیستی و فنا و نسیان کا خط (لکیر) کھینچ دے۔ مراقبہ کا دوام نادر چیز ہے۔ اس گروہ میں سے کم ہیں جنہوں نے یہ بات حاصل کی ہے۔ ہم نے اس کے حصول کا طریق معلوم کرلیا ہے اور وہ نفس کی مخالفت ہے۔

مشاہدہ سے مراد ان وارداتِ غیبیہ کا معائینہ ہے جو دل پر نازل ہوتے ہیں۔ چونکہ وارد جلدی گزرنے والا ہے اور اقرار نہیں پکڑتا، تاہم اس وارد کا ادراک نہیں کر سکتے مگر صفتِ بسط و قبض (دل کے خدا کی طرف متوجہ ہونے اور کبھی نہ ہونے کی صفت) جو ہم میں پیدا ہوتی ہے اسے معلوم کر لیتے ہیں۔ قبض میں صفتِ جلال کا مشاہدہ کرتے ہیں بسط میں صفتِ جمال کا۔

محاسبہ یہ ہے کہ ہر ساعت جو کچھ ہم پر گزرے اس کا حساب کریں کہ اس میں غفلت کیا اور حضور کیا ہے؟ اگر دیکھیں کہ سراسر نقصان ہے تو بازگشت کریں اور عمل کو از سرِ نو کریں۔ چونکہ راستہ ان تین میں منحصر ہے اور دوسرے لوگ اس کا غیر طلب کرتے ہیں اس لئے محروم رہ جاتے ہیں۔

Marfat.com

(۲۷) ”جس شخص ۸؎ نے اللہ کو پہچان لیا، اس پر کوئی شے پوشیدہ نہیں رہتی۔“ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کلمہ قدسیہ سے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کی مراد یہ ہے کہ عارف پر اشیاء کا ظاہر ہونا اس کی توجہ پر موقوف ہے۔

(۲۸) ”مشائخ میں سے ہر ایک کے آئینہ کی دو جہت ہیں جبکہ ہمارے آئینہ کی چھ جہت ہیں۔“ حضرت مجددؒ الف ثانی قدس سرہ النورانی اس کلمہ قدسیہ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ آئینہ سے مراد عارف کا قلب ہے جو روح و نفس کے درمیان واسطہ اور ذریعہ ہے۔ دو جہت سے مراد جہتِ روح اور جہتِ نفس ہے۔ دوسرے طریقوں کے مشائخ جب مقام قلب پر پہنچتے ہیں تو قلب کے دونوں جہت منکشف ہو جاتی ہیں اور دونوں مقاموں کے علوم و معارف جو مناسبِ قلب ہیں۔ فائض ہوتے ہیں بخلاف حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے طریق کے کہ اس میں آئینہ قلب کے لئے چھ

۸؎۔ شیخ ابراہیم خواصؒ (متوفی ۲۹۱ھ کا بیان ہے کہ میں کوہ لکام واقع ملک شام میں تھا۔ ایک انار کا درخت نظر آیا۔ میرے نفس میں خواہش پیدا ہوئی۔ میں نے ایک انار توڑ لیا، اس کو جو پھاڑا تو ترش نکلا۔ پس میں نے بغرض تادیبِ نفس اسے وہیں چھوڑا اور آگے چل دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص لیٹا ہوا ہے اور اس پر بھڑیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں نے اسے کہا۔ السلام وعلیک اس نے جواب دیا وعلیک السلام یا ابراہیم یہ سن کر میں نے اس سے پوچھا کہ تو نے مجھے کس طرح پہچان لیا۔ اس نے جواب دیا کہ ”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس پر کوئی شے پوشیدہ نہیں رہتی۔ میں نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تیرا ایک حال دیکھتا ہوں۔ کاش تو اس سے سوال کرتا کہ وہ تجھے ان بھڑوں کی اذیت سے بچاتا۔ یہ سن کر اس نے مجھ سے سوال کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تیرا ایک حال دیکھتا ہوں۔ کاش تو اس سے سوال کرتا کہ وہ تجھے انار کی شہوت و خواہش سے بچاتا کیونکہ انار کے ڈنگ کی تکلیف انسان آخرت میں پائے گا اور بھڑوں کے ڈنگ کی تکلیف اس دنیا میں پاتا ہے۔ پس میں اسے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھا (رسالہ قشیریہ)

Marfat.com

جہت پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کا بیان یوں ہے کہ اس طریقہ عُلیہ کے اکابر پر یہ بات منکشف ہو گئی ہے کہ لطائفِ ستہ (نفس، قلب، روح، سرّ، خفی، اخفی) جو کلیۃ افراد انسانی میں ثابت ہیں وہ تنہا قلب میں بھی متحقق ہیں۔ چھ جہت سے حضرت خواجہ نقشبند کی مراد لطائف سرّ ہے۔ پس باقی مشائخ کی سیر ظاہر قلب پر ہے اور مشائخ نقشبندیہ سیر باطنِ قلب میں ہے۔ اور وہ اس سیر سے قلب کے بطن (بہت گہرائی) میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور مقامِ قلب میں ان پر اِن چھ لطیفوں کے علوم و معارف جو اس مقام کے مناسب ہیں، منکشف ہو جاتے ہیں۔ (رسالہ مبداء و معاد)

(۲۹) "چالیس سال سے ہم آئینہ داری کرتے ہیں، ہمارے آئینہ نے کبھی غلطی نہیں کی۔" اس ارشاد گرامی میں حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اولیاء اللہ جو کچھ دیکھتے ہیں، نورِ فراست سے دیکھتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے وہ بے شک صواب و درست ہے۔

شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ، کی سیر آسمان و زمین کے تمام طبقات میں جاری تھی۔

(۳۰) حضرت عزیزاں علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ارشاد ہے کہ اس گروہ کی نظر میں زمین دستر خوان کی طرح ہے اور ہم کہتے ہیں کہ روئے فاخن کی طرح ہے۔ کوئی چیز ان کی نظر سے غائب نہیں۔ منقول ہے کہ ارشادِ مذکور کے وقت حضرت عزیزاں رحمۃ اللہ علیہ دستر خوان پر تھے۔ اسی کے مناسب یہ فرما دیا اور حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے ہفت دائرہ ولائیت کی نسبت سے فرمایا ہے ورنہ عارف کے دل کی بزرگی کی شرح نہیں ہو سکتی۔

(۳۱) اگر درویش کے پاؤں میں کانٹا چبھ جائے تو اسے پہچاننا چاہئے کہ یہ کہاں سے ہے۔

Marfat.com

(۳۲) حدیث میں ہے اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہ یعنی کسب کرنے والا اللہ تعالیٰ کا حبیب ہے۔ اس حدیث میں کسبِ رضا کی طرف اشارہ ہے نہ کہ کسبِ دنیا کی طرف۔

(۳۳) متوکل کو چاہئے کہ اپنے آپ کو متوکل خیال نہ کرے اور اپنے توکل کو کسب میں چھپائے۔

(۳۴) جو شخص اپنے آپ کو بکُلّیتِ خود اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے، اس کا غیر سے التجا کرنا شرک ہے۔ یہ شرک عام کے لئے معاف ہے مگر خواص کے لئے معاف نہیں۔

(۳۵) اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کی خرابی کے لئے موجود کیا ہے مگر لوگ مجھ سے دنیا کی عمارت طلب کرتے ہیں۔

(۳۶) اگر اس وجود سے خراب کوئی اور وجود ہوتا تو فقر کے اس خزانہ کو وہاں رکھتے کیونکہ خزانہ ہمیشہ ویرانہ میں پوشیدہ رکھتے ہیں۔

(۳۷) اہلِ اللہ، بارِ خلق (لوگوں کا بوجھ) اس لئے اٹھاتے ہیں کہ ان کے اخلاق کی اصلاح ہو جائے یا کسی ولی سے ملاقات ہو جائے۔ اس لئے کہ کوئی ولی ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نظر عنائیت اس پر نہ ہو۔ خواہ ولی اس سے واقف ہو یا نہ ہو۔ پس جو شخص اس ولی سے ملے گا، اس نظرِ الٰہی سے اسے فیض ملے گا۔

(۳۸) تو شمع کی طرح بن اور تو شمع کی طرح نہ بن۔ شمع کی طرح بن کے معنی یہ ہیں کہ تو دوسروں کو روشنی پہنچائے اور شمع کی طرح نہ بن کے معنی یہ ہیں کہ تو اپنے آپ کو تاریکی میں رکھے۔

(۳۹) اس راستے (راہِ سلوک) میں صاحبِ پندار اور تکبر (مغرور) کا کام نہایت مشکل ہے۔

(۴۰) جس شخص نے کسی روز ہمارا جوتا بھی سیدھا کیا، ہم اس کی شفاعت کریں گے۔

Marfat.com

(۴۱) درویش کو چاہئے کہ کچھ کہے حال سے کہے۔ مشائخ طریقت کا قول ہے کہ جو شخص ایسے حال سے کلام کرتا ہے جو اس میں نہیں۔ حق تعالیٰ کبھی اس کو اس حال کی سعادت نہ بخشے گا۔

(۴۲) یہ ضروری نہیں کہ جو دوڑے گا وہ گیند لے جائے مگر ملتی اسی کو ہے جو دوڑتا ہے۔ یہ اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اس راہ میں ہمیشہ کوشش کرتا رہے۔

(۴۳) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے مسخ صورت اس امت سے مرتفع (دور کردی گئی) ہے مگر مسخ باطن[۹] باقی ہے۔

اندریں امّت بناشد مسخ تن
لیک مسخِ دل بُود اے ذوالفطن

(۴۴) اولیاء اللہ کو اسرار پر آگاہی ہے اور آگاہی دی جاتی ہے لیکن وہ بغیر اجازت کے ان کو ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ جس کے پاس جو کچھ ہے اسے چھپاتا ہے اور جس کے پاس کچھ نہیں ہے وہ شور مچاتا ہے۔ ''اسرار کا چھپانا ابرار کا کام ہے۔''

(۴۵) ہم سے جو کچھ خواطر اور اعمال و افعالِ خلق کے اظہار کی نسبت صادر ہوتا ہے اس میں ہم درمیان نہیں۔ یا تو الہام سے ہمیں آگاہ کر دیتے ہیں یا کسی کے واسطہ سے ہم تک پہنچا دیتے ہیں۔

(۴۶) درویشی کیا ہے؟ باہر بے رنگ اور اندر بے جنگ۔

تا دریں خرقہ ایم از کس ما
ہم نرنجیم وہم نرنجانیم

۹۔ خواجہ عبید اللہ احرارؒ فرماتے ہیں کہ مسخِ باطن کی علامت یہ ہے کہ صاحب کبیرہ کا باطن کبیرہ گناہ سے درد مند و متاثر نہ ہو۔ برائی اور گناہوں میں نہایت اصرار کے سبب سے اس کا یہ حال ہو جائے کہ جب سے کبیرہ گناہ صادر ہو تو اس کے بعد اس کے باطن میں کوئی ندامت و ملامت پیدا واقع نہ ہو اور اس کا دل ایسا سخت و سیاہ ہو کہ اگر اسے تنبیہ کی جائے تو وہ آگاہ و متاثر نہ ہو (قصوری)

Marfat.com

(۴۷) میں نے اکابرِ دین میں سے ایک سے پوچھا کہ درویشی کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ زبونی وخواری (یعنی بے عزتی اور ذلت وخواری)

(۴۸) درویش کو تحمل و برداشت کے مقام میں ڈھول کی طرح رہنا چاہئے کہ ہر چند طمانچہ کھائے مگر صدائے مخالف اس سے ظاہر نہ ہو۔

(۴۹) درویش اہل نقد ہیں۔ آئیندہ پر نہیں چھوڑتے۔

امروز بیں بدیدۂ باطن جمالِ دوست
اے بے خبر حوالہ بفردا چہ میکنی

الصوفی ابن الوقت (وہ صوفی جو وقت اور حالات کا تابع ہو اور حالات کو بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو) کا اشارہ اسی صفت کی طرف ہے۔

خرد مند ز آنکس تبرّا کند
کہ اُوکارِ امروز فردا کُند

(۵۰) حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی علمِ منطق پڑھے تو کس نیت سے پڑھے؟ فرمایا کہ حق و باطل کے امتیاز کی نیّت سے۔

(۵۱) جس شخص کی قابلیت کا بیضہ مختلف صحبتوں کے سبب سے فاسد ہو گیا، اس کا معاملہ دشوار ہے۔ سوائے اہلِ تدبیر (اولیاء اللہ) کی صحبت کے (جو سرخ گندھک کی طرح کمیاب ہے) درست نہیں ہوسکتا۔

جُز صحبتِ عاشقان مستاں مپسند
دل در ہوسِ قوم فرومایہ مبند
ہر طائفہ ات بجائے خویش کشند
چغدت سوئے ویرانہ و طوطی سوئے قند

(۵۲) خواجہ مسافر خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں حضرت خواجہ خواجگان

Marfat.com

خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ کی صحبتِ مقدسہ میں بہت رہا کرتا تھا اور ان کی خدمت کیا کرتا تھا مگر سماع (راگ) کی طرف میرا بہت میلان تھا۔ ایک روز میں نے آپ کے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ اتفاق کیا کہ قوال دو فاف کو بلا کر حضرت خواجہؒ کی مجلس میں سماع میں مشغول ہو جائیں اور پھر دیکھیں کہ حضرتؒ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور گانے بجانے والوں کو لے آئے۔ حضرت خواجہؒ اس مجلس میں بیٹھے اور کسی طرح سے بھی منع نہ فرمایا۔ آخیر میں آپ نے فرمایا کہ ہم یہ کام نہیں کرتے اور انکار بھی نہیں کرتے۔ [۱۰]

(۵۳) بندہ کے اختیار ثابت کرنے میں بہت سعادت ہے تاکہ اگر کوئی عمل رضائے حق تعالیٰ کے خلاف اس سے سرزد ہو جائے اور وہ اپنا اختیار سمجھے تو اس کی توفیق کا شکر ادا کرے۔

(۵۴) مشائخ کا قول ہے: **المجاز قنطرة الحقیقه**۔ ''مجاز حقیقت کا پل ہے۔'' اس سے مراد یہ ہے کہ تمام عباداتِ ظاہری خواہ قولی ہوں یا فعلی، مجاز ہیں۔ جب تک سالک ان سے نہ گزرے گا، حقیقت کو نہ پہنچے گا۔ [۱۱]

(۵۵) اگر طالب کو اپنے شیخ مقتدا کے معاملہ میں کوئی مشکل پیش آئے تو چاہئے کہ حتی المقدور صبر کرے اور بے اعتقاد نہ ہو جائے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی حکمت اس پر ظاہر ہو جائے اور اگر صبر کی طاقت نہیں اور متبدی ہو تو شیخ سے دریافت کرے کیونکہ اس کے لئے سوال جائز ہے۔ اور اگر طالب متوسط الحال ہو تو سوال نہ کرے۔

---

[۱۰] حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام ہمارے طریق خاص کے منافی ہے۔ اس لئے نہیں کرتے۔ اور چونکہ دیگر مشائخ نے کیا ہے، اس لئے اس پر انکار بھی نہیں کرتے (مکتوبات شریف، دفتر اول مکتوب ۲۷۳) [۱۱] مزید تشریح کے لئے ''مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب: ٦٦ ملاحظہ فرمائیے

(۵۶) ماوراُ النہر کے بڑے بڑے اہل اللہ میں سے ایک نے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ سے پوچھا کہ سیر وسلوک سے مقصود کیا ہے؟ حضرت خواجہؒ نے ارشاد فرمایا کہ مقصود معرفتِ تفصیلی ہے۔ اس بزرگوار نے پھر دریافت کیا کہ معرفتِ تفصیلی کسے کہتے ہیں؟ حضرتؒ نے ارشاد کیا کہ معرفتِ تفصیلی سے مراد ہے کہ حضرت سید عالم ﷺ سے جو کچھ بطریقِ اجمال قبول کیا گیا ہے، اسے بطریقِ تفصیل پہچانا جائے اور دلیل و برہان کے مرتبے سے کشف وعیاں کے مرتبہ تک رسائی ہو جائے۔

(۵۷) حضرت خواجہ قدس سرہٗ سے دریافت کیا گیا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی درویش سے کوئی حال واپس کرلے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے ارشاد کیا کہ اگر اس حال کا کچھ بقیہ باقی ہے تو وہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس سے تضرع و نیاز مطلوب ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے۔ اور اگر کچھ بھی باقی نہیں رہا تو وہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس سے صبر و رضا مطلوب ہے۔

(۵۸) آپ سے دریافت کیا گیا کہ بلا اور بلوٰے میں کیا فرق ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ بلا بہ نسبتِ ظاہر ہے اور بلوٰی بہ نسبِ باطن۔

(۵۹) خدا طلبی، بلا طلبی ہے۔ احادیثِ قدسیہ میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''جس نے مجھے دوست رکھا، میں نے اسے ابتلاء میں ڈالا۔'' یہ بات ظاہر ہے کہ محبت کے لئے وظیفہ لازم اور ضروری ہے کہ محبّ، محبوب کا متلاشی ہو۔ محبوب جس قدر زیادہ عزیز ہوتا ہے اس کی طلب راہ میں بلا (دکھ، مصیبت) زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور احادیث میں وارد ہے کہ ایک شخص نے حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ حضور ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا کہ پھر تو فقر[۱۲] کے لئے تیار رہ۔ ایک اور شخص نے عرض کیا کہ میں خدا کو دوست رکھتا ہوں۔ حضرت علیہ ﷺ نے فرمایا کہ بلا کے لئے تیار رہ۔

(۶۰) حضرت خواجہ قدس سرہٗ سے سوال کیا گیا کہ کرامات کے بارے میں درویش کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ کرامتوں کا کیا ذکر۔ جو کچھ بھی ہے کلمہ توحید کی حقیقت کے مقابلہ میں نفی ہے۔ اصحابِ کرامت سب کے سب محجوب ہیں۔ اور عارف، کرامت کی طرف نظر کرنے سے دور رکھے گئے ہیں۔''

(۶۱) حضرت خواجہ قدس سرہٗ سے پوچھا گیا کہ اہل اللہ کو جو لوگوں کے خطرات واحوال واعمال کی بصیرت وشناخت ہوتی ہے، وہ کہاں سے ہے؟ فرمایا کہ اس نور کی فراست سے ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ ''تم مومن کی فراست[۱۳] سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

(۶۲) لوگوں نے آپ سے کرامت طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ ہماری کرامت ظاہر ہے کہ باوجود اتنے گناہوں کے ہم روئے زمین پر چل سکتے ہیں بلکہ چل پھر رہے ہیں۔

---

[۱۲] ترمذی شریف میں حدیث عبداللہ بن مغفل میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تین بار یوں کہا ''خدا کی قسم! میں آپ کو دوست رکھتا ہوں'' اس پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ ''پس تو فقر کے لئے پاکھ (گھوڑوں کو بچانے والی زرہ) تیار رکھ کیونکہ فقر میرے محبّ کی طرف زیادہ جلدی پہنچ جاتا ہے رو کے پانی سے جو اپنے منتہاء کو جلدی پہنچ جاتا ہے'' مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے محبّ کو محنت فقر اٹھانا پڑتی ہے جس کے لئے پاکھر کی ضرورت ہے یہاں پاکھ کنایہ صبر سے ہے یعنی جس طرح پاکھر گھوڑے کو میدان جنگ میں ضرر سے بچاتی ہے بالکل اسی طرح صبر انسان کو فقروفاقہ کی آفت سے بچاتا ہے اور جزع وفزع کے ورطہ میں گرنے نہیں دیتا۔ یعنی گریہ وزاری کے ہلاک کردینے والے مقام کی طرف نہیں کرنے دیتا (مشکوۃ شریف باب فضل الفقراء)

[۱۳] فراست کے معنی نعت میں دانائی، سمجھداری اور عقلمندی کے ہیں مگر اہل حقیقت کی اصلاح میں اس سے مراد مکاشفہ یقین اور معائنہ غیب ہے

Marfat.com

(٦٣) مرید سے احوال کا ظاہر ہونا، شیخ کی کرامت ہے۔

(٦٤) حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہٗ سے لوگوں نے پوچھا کہ ہم آپ کے جنازہ کے آگے کون سی آیت پڑھیں۔ شیخ نے فرمایا کہ بیت پڑھنا۔

چیست ازیں خُوبتر درہمہ آفاق کار
دوست رَسد نزدِ دوست یار بنزدیک تر

حضرت خواجہ نقشبندؒ نے ارشاد کیا کہ یہ پڑھنا بڑا کام ہے۔ تم ہمارے جنازہ کے آگے یہ بیت پڑھنا۔

مفلسانیم آمدہ در کُوئے تُو
شیئاً للہ از جمالِ رُوئے تُو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفرین۔ ہر دست و بربازوئے تو

(٦٥) حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ کا بیان ہے کہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ میں نے مکہ معظمہ میں زاداللہ تعالیٰ شرفاً، کرامۃ دو شخصوں کو دیکھا کہ ایک نہایت بلند ہمت اور دوسرا نہایت پست ہمت۔ پست ہمت وہ تھا جسے میں نے طواف میں دیکھا کہ خانہ کعبہ کے دروازے کے حلقہ پر ہاتھ رکھا ہوا ہے اور ایسی متبرک جگہ اور ایسے عزیز و مقدس وقت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ اور مانگ رہا ہے۔ بلند ہمت وہ جوان تھا جسے میں نے بازار منیٰ میں دیکھا کہ کم و بیش پچاس ہزار دینار کا سودا خرید و فروخت اور اس عرصہ میں اس کا دل ایک لمحہ بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہوا۔

(٦٦) حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ سے پوچھا گیا کہ صوفیہ کرام کا قول ہے کہ فقیر اللہ کا محتاج نہیں۔ اس قول سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ سوال کرنے کی

Marfat.com

حاجت کے نفی ہے۔ حسبی من سوالی علمہ ۱۴ بحالی اس مقام کی طرف اشارہ ہے۔

(۶۷) حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ سے سوال کیا گیا کہ بعضے مشائخ کا ارشاد ہے کہ الصوفی غیر مخلوق (صوفی غیر مخلوق ہے) اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بعض اوقات صوفی کے لئے ایک وصف وحال ہوتا ہے کہ وہ نابود ہوتا ہے۔ مشائخ کا یہ قول اسی وقت کی نسبت ہے ورنہ صوفی مخلوق ہیں۔

(۶۸) حضرت خواجہ قدس سرہٗ سے دریافت کیا گیا کہ اذاتھم الفقر فھو ۱۵ اللہ کے کیا معنی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ''یہ بندہ کی ہستی اور اس کی صفات کے باقی رہنے کی طرف اشارہ ہے۔

(۶۹) ایک شخص نے حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں شخص بیمار ہے اور آپ کے دل مبارک کی توجہ کا طالب ہے۔ آپ نے

۱۴۔ نمرود علیہ اللعنۃ نے آگ روشن کی اور حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ کو منجیق کے پلہ میں رکھا۔ جرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کیا، کیا تجھے کوئی حاجت ہے؟ حضرت نے فرمایا تجھ سے کوئی حاجت نہیں۔ جرائیل نے کہا پس خدا تعالیٰ سے مانگئے حضرت نے فرمایا حسبی من سوالی علم بحالی (بجائے لسان قال کے لسان حال سے سوال کرنا میرے واسطے کافی ہے) یعنی میرا اللہ تعالیٰ میری نسبت بہتر جانتا ہے اسے خوب معلوم ہے کہ میری فلاح و بہبود کس چیز میں ہے۔ پس مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔ (کشف المحجوب)

۱۵۔ یعنی جب فخر کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ ہی باقی رہ جاتا ہے۔ انتہیٰ۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس عبارت سے صوفیہ کرام کی مراد یہ ہے کہ جب فقر کامل ہو جاتا ہے اور نیستی محض حاصل ہو جاتی ہے تو باقی اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں رہتا۔ لیکن یہ مراد نہیں کہ وہ فقیر خدا کے ساتھ متحد ہو جاتا ہے اور خدا بن جاتا ہے کیونکہ یہ تو کفر اور بے دینی ہے (مکتوبات شریف دفتر اول مکتوب ۲۶۶)

Marfat.com

فرمایا۔ پہلے خستہ دل کی حاجت پھر اس کے بعد شکستہ دل کی توجہ۔ ١٦ے

(٧٠) ہمارا روزہ ماسوا ١٧ے کی نفی اور ہماری نماز مقامِ مشاہدہ ١٨ے ہے۔ یہ رُباعی آپ کی ہے۔ ١٩ے

تا رُوئے تو دیدہ ام من اے شمع طراز
نے کارِ کنم نہ روزہ دارم نہ نماز
وَر بے تو بوم نمازِ من جملہ فجار
چوں باتُو بوَم فجار من جملہ نماز

١٦ے۔ مطلب یہ ہے کہ پہلے شکستہ دل اپنی حاجت کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے بعد اہل اللہ اس کی حاجت برآری کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ پس طالب کو مشائخ کی خدمت میں خالی جانا چاہیے تاکہ پر ہو کر واپس آئے اور اپنے افلاس کو ظاہر کرنا چاہیے تاکہ انکو اس پر شفقت آئے اور فیض رسانی کریں۔ مکتوبات شریف ،دفتر اول مکتوب ١٥٧۔

١٧ے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفی کے ماسوا سے حضرت خواجہ نقشبندؒ کی مراد نہ صرف ماسوا سے تعلق کی نفی اور ماسواء کی مقصودیت کی نفی ہے بلکہ ماسوا کے شعور و شہود کی بھی نفی ہے جو فنا و توحید شہودی کا حاصل ہے۔ (مکتوباتِ معصومیہ دفتر اول مکتوب ١٥٢)

١٨۔ حدیث جبریل میں رسول اکرم ﷺ نے اسلام وایمان کے بعد احسان کو بدیں الفاظ میں بیان فرمایا۔ **ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک** ۔یعنی حقیقت احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت کرے اس طرح کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اس حال میں نہیں کہ گویا اسے دیکھ رہا ہے تو اس کی عبادت کر اس طرح کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے انتہیٰ اس ارشاد میں پہلی حالت مقام مشاہدہ اور دوسری مراقبہ ہے۔

١٩ے اس رباعی کو نقل کر کے مولانا یعقوب چرخیؒ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مقصود پر پہنچنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایسی طاعت نہیں کر سکتے جو خدا تعالیٰ کے لائق ہو چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ **وما قدروا الله حق قدره** ۔یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم نہیں کی جیسا کہ حق ہے (رسالہ انسیہ)

Marfat.com

(۷۱) بیس سال سے بفضلِ خدا ہم مقامِ بے صفتی [۲۰] سے مشرف ہیں۔

(۷۲) حقیقتِ اخلاص فنا کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ جب تک بشریت غالب ہوتی ہے حاصل نہیں ہوتی۔

ساقی قدمے کہ نہم مسیم
مخمورِ صباحی الستیم
مارا تو بما مماں کہ تا مما
با خویشتیم بت پرستیم

(۷۳) ہم فضلی ہیں۔ ہم دو سو آدمی تھے جنہوں نے طلب کے کوچہ میں قدم رکھا مگر فضلِ الٰہی مجھ پر ہوا۔

(۷۴) جو کچھ دیکھا گیا اور سنا گیا اور سمجھا گیا وہ سب غیر ہے اور حجاب ہے۔ حقیقت کلمہ لا سے اس کی نفی کرنی چاہئے۔

حضرت مجددؒ الف ثانی قدس سرہٗ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے اس کلمہ قدسیہ کو نقل کر کے یوں تحریر فرماتے ہیں:

''پس کثرت میں وحدت کا شہود بھی شایانِ نفی ہوا اور جو کچھ شایانِ نفی ہے وہ اس جناب قدس سے منتفی ہے۔ (فناہ ہونے والا)۔ حضرت خواجہؒ کے اس کلام نے مجھے اس شہود سے نکالا ہے اور مشاہدہ و معائینہ کی گرفتاریوں سے نجات بخشی ہے۔ اور لباس کو علم سے جہل کی طرف اور معرفت سے حیرت کی طرف لے گیا ہے۔ جزاہُ

---

[۲۰] بے صفتی سے اشارہ کشف ذاتی کی طرف ہے جو بہت بلند مقام اور بہت شریف درجہ ہے۔ اس درجہ بے صفتی کا کمال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے۔ اور مقام محمود اس مرتبہ کمال کی طرف اشارہ ہے۔ دیگر انبیاء و اولیاء بحسب مراتب آپ ہی کے خوشہ چین ہیں مزید تشریح کے لئے رسالہ ''قدسیہ مولفہ خواجہ محمد پارسا رحمتہ اللہ علیہ ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنِّی خَیْرًا الْجَزَآءِ-۲۱

میں اس ایک بات سے حضرت خواجہؒ کا مرید ہوں اور ان کا غلام ہوں۔

حق یہ ہے کہ اولیاء میں سے کم ہی کسی نے ایسی عبارت کے ساتھ کلام کیا ہے اور تمام مشاہدات و معائنات کو اسی طریق پر نفی کیا ہے۔ اس مقام پر حضرت خواجہؒ کے اس ارشاد'' (خدا کی معرفت بہاء الدین پر حرام اگر اس کی ابتداء بایزید کی انتہا نہ ہو)'' کی حقیقت تلاش کرنی چاہئے کیونکہ بایزیدؒ باوجود اس بزرگی کے شہود و مشاہدہ سے آگے نہیں بڑھے۔ اور انہوں نے سُبْحَانِی کے کوچہ سے قدم باہر نہیں رکھا۔ مگر حضرت خواجہ نقشبندؒ نے ایک کلمہ لا سے بایزیدؒ کے تمام مشاہدات کی نفی کر دی اور سب کو غیر حق جل سلطانہ قرار دیا۔

حضرت بایزیدؒ کی تنزیہ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے نزدیک تشبیہ ہے۔ اور ان کا بے چُوں حضرت خواجہؒ کے نزدیک چوں اور ان کا کمال حضرت خواجہؒ کے نزدیک نقص ہے۔ اس لئے حضرت بایزیدؒ کی انتہا جو تشبیہ سے آگے نہیں بڑھی ہے حضرت خواجہ نقشبندؒ کی ابتدا ہو گی۔ کیونکہ بدایت تشبیہ سے ہے اور انتہا تنزیہ پر ہے۔ شاید آخر سال میں حضرت بایزیدؒ کے اس نقص کی اطلاع دی گئی کہ وہ آخری وقت فرماتے تھے۔

مَاذَکَرْتُکَ اِلَّا عَنْ غَفْلَةٍ وَمَا خَدَمْتُکَ اِلَّا عَنْ فَتْرَةٍ۔

''میں نے تجھے یاد نہیں کیا مگر غفلت سے اور میں نے تیری خدمت نہیں کی مگر سستی سے۔''

وجہ یہ کہ انہوں نے حضورِ سابق کو غفلت جانا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا حضور نہ تھا بلکہ ظلال میں سے ایک ظل (سایہ) اور ظہورات میں سے ایک ظہور کا حضور تھا۔ پس ناچار وہ اللہ تعالیٰ سے غافل ٹھہرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ وراء الوراء (دور سے دور) ہے۔

۲۱۔ اللہ تعالیٰ ان کو میری طرف سے جزائے خیر دے

Marfat.com

ظلال وظہورات تمام مبادی ومقدمات اور معارج ومعدات ہیں۔ اور وہ جو حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ ہم نہایت کو بدایت میں درج کرتے ہیں، مطابق واقعہ ہے۔ کیونکہ ابتدا سے ان کی توجہ احدیت کی طرف ہوتی ہے اور اسم صفت سے بجز ذات ان کی مراد نہیں ہوتی۔ اس طریقہ عالیہ کے مبتدیوں کو یہ دولت بطریقِ انعکاس شیخ مقتدا سے جو اس کمال سے مشرف ہو، حاصل ہوتی ہے خواہ وہ مبتدی جانیں یا نہ جانیں۔ پس ناچار دوسرے طریقوں کے کامل مشائخ کی نہایت ان بزرگوں کی بدایت میں مندرج ہوگی۔ (مکتوبات شریف دفتر اول مکتوب ۲۷۲)

(۷۵) حضرت خواجہ نقشبندؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور خواجہ امیر کلالؒ درویشوں کی ایک جماعت کے ساتھ جا رہے تھے، اچانک راستہ میں حضرت امیرؒ نے ایک شکل دار خط کھینچ کر فرمایا کہ اس پر کوئی نہیں گزر سکتا۔ امدادِ الٰہی نے میری دستگیری کی اور جب حضرت امیرؒ اس پر سے گزرے تو میں بھی ساتھ ہی گزر گیا۔ حضرت امیرؒ نے دیکھا تو خوش ہو کر فرمایا کہ "بہت اچھا کیا، مجھ سے کوئی خط پیچھے نہ رہا۔"

(۷۶) حضرت خواجہؒ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ بعض حضراتِ اہل اللہ نے فرمایا ہے کہ ولائیت ہم پر ختم ہو چکی ہے۔ اس کا کیا مقصد ہے؟ آپ نے فرمایا۔ "ایشاں ختمِ ولایتِ زمانِ خود بُودہ اند۔" یعنی وہ اپنے زمانے کی ولایت کو ختم کرنے والے ہیں۔

(۷۷) علم دو قسم کے ہیں۔ علم لسان کا و علم قلب کا۔ اور علم قلب کا حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کا ورثہ ہے جو سینہ کے نور سے حاصل ہوتا ہے۔

(۷۸) آپ کی بے شمار رباعیات ہیں جو پند ونصائح سے لبریز ہیں اور جن کے

Marfat.com

پڑھنے سے مردہ دلوں کے اندر تازہ روح پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ رباعیات بفضلِ خدا
''رباعیاتِ خواجہ نقشبندؒ'' کے نام سے علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

(۷۹) میں زندگی میں دو مرتبہ سخت حیران ہوا۔ ایک شخص کو کعبہ کے طواف کے دوران خدا سے غافل پایا تو بہت حیران ہوا، مگر اس سے زیادہ حیرت اس وقت ہوئی جب بخارا کے تاجر کو کپڑا بیچتے وقت یادِ خدا میں مصروف پایا۔

(۸۰) اللہ تعالیٰ کے قرب کا سب سے نزدیک راستہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی مخالفت کرتا رہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

(۱) ریاضت سے مقصود جسمانی تعلقات کی پوری نفی اور عالمِ ارواح و عالمِ حقیقت کی طرف توجہ تام (مکمل توجہ) ہے۔ اور سلوک سے مقصود یہ ہے کہ بندہ اپنے اختیار وکسب سے ان تعلقات سے جو موانع راہ ہیں، گزر جائے۔ اور ان تعلقات میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر پیش کرے۔ جس تعلق سے گزر جائے وہ علامت ہے اس امر کی وہ تعلق مانع نہیں اور غالب نہیں آیا۔ اور جس تعلق میں وہ ٹھہر جائے اور اس سے اپنی دلبستگی (قلبی وابستگی) پائے تو سمجھ لے کہ وہ تعلق اس کے راستے کا مانع ہو گیا ہے۔ اس کے قطع کی تدبیر کرے۔ ہمارے حضرت خواجہ نقشبندؒ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو ازروئے احتیاط فرمادیتے کہ یہ فلاں شخص کا ہے اور بطور رعایت (ادھار) پہنتے۔

(۲) مرشد کے ساتھ تعلق اگرچہ حقیقت میں غیر ہے اور آخر میں اس کی بھی نفی کرنی چاہئے۔ مگر ابتدا میں یہ تعلق وصول کا سبب ہے اور اس کے ماسواء کی نفی کرنا لوازمِ سلوک سے ہے۔ ہر طرح سے مرشد کی خوشنودی طلب کرنی چاہئے۔

(۳) بڑے بڑے مشائخ قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم کا ارشاد ہے کہ:

التوفیق مع السعی۔ ''توفیق کوشش کے ساتھ ہے۔''

اسی طرح مرشد کی روحانیت کی مدد، طالب کے لئے بقدرِ کوشش ہوتی ہے، جو شیخ مقتدا کے امر سے ہو، بغیر اس کوشش کے مرشد کی مدد کو بقا نہیں کیونکہ طالب کی طرف شیخ کی توجہ چند روز سے زیادہ باقی نہیں رہتی۔

Marfat.com

(۴) جب ملک وملکوت[1] طالب سے پوشیدہ وفراموش ہوجائے تو یہ مرتبۂ فنا ہے اور جب سالک کی ہستی بھی سالک سے پوشیدہ ہوجائے تو یہ مرتبہ فناء فنا ہے۔

(۵) جبارّی کی صفت کے دیکھنے سے مقصود تضرع وزاری اور توبہ وانابت (توبہ اور عاجزی) کی صفت کا ظہور ہے۔ اس دید کی صحت کی نشانی مناجات کی طرف مائل ہونا ہے نہ کہ خرابات (بت خانہ) کی طرف۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَ تَقْوٰمهار (سورۃ شمس)

''پس جی میں ڈالی اس کے بدکاری اس کی اور اس کی پرہیزگاری۔''

اس میں حکمت یہ ہے کہ جب رضا کا ارادہ ومیلان دیکھے تو شکر کرے اور اسی پر چلے اور جب عدم رضا کا ارادہ ومیلان دیکھے تو تضرع کرے اور حق سبحانہ کی طرف رجوع کرے اور استغناء کی صفت سے ڈرے۔

(۶) خداتعالیٰ کی سابقہ عنایت ازلی کا خیال کرنا چاہئے اور اس عنایت بے عِلت کی اُمیدواری اور اس کی عنایت کی طلب سے ایک لحظہ بھی غافل نہ ہونا چاہئے۔ اور اپنے آپ کو استغناء سے بچانا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی تھوڑی چیز کو بڑا سمجھنا چاہئے اور استغنائے حقیقی کے ظہور سے ڈرتے اور کانپتے رہنا چاہئے۔

(۷) ولائیت تب ثابت ہوتی ہے جبکہ سالک کو اوصافِ حیوانی کے ساتھ نہ چھوڑیں تاکہ اگر کوئی قصور سرزد ہو تو بازپرس ہو۔

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔(سورہ یونس۔ ع ۷)

''آگاہ رہو کہ خدا کے دوستوں کے لئے کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

---

[1] ملک سے مراد عالم شہادت اور ملکوت سے مراد عالم غیب ہے۔ اسی طرح جبروت سے مراد عالم انوار قاہرہ اور لاہوت سے عالم ذات حق ہے۔

Marfat.com

فرمایا کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو سابقہ اوصافِ حیوانی کے ظہور کا خوف نہیں کیونکہ حضراتِ مشائخ کا ارشاد ہے کہ:

الغالی لا یّردالی اور صافه۔

''صاحبِ فناء اپنے اوصاف کی طرف نہیں لوٹا جاتا۔''

(۸) مشائخ کبار قدس اللہ تعالیٰ اروا حہم کے مزارات سے زیارت کرنے والا اسی قدر فیض لے سکتا ہے۔ جس قدر اس نے بزرگ کی صفت کو پہچانا ہے اور اس صفت کی طرف متوجہ اور اس میں مستغرق ہوا ہے۔ اگرچہ مزاراتِ مقدسہ کی زیارت میں ظاہری قرب کا بہت اثر ہے لیکن حقیقت میں ارواحِ مقدسہ کی طرف توجہ کے لئے ظاہری دوری مانع ہے۔ حدیث نبوی ﷺ میں جو وارد ہے کہ

صلوا علّی حثیما کنتم۔ ''تم مجھ پر درود بھیجو، جہاں کہیں تم ہو۔''

یہ اس امر کا بیان اور دلیل قاطع ہے اور اس توجہ اور اس زیارت میں اہلِ قبور کی صفت کو پہچاننے کے مقابلہ میں ان اہلِ قبور کی مثالی صورتوں کا چنداں مشاہدہ وقعت نہیں رکھتا۔ باایں ہمہ حضرت خواجہ بزرگؒ (حضرت خواجہ نقشبندؒ) ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا مجاور ہونا مخلوق کی مجاورت سے اعلیٰ و اولیٰ ہے اور آپ اکثر و بیشتر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

تو تا کے گورِ مرداں را پرستی
بگردِ کارِ مرداں گردو رستی

اکابرِ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کی زیارت سے مقصود یہ ہونا چاہئے کہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور برگزیدہ حق کی روح کو خدا کی طرف کمال توجہ بیدار کرنے کا وسیلہ بنائے۔ مخلوق کے ساتھ تواضع کی حالت میں چاہئے کہ اگرچہ ظاہر میں تواضع مخلوق کے ساتھ ہو مگر حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو کیونکہ مخلوق کے

Marfat.com

ساتھ تواضع اس وقت پسندیدہ ہے کہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ بدیں معنی کہ مخلوق کو خالق کی قدر و حکمت کے آثار کا مظہر سمجھے ورنہ یہ تصنع (بناوٹ) ہے نا کہ تواضع۔

(۹) مراقبہ کا طریق نفی و اثبات کے طریق سے اعلیٰ اور اقرب بجذبۂ الٰہیہ ہے۔ مراقبہ سے وزارت اور ملک و ملکوت میں تصرف کے مرتبہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ خطرات سے آگاہی اور دوسرے پر بخشش کی نظر سے دیکھنا اور اس کے باطن کو منور کرنا دوام مراقبہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیتِ خاطر کا دوام اور دلوں میں قبولیت کا دوام حاصل ہوتا ہے۔ اس حالت کو جمع و قبول کہتے ہیں۔

(۱۰) خاموشی تین صفتوں سے خالی نہ ہونی چاہئے۔ خطرات کی نگہداشت، دل کے ذکر کا مطالعہ اور مشاہدہ احوال، جو دل پر گزرتا ہے۔

(۱۱) خطرات مانع نہیں ان سے بچنا دشوار ہے، خطرات کا روکنا بڑا کام ہے۔ بعضوں کی رائے ہے کہ خطرات کا کچھ اعتبار نہیں لیکن خطرہ کو متمکن (جاگزیں، جگہ پکڑنے والا) نہ ہونے دینا چاہئے کیونکہ اس کے متمکن ہونیسے فیض کی انتڑیوں میں سُدّہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ باطن کے حالات کی تلاش و جستجو چاہئے۔ اور حضور یا غیبت (حاضری یا غیر حاضری) میں مرشد کے حکم سے سانس لے کر اپنے آپ کو خالی کرنا بظاہر ان خطرات کی نفی کے لئے ہے جو باطن میں متمکن ہو گئے ہوں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہر معنی ایک صورت کے لباس میں ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ہر وقت اپنے آپ کو خطرات و موانع سے جو متمکن ہو گئے ہوں، سانس لے کر خالی کرنا چاہئے۔

(۱۲) اپنے آپ سے غیبت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضور بقدر عشق کے ہوتا ہے اور افراطِ محبت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ عشق جس قدر زیادہ ہوتا ہے اسی قدر عاشق کو اپنے آپ سے غیبت اور معشوق کے ساتھ حضور زیادہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۱۳) اس زمانہ میں وجوہِ معاش میں سے تجارت کی نسبت زراعت اور باغبانی حلیت (حلال ہونے) کے زیادہ قریب ہے۔

(۱۴) اہل اللہ کی صحبت میں ہمیشہ رہنا عقلِ معاد کی زیادتی کا ذریعہ ہے۔

(۱۵) صحبت، سنتِ مؤکدہ ہے۔ ہر روز یا دوسرے روز اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہئے اور ان کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اگر ظاہری دوری کا اتفاق ہو تو ہر مہینے یا ہر دوسرے مہینے اپنے ظاہری و باطنی حالات کو خطوں کے ذریعے سے عرض کرنا چاہئے۔ اور اپنے مکان میں ان کی طرف متوجہ ہر کر بیٹھنا چاہئے تا کہ غیبِ کلی واقع نہ ہو۔

(۱۶) مرضِ موت میں آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ رسم و عادت کو چھوڑ و اور رسمِ خلق کے خلاف کرو اور ایک دوسرے سے اتفاق رکھو۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت، بشریت کی عادت و رسوم اٹھا دینے کے لئے تھی۔ تم ایک دوسرے کی مدد و تائید کرو۔ اور تمام کاموں میں عزیمت و استقلال پر عمل کرو۔ جہاں تک ہو سکے عزیمت کو ہاتھ سے نہ دو۔ اہل اللہ کی صحبت سنتِ مؤکدہ ہے۔ اس سنت پر خصوصاً و عموماً ہمیشگی کرو اور صحبت کو ہرگز ترک نہ کرو۔

اگر تم امورِ مذکورہ پر استقامت اور اولوالعزمی اختیار کرو گے تو اس سے تمہیں وہ حاصل ہوگا جو میری تمام عمر کا حاصل ہے۔ اور تمہارے حالات ترقی پر ہوں گے اور اگر تم ان وصیتوں پر عمل نہ کرو گے تو پریشان ہو جاؤ گے۔ اور پھر کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر دی۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون۔

Marfat.com

حضرت خواجہ یعقوب بن عثمان چرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت خواجہ یعقوب چرخی قدس سرہ شیخ زین الدین خوافی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملک مصر میں مولانا شہاب الدین سیرامیؒ کی خدمت میں ہم سبق رہے ہیں۔ ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کہتے ہیں کہ شیخ زین الدینؒ حلِ وقائع اور خوابوں کی تعبیر کا شغل رکھتے ہیں اور اس بارے میں اہتمامِ تمام رکھتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا، ''ہاں درست ہے۔'' پھر آپ ایک ساعت بے خود ہو گئے۔ آپ کا طریقہ یہ تھا کہ ساعت بساعت بے خود ہو جایا کرتے تھے۔ جب ہوش میں آئے تو آپ نے یہ بیت پڑھی۔

چُوں غلامِ آفتا بم ہم از آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم

(۲) فرماتے تھے کہ شہر ہرات کے اوقات میں تین جگہ کے سوا کوئی چیز نہیں کھا سکتے۔ یعنی حضرت خواجہ عبد اللہ انصاری کی خانقاہ، خانقاہِ ملک میں اور مدرسہ غیاثیہ میں۔ ان تینوں کے سوا کوئی اور جگہ کہ جہاں وقف میں شک نہ ہو، نہیں ہے۔ اسی واسطے ماوراء النہر کے اکابر قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم نے اپنے مریدوں کو ہرات کے سفر سے منع کیا ہے کیونکہ وہاں حلال کم ہے۔ جب سالک حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے تو عالمِ سفلی کی طرف رجعتِ قہقری (سابقہ حالت کی طرف لوٹنا) کرتا ہے۔ اور صراطِ مستقیم کے سلوک سے منحرف ہو جاتا ہے۔

(۳) حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا تھا کہ ''تیرا ہاتھ ہمارا ہاتھ ہے، جس کسی نے تیرا ہاتھ پکڑا، اس نے ہمارے ہاتھ کو پکڑا۔''

Marfat.com

(۴) آپ کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے۔ یہ رباعی آپ کی ہے۔

تا در طلبِ گوہر کانی کانی
تا زندہ بوی وصل جانی جانی
فی الجملہ حدیث مطلق ازمن لبشنو
ہر چیز کہ در جبستن آنی آنی

(۵) ایک دفعہ میں نے حضرت خواجہ نقشبندؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا، آپ کو قیامت میں کس عمل سے پاؤں؟ فرمایا! شریعت پر عمل کرنے سے۔

(۶) درویش کے لئے سوائے لقائے مولیٰ، کوئی چیز مطلوب نہیں ہونی چاہئے تاکہ رب تعالیٰ کے انوار وتجلیات کا کما حقہ، مشاہدہ کر سکے۔

(۷) صادق اور عاشق لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ تم بھی ویسے ہو جاؤ۔

صحبتِ مردانت از مرداں کند
ابرِ گریاں باغ را خندہ کند
باعاشقاں نشیں ہم عاشقی گزیں
با آنکہ نیست عاشق یکدم مشو قریں

(۸) اس فقیر کا سترہ سالہ نوجوان پسر بقضائے الٰہی فوت ہوا۔ ماشاء اللہ صاحبِ حسن و جمال اور بے شمار ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ۔ طبیعت پر ملال گزرا۔ جب اس کی قبر پر متوجہ ہوا تو بخاطر از روحانیت یہ بیت نظر سے گزرا۔

بادو قبلہ درراہِ مقصود نتواں رفت راست
یا رضائے دوست باید یا ہوائے خویشتن

(۹) اس سے جوڑ جو تجھ سے قطع تعلق کرے اور کٹے۔

(۱۰) جب خدائے پاک کی عنایت سے اس فقیر کا دل حضرت خواجہ بہاء الدین

Marfat.com

نقشبند قدس سرہ کی صحبت کی طرف کھینچا، میں بخارا میں آپ کی خدمت کرتا اور حضرت کے کرم عیم سے توجہ پاتا تھا۔ یہاں تک ک ہدایت صمدیت سے مجھ کو یقین حاصل ہوا کہ آپ مخصوص اولیاء اللہ سے ہیں۔ اور کامل و مکمل ہیں۔ اشاراتِ غیبی اور بہت سے واقعات کے بعد میں نے کلام الٰہی سے تفاول کیا تو یہ آیت نکلی:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدَ اھُمُ اقْتَدِہ ۔(سورہ انعام:۹۰)

یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے۔ پس تو بھی ان کی ہدایتوں کی پیروی کر۔

(۱۱) بندہ کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہر نام سے اپنا خاص حصہ حاصل کرے اور اس پر عمل کرے تا کہ اس اسمِ الٰہی کا مظہر بن جائے۔

(۱۲) علم دو طرح کا ہے۔ پہلا علمِ قلب اور یہ علم نفع دیتا ہے اور یہ نبیوں اور مُرسلوں کا علم ہے۔ اور دوسرا علمِ زبان۔ یہ اللہ کی حجت ہے، آدم کی اولاد پر۔

Marfat.com

حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرارؒ

(۱) پیر کون ہے؟ پیر وہ شخص ہے جو حضور سید عالم ﷺ کی پسند و ناپسند کا خیال رکھتا ہوں۔ یعنی جس کام کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا ہے اس پر عمل پیرا ہو اور جس کام کو حضور ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے اس سے مکمل اجتناب واحتراز کرے۔ اور وہ خود اور اس کی تمام خواہشات اس سے گم ہوگئی ہوں اور وہ ایسا آئینہ ہو گیا ہو جس میں سوائے حضور سید عالم ﷺ کے اخلاق واوصاف کے کچھ نظر نہ آئے۔ اس مقام میں وہ صفاتِ نبوی ﷺ سے متصف ہونے کے سبب اللہ تعالیٰ کے تصرف کا مظہر بن جاتا ہے اور تصرفِ الٰہی سے اصحابِ استعداد کے باطن میں تصرف کرتا ہے۔

از بسکہ درکنار ہمے گیرد آں نگار
بگرفت بوے یار و رہا کرد بوے طین

(۲) مرید وہ ہے کہ ارادت کی آگ کی تاثیر سے اس کی کواہش جل گئی ہو اور اس کی مرادوں میں سے کچھ نہ رہا ہو۔ اور اپنے دل کی بصیرت سے پیر کے آئینہ میں مراد کا جمال دیکھ کر اس نے سب قبلوں سے منہ پھیر لیا ہو اور پیر کا جمال اس کا قبلہ ہو گیا ہو۔ اور پیر کی بندگی میں آزادی سے فارغ ہو کر سوائے پیر کے آستانہ کے اپنے سرِ نیاز کو کہیں خم نہ کرتا ہو۔ اور سب سے منہ پھیر کر اپنی سعادت پیر کی قبولیت میں اور اپنی شقاوت پیر کے رد میں سمجھتا ہو، نلکہ نیستی کا خط وجود کی پیشانی پر کھینچ کر وجودِ غیر کے شعور کے تفرقہ سے رہائی پا گیا ہو۔

Marfat.com

آنرا کہ در سرائے نگاریست فارغ است
از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار

(۳) ہم درویشوں کی ایک جماعت ایک جگہ بیٹھی تھی۔ دورانِ گفتگو اس حدیث شریف کا ذکر ہوا کہ جمعۃ المبارک کے دن ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگا جائے مل جاتا ہے۔ اس ساعت کا تذکرہ ہوا کہ اگر وہ ساعت میسر آئے تو اس میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگنا چاہئے۔ ہر ایک نے کچھ نہ کچھ کہا۔ جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ اربابِ جمیعت [1] کی صحبت مانگنی چاہئے کیونکہ اس کے ضمن میں تمام سعادتیں حاصل ہیں۔

(۴) اگر تجھ سے پوچھا جائے کہ توحید کیا ہے تو یہ جواب دے کہ غیر اللہ کی آگاہی سے دل کا آزاد کرنا توحید ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ وحدت کیا ہے تو یہ جواب دے کہ غیر اللہ کے وجود کے علم و شعور سے دل کی خلاصی وحدت ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ اتحاد کیا ہے تو یہ جواب دے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں استغراق اتحاد ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ سعادت کیا ہے تو یہ جواب دے کہ اللہ تعالیٰ کی دید کے ساتھ خودی سے خلاصی سعادت ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ شقاوت کیا ہے تو جواب دے کہ خودی میں رہنا اور حق سے باز رہنا شقاوت ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ وصل کیا ہے تو جواب دے کہ وجودِ حق تعالیٰ کے نور سے شہود کے ساتھ اپنے آپ کو بھول جانا وصل ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ فصل کیا چیز ہے تو جواب دے کہ دل کا غیر اللہ سے جدا کرنا فصل ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ سکر کیا چیز ہے تو جواب دے کہ ایسے حال کا دل پر ظاہر ہونا کہ دل اس چیز کو پوشیدہ نہ رکھ سکے جس کا پوشیدہ رکھنا اس حال سے پہلے واجب تھا۔

---

[1] ارباب جمیعت سے مراد وہ سالکین ہیں جو تمام سیمنہ پھیر کو مطلوب حقیقی کے مشاہدہ میں مستغرق ہیں

Marfat.com

(۵) فرماتے تھے کہ اگر تمام احوال[۲] اور مواجید[۳] ہمیں عطا کئے جائیں اور ہمیں اہلِ سنت و جماعت کے عقائد سے آراستہ نہ کیا جائے تو ہم اسے بجز خرابی کچھ نہیں سمجھتے۔ اور اگر تمام خرابیاں ہم پر جمع کی جائیں اور اعل سنت و جماعت کے عقائد سے سرفراز فرمایا جائے تو ہمیں کچھ ڈر نہیں۔

(٦) ہماری زبان دل کا آئینہ ہے، دل روح کا آئینہ ہے اور روح حقیقت انسانی کا آئینہ ہے۔ حقیقتِ انسانی، اللہ تعالیٰ کا آئینہ ہے۔ حقائقِ غیبیہ، غیب ذات سے دُور دراز فاصلے طے کر کے زبان پر آتے ہیں اور یہاں صورتِ لفظی قبول کر کے مستعدانِ حقائق کے کانوں میں پہنچتے ہیں۔

(۷) میں جو بعض اکابر کی خدمت میں رہا، تو انہوں نے مجھے دو چیزیں عطا فرمائیں۔ ایک یہ کہ میں جو کچھ لکھوں جدید ہو گا نہ کہ قدیم۔ دوسرے یہ کہ میں جو کچھ کہوں، مقبول ہو گا۔

(۸) آیہ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے معنی میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کے دو معنی ہیں۔ پہلا یہ کہ اہلِ صدق کے ساتھ مجالست و مصاحبت کو لازم پکڑے تاکہ ان کی صحبت کے دوام کے سبب سے اس کا باطن ان کے صفات و اخلاق کے انوار سے روشن ہو جائے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ باطن کی شاہراہ سے اس گروہ کے ساتھ رابطہ کا طریق اختیار کرے جو واسطہ ہونے کا استحقاق رکھتے ہیں اور صحبت کو اس امر میں حصر (احاطہ کرنا، گھیرنا) نہ کرے کہ ہمیشہ آنکھ کے ساتھ دیکھے بلکہ ایسا کرے کہ صحبت دائمی

۲۔ احوال جمع ہے حال کی۔ حال جب دائم ہو اور ملکہ بن جائے تو اسے مقام کہتے ہیں۔ پس احوال مواہب ہیں اور مقامات مکاسب۔ حال عین جود سے آتے ہیں ور مقامات بذل مجہول سے حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ مواجید جمع ہے وجد کی وجدوہ ہے جو سالک کے دل پر آئے اور بغیر تکلف و تصنع کے وارد ہو۔ مواجید اور اوراد و وظائف پر بفضل الٰہی مترتب ہوتے ہیں۔ اکتساب کو ان میں دخل نہیں

Marfat.com

ہو جائے اور صورت سے معنی کی طرف عبور کرے تا کہ واسطہ ہمیشہ نظر میں رہے۔ جب اس بات کو دوام کے طور پر ملحوظ رکھے گا تو اس کے باطن کو ان کے باطن کے ساتھ نسبت واتحاد پیدا ہو جائے گا۔ اور اس واسطہ سے اسے مقصودِ اصلی حاصل ہو جائے گا۔

(۹) حدیث شریف میں جو آیا ہے شَيَّبَتْنِي سُورَه هُوْدُ (سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا) اس کی وجہ یہ ہے کہ سورت میں استقامت کا حکم آیا ہے چنانچہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ (پس تو استقامت کر جیسا کہ تجھے حکم ہوا ہے) اور استقامت نہایت دشوار ہے کیونکہ استقامت کے معنی ہیں قائم رہنا حدِّ وسط میں تمام افعال واقوال اور اخلاق واحوال میں، بدیں طور کہ تمام افعال میں ضرورت سے تجاوز صادر نہ ہو اور افراط وتفریط سے محفوظ رہے۔ اسی سبب سے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ضروری کام تو استقامت ہے۔ کرامت اور خوارقِ عادت کے ظہور کا کچھ اعتبار نہیں۔

(۱۰) لوگوں کے اعمال و اخلاق سے جمادات کا متاثر ہونا محققین کے نزدیک ایک ثابت امر ہے۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ نے اس بارے میں بہت تحقیق کی ہے۔ یہ تاثر اس درجہ تک ہے کہ اگر ایک شخص نماز کو جو افضلِ عبادت ہے، ایسی جگہ ادا کرے جو ایک جماعت کے اعمال واخلاقِ ناپسندیدہ سے متاثر ہو گئی ہو تو اس نماز کا جمال اور رونق اس نماز کے برابر نہیں جو اپنہ جگہ میں ادا کی جائے جو اربابِ جمیعت کی برکت سے متاثر ہو۔ یہی سبب ہے کہ حرمِ مکّہ میں دو رکعت نماز غیر حرم میں بہت سی رکعتوں کے برابر ہے۔

(۱۱) ہمارے زمانہ میں توحید یہ ہو گئی ہے کہ لوگ بازاروں میں جاتے ہیں اور بے ریش لڑکوں کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ایسے مشاہدہ سے خدا کی پناہ! تفصیل اس ارشادِ گرامی کی یوں ہے کہ

Marfat.com

حضرت سید قاسم تبریزی قدس سرہ' اس ولائیت (ملک) میں تشریف لائے تھے۔ ان کے مریدوں کی ایک جماعت بازاروں میں پھرتی تھی اور بے ریش لڑکوں کا نظارہ کرتی اور ان سے تعلق پیدا کرتی تھی۔ اور کہتی تھی کہ صورِ جمیلہ (حسین شکل و صورت) میں ہم اللہ تعالیٰ کے جمال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ حضرت سید قدس سرہ بعض اوقات فرماتے کہ ہمارے سُور کہاں گئے ہیں؟ ارشاد سے معلوم ہوتا کہ وہ گروہ حضرت سید کی نظر بصیرت میں سُور کی شکل میں دکھائی دیتا ہے۔

(۱۲) ایک روز آپ نے ایک شخص سے کہا کہ اگر تمہیں حضرت خواجہ' خواجگان بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ کی صحبت میں ایک نسبت حاصل ہو جائے اور پھر اس کے بعد تم کسی دوسرے بزرگ کی خدمت میں چلے جاؤ اور اس کی صحبت میں بھی وہی نسبت پھر حاصل ہو جائے تو تم کیا کرو گے؟ کیا خواجہ نقشبند" کو چھوڑ دو گے؟ پھر از خود ہی فرمایا کہ کسی دوسری جگہ سے اگر تمہیں وہی نسبت حاصل ہو تو تمہیں چاہیے کہ اس نسبت کو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند" کا ہی فیض سمجھو۔ پھر یہ حکایت بیان کی حضرت شیخ قطب الدین حیدر قدس سرہٗ کے مریدوں میں سے ایک مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ' کی خانقاہ میں گیا۔ وہ نہائیت بھوکا تھا۔ اس نے اپنے پیر کے گاؤں کی طرف منہ کر کے کہا۔ "شیئاً للہ قطب الدین حیدر۔" حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ کو جو اس کا حال معلوم ہوا تو اپنے خادم کو حکم دیا کہ فوراً کھانا اس کے پاس لے جا کر کھلاؤ۔ جب وہ درویش کھانا کھا کر فارغ ہوا تو اپنے پیر کے گاؤں کی طرف منہ کر کے کہا۔ "شکراً للہ قطب الدین حیدر۔" کہ آپ نے ہم کو کسی جگہ نہیں چھوڑا۔ جب خادم حضرت شیخ کے پاس گیا تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے اس درویش کو کیسا پایا؟ خادم نے کہا کہ وہ مہمل شخص ہے کھانا تو آپ کا کھاتا ہے مگر شکر قطب الدین حیدر کا کرتا ہے۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ

Marfat.com

مریدی اس سے سیکھنی چاہئے کہ ظاہری و باطنی فائدہ جس جگہ پائے اسے اپنے پیر کی برکت سے سمجھے۔

(۱۳) ایک روز تعظیمِ ساداتِ کرام کے بارے میں ارشادات فرما رہے تھے کہ جس بستی میں سادات رہتے ہوں، میں اس میں نہیں رہنا چاہتا کیونکہ ان کی بزرگی اور شرف زیادہ ہے، میں ان کی تعظیم وتکریم کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

ایک روز امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ درس کی مجلس میں کئی بار اٹھے۔ کسی کو اس کا سبب معلوم نہ ہوا۔ آخر کار حضرت امامؒ کے ایک شاگرد نے دریافت کیا۔ حضرت امامؒ نے فرمایا کہ ساداتِ علوی کا ایک لڑکا ان لڑکوں میں سے ہے جو مدرسہ کے صحن میں کھیل رہے ہیں۔ وہ لڑکا جب اس درس کے قریب آتا ہے اور اس پر میری نظر پڑتی ہے تو میں اس کی تعظیم کے لئے اٹھتا ہوں۔

(۱۴) کشفِ قبور یہ ہے کہ صاحبِ قبر کی روح مثالی صورتوں میں سے کسی خاص مناسب صورت کے ساتھ متمثل ہو جاتی ہے۔ صاحبِ کشف اس کو بصیرت کی آنکھ سے اسی صورت میں مشاہدہ کرتا ہے لیکن چونکہ شیطانوں کو مختلف صورتوں اور شکلوں کے ساتھ متمثل و متشکل ہو جانے کی قوت ہوتی ہے، اس لئے ہمارے خواجگان قدس اللہ ارواحہم نے اس کشف کا اعتبار نہیں کیا۔ اصحابِ قبور کی زیارت میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ جب وہ کسی بزرگ کی قبر پر پہنچتے ہیں تو اپنے آپ کو تمام کیفیتوں اور نسبتوں سے خالی کر کے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں کہ دیکھئے کیا نسبت ظاہر ہو۔ اس نسبت سے صاحبِ قبر کا حال معلوم کر لیتے ہیں، اور بیگانوں کی صحبت میں بھی ان کا یہی طریقہ ہے کہ جو شخص ان کے پاس بیٹھے وہ اپنے باطن پر نظر ڈالتے ہیں۔ جو کچھ اس شخص کے آنے کے بعد ظاہر ہو وہ جان لیتے ہیں کہ یہ اس کی نسبت ہے اور ہمارا اس میں کچھ دخل نہیں۔ اس نسبت کے مطابق لطف یا قہر اس سے پیش آتے ہیں۔

Marfat.com

(۱۵) محققین کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ موت کے بعد اولیاء اللہ ترقی کرتے ہیں۔

(۱۶) اس سلسلہ (سلسلہ نقشبندیہ) کے خواجگان قدس اللہ اروا حہم ہر ریا کار اور بازیگر کی طرف نسبت نہیں رکھتے۔ ان کا کارخانہ بلند ہے۔

(۱۷) ہر زمانہ میں رجالِ غیب صالحین میں سے اس شخص کے صحبت میں رہتے ہیں جو عزیمت(۴) پر عمل کرتا ہے۔ یہ گروہ رخصت سے بھاگتا ہے۔ رخصت پر عمل کرنا ضعیفوں کا کام ہے۔ ہمارے خواجگان قدس اللہ اوراحہم کا طریقہ عزیمت ہے۔

(۱۸) جس وقت آپ عزیمت واحتیاط کے طریق سے کوئی کام کرتے تو فرماتے ہیں کہ لقمہ وطعام میں احتیاط کرنا ضروریات سے ہے، چاہئے کے کھانا پکانے والا باوضو ہو۔ وہ شعور وآگاہی سے لکڑی چولہے میں رکھے اور آگ جلائے۔ جس کھانا میں غصہ یا پریشان باتیں ظہور میں آئیں، اس کھانے کو حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کھانے میں ظلمت ہے۔ ہمیں اس کا کھانا جائز نہیں۔

(۱۹) چاہئے کہ مرید کی توجہ پیر کے دوابرو کے درمیان ہو اور پیر کو تمام اوقات اور احوال میں آگاہ وحاضر سمجھے تاکہ پیر کی بزرگی اور عظمت اسے تصرف کرے اور جو چیز پیر کے حضور میں نامناسب ہو وہ مرید کے باطن سے کوچ کر جائے۔ اس امر کے کمال کے سبب سے یہ حال ہو جائے کہ پیر ومرید کے درمیان حجاب اٹھ جائے اور پیر کی تمام مرادیں اور مقاصد بلکہ اس کے احوال ومواجید مرید کے مشاہدہ ومعائینہ میں آجائیں۔

---

(۴) عزیمت شریعت میں اصل مشروع کو کہتے ہیں اور رفعت اسے بولتے ہیں جو کسی عذر کے سبب سے مباح سمجھ گیا ہو حالانکہ اس کی حرمت کی دلیل قائم ہو۔ (قصوری)

Marfat.com

(۲۰) ردی خطرات اور طبعی مقتضیات میں گرفتاری سے خلاصی کا طریقہ تین چیزوں میں سے ایک ہو سکتی ہے۔

اول یہ کہ اعمالِ خیر جو اس گروہ نے مقرّر کیے ہیں، ان میں سے ہر ایک عمل اپنے اوپر لازم کرے اور طریق ریاضت اختیار کرے۔

دوسرے یہ کہ اپنی قوت و طاقت کو درمیان سے اٹھا دے اور جان لے کہ میں ایسا نہیں کہ خود بخود اس بلا سے خلاصی حاصل کرسکوں اور عاجزی ومحتاجی کے طور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع وانکساری کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو بلا سے نجات دے۔

تیسرے یہ کہ اپنے پیر کی ہمت و باطن سے مدد طلب کرے اور اس کو اپنی توجہ کا قبلہ بنائے۔

اس تقریر کے بعد آپ نے حاضرین سے پوچھا کہ ان تین طریقوں میں کون سا بہتر ہے؟ پھر آپ نے خود ہی فرمایا کہ پیر کی ہمت سے مدد مانگنا اور اس کی طرف متوجہ ہونا بہتر ہے۔ کیونکہ طالب اس صورت میں اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ سے عاجز سمجھ کر پیر کو اس توجہ اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں وصول کا وسیلہ بناتا ہے۔ یہ امر حصولِ نتیجہ کے قریب تر ہے۔ جو کچھ طالب کا مقصود ہے اس تقریر پر زیادہ جلدی متفرع ہوگا کیونکہ وہ ہمیشہ پیر کی ہمت سے مدد طلب کرنے والا ہوگا۔

(۲۱) عبادت سے مراد یہ ہے کہ اوامر پر عمل کریں اور نواہی سے پرہیز کریں۔ عبودیت سے مراد اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ توجہ اور اقبال ہے۔

(۲۲) شریعت، طریقت اور حقیقت تین چیزیں ہیں۔ احکام ظاہری کا جاری کرنا شریعت ہے۔ جمعیتِ باطن میں تعمل وتکلف طریقت ہے اور اس جمعیت میں رسوخ حقیقت ہے۔

Marfat.com

(۲۳) سیر دو طرح کی ہے۔ سیرِ مستطیل اور سیرِ متدیر۵۔ سیرِ مستطیل بُعد در بُعد ہے اور سیرِ متدیر قُرب در قُرب ہے۔ سیرِ مستطیل سے مراد مقصود کو اپنے دائرے کے خارج سے طلب کرنا ہے اور سیرِ متدیر اپنے دل کے گرد پھرنا اور مقصود کو اپنے سے ڈھونڈنا ہے۔

(۲۴) علم دو ہیں۔ علم وراثت اور علم لدّنی۔ علمِ وراثت وہ ہے جس سے پہلے کوئی عمل ہو۔ چنانچہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لمن عمل بما ورثه الله علم مالم يعلم۔

''جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو وراث بناتا ہے اس علم کا جو اُسے معلوم نہیں۔''

اور علم لدنی وہ علم ہے جس سے پہلے کوئی عمل نہ ہو بلکہ بغیر کسی سابق عمل کے اللہ تعالیٰ محض عنایت بے علّت سے اپنے پاس سے بندے کو کسی خاص علم کے ساتھ مشرف کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْماً۔ (سورہ کہف۔ ع۹)

''اور سکھایا تھا ہم نے اس کو اپنے پاس سے علم۔''

آپ نے فرمایا کہ علم کی طرح اجر بھی دو قسم کا ہے۔ اجرِ ممنون اور اجرِ غیر ممنون۔ اجرِ ممنون وہ ہے جو کسی عمل کے مقابلہ میں نہ ہو بلکہ محض موہبت (عطا، بخش) ہو۔ اور اجرِ غیر ممنون وہ ہے جو کسی عمل کے مقابلہ میں ہو۔

(۲۵) لوگوں نے خیال کیا ہے کہ شاید کمال انا الحق کہنے میں ہے۔ نہیں، بلکہ کمال اس میں ہے کہ انا کو دور کیا جائے اور کبھی اسے یاد نہ کیا جائے۔

(۲۶) فنائے مطلق کے معنی یہ نہیں کہ صاحبِ فنا کو اپنے اوصاف وافعال کا شعور نہ

۵۔ سیر مستطیل سے مراد سیر آفاقی اور سیر مقدیر سے مراد ''سیر انفسی'' ہے (قصوری)

Marfat.com

ہو بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ طریقِ ذوق اپنے آپ سے اوصاف وافعال کے اسناد کی نفی کرے اور فاعلِ حقیقی جل ذکرہٗ (اس کے ذکر کی بڑی عظمت اور شان ہے) کے لئے اسناد ثابت کرے۔ وہ جو صوفیہ قدس اللہ ارواحہم نے فرمایا ہے کہ نفی اثبات کے ساتھ مخالفت نہیں رکھتی، اس کے یہی معنی ہیں۔ آپ نے مثال کے طور پر فرمایا کہ یہ کپڑا جو میں پہنے ہوئے ہوں عاریتی ہے اور مجھے اس کی عاریتی ہونے کا علم نہیں۔ اور اس سبب سے کہ اس کو میں اپنی ملک سمجھتا ہوں اس سے تعلق رکھتا ہوں۔ ناگاہ مجھے اس کپڑے کے عاریتی ہونے کا علم ہو گیا۔ اسی وقت مجھ سے اس کا تعلق منقطع ہو گیا حالانکہ میں بالفعل پہن رہا ہوں۔ اسی پر تمام صفات کو قیاس کرنا چاہئے کہ سب عاریتی ہیں تاکہ غیر اللہ سے دل منقطع ہو جائے اور پاک و مطہر ہو جائے۔

(۲۷) وصل، حقیقت میں یہ ہے کہ دل بطریقِ ذوق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جمع ہو جائے۔ جب یہ بات دائم ہو جائے تو اسے دوام وصل بولتے ہیں۔ نہایت یہی ہے۔ وہ جو حضرت خواجہ بہاء الدین قدس سرہٗ نے فرمایا کہ ہم نہایت کو بدایت (انتہا کو ابتدا میں) درج کرتے ہیں، اس سے مراد یہی نہایت ہے اور جو آپ نے فرمایا کہ ہم محض قبولیت کا واسطہ ہیں، ہم سے منقطع ہونا چاہئے اور مقصود سے ملنا چاہئے یہی وصل ہے۔

(۲۸) تجلی کے معنی کشف ہیں۔ اس امر کا ظہور دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ ایک کشفِ عیانی جو دار جزا میں سر کی آنکھ کے ساتھ مقصود کے جمال کا مشاہدہ ہے۔ دوسرے یہ کہ غلبۂ محبت کے ساتھ غائب کو کثرت سے حاضر کرنے کے ذریعہ سے کہ وہ غائب مثل محسوس کے ہو جائے کیونکہ خواصِ محبت میں سے ہے کہ وہ غائب کو مثل محسوس کے کر دیتی ہے۔ دنیا میں اربابِ کمال کے قدم کی انتہا یہی ہے۔

(۲۹) اگر ہم شیخی کرتے تو اس زمانہ میں کسی شیخ کو مرید نہ مل سکتا۔ لیکن ہمیں اور کام کا حکم ملا ہے کہ مسلمانوں کو ظالموں کے شر سے بچائیں۔ اس واسطے ہمیں بادشاہوں

Marfat.com

سے میل جول رکھنا اور ان کے نفوس کو مسخر کرنا اور عمل کے ذریعہ سے مسلمانوں کی مطلب برآری ضروری ہے۔

(۳۰) اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عنایت سے مجھے ایسی قوت عطا کی ہے کہ اگر میں چاہوں تو ایک رُقعہ سے بادشاہِ خطا کو جو الوہیت کا دعویٰ کرتا ہے، ایسا کر دوں کہ بادشاہت چھوڑ کر ننگے پاؤں خطا سے کاروخاشاک میں دوڑتا ہوا اپنے آپ کو میرے آستانہ پر پہنچائے لیکن باوجود ایسی قوت کے ہم خدا کے حکم کے منتظر ہیں۔ جس وقت وہ چاہے اور حکم دے وقوع میں آئے گا۔ اس مقام کے لئے ادب لازم ہے اور ادب یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا تابع بنائے نہ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ارادہ کا تابع بنائے۔

(۳۱) ہر روز سونے سے قبل اپنے گزشتہ اوقات کو یاد کرو کہ کس طرح گزرے ہیں۔ اگر غیر طاعت سے گزرے ہیں تو توبہ واستغفار کرنا چاہیے۔

(۳۲) منجملہ آدابِ طریقت سے یہ ہے کہ ہمیشہ باوضو ہے کیونکہ دوامِ وضو سے فراخی رزق ہوتی ہے۔

(۳۳) جو شخص فقیروں کی صحبت میں آئے، اسے چاہیے کہ اپنے آپ کو نہایت مفلس ظاہر کرے تاکہ اس پر ان کو رحم آئے۔

(۳۴) رہبر کا سایہ ذکرِ حق کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ یعنی مرید کے لئے رہبر کا سایہ اس کے ذکر حق کرنے سے زیادہ نفع مند ہے کیونکہ مرید کو اس وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ کامل مناسبت حاصل نہیں ہوتی تاآنکہ براستہ ذکر اسے مکمل نفع حاصل ہو۔

(۳۵) اگر درویش کی تصویر دیوار پر کھینچی ہو تو اس کے نیچے سے بھی ادب کے ساتھ گزرنا چاہیے۔

(۳۶) زندگی سے اس شخص کو بہرہ ہے کہ جس کا دل دنیا سے سرد اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے گرم ہو۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد زاہد وخشی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) جب آپ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہٗ، کے آستانہ کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا:

زآہد بہ ہشت خلوت و دامن زپا کشید
چُوں از بہار دامن صحراء بہشت شُد

''جیسے ہی دامن صحراء موسم بہار کے باعث جنت نظیر ہوا، زآہد نے گوشہ نشینی کے آٹھ پردوں میں سے قدم باہر نکالا''۔

(۲) آپ کو خبر پہنچی کہ سلطان محمود میرزا حاکم بدخشاں نے اپنے بھائی سلطان احمد میرزا سے جنگ کرنے کی غرض سے سمرقند کا محاصرہ کیا ہے تو آپ نے میرزا سلطان محمود کو یہ پیغام ارسال فرمایا:

''اس عرض داشت کے ذریعے یہ فقیر حضرت مخدوم زادہ کے ملازمین کی خدمت میں ظاہر کرتا ہے کہ اکابر اولیاء اللہ نے شہر سمرقند کو بلدہ محفوظہ کے نام سے یاد فرمایا ہے لہٰذا آپ کا فتح سمرقند کا ارادہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور جب خدائے پاک نے اس کا حکم نہیں دیا نہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں کوئی ایسی ہدایت وارد ہوئی تو پھر آپ کا اپنے بھائی پر تلوار اٹھانا کس حد تک مناسب نہیں ہے۔ یہ فقیر آپ کی خیر خواہی میں کئی مرتبہ آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہے، مگر قبولیت کی حد تک نہیں پہنچا۔ لوگوں کی باتوں میں آ کر آپ کا اس ملک کے فتح کرنے کا قصد کرنا اور اس فقیر

Marfat.com

کے معروضہ کو قبول نہ کرنا ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ میں نے آپ کی خدمت میں خیر خواہی کی عرض کی۔ لوگ جو کچھ کہتے ہیں محض اپنی نفسانیت سے۔ معلوم ہے سمرقند میں بہت سے بزرگانِ دین، فقراء ومساکین ہیں۔ انہیں اور زیادہ تنگ کرنا مناسب نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی کے دل کو صدمہ پہنچے اور کوئی دردمند دل کی آہ جو کچھ کر سکتی ہے وہ آپ کو بھی معلوم ہے۔ خدا کے نیک بندوں اور عام طور سے سب مسلمانوں کو اس سے تکلیف ہوگی۔ آپ اس ارادہ سے باز آجائیں اور ڈریں۔ فقیر کی اس بات کو جو بے غرض اور محض للّٰہیت کی وجہ سے ہے مان لیں اور دونوں بھائی آپس میں اتفاق کر کے ایک دوسرے کی مدد کریں تاکہ خدا تعالیٰ راضی رہے۔ پھر ایک دل اور متفق ہو کر ان کاموں کو جو اَدھورے پڑے ہیں پورا کرو۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ایسا بندے بھی ہیں جن پر وہ اپنی بہت کچھ عنائیت رکھتا ہے۔ ان کی جفا اور لڑائی کے ارادہ کو اپنے ساتھ جنگ کا ارادہ اور ظلم کرنا فرماتا ہے۔ چنانچہ صحاح کی حدیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

بہ پیشِ چشم چو کاسترم میا گستاخ
کہ ہست درتگِ اُو آتشے و دریائے

''لوگوں کی نظر میں اگرچہ میں کاک کی مانند ہوں لیکن تو ارادۂ گستاخی کو دور رکھ کہ اس راکھ کے نیچے آگ اور پانی کا ایک دریا موجود ہے۔''

سلطان محمود میرزا نے آپ کا حکم نہ مانا۔ شکست سے دوچار ہوا۔

(۳) خاندانِ نقشبند کا خانوادہ بڑا صاحبِ تصرف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلی ارادہ کے مطابق کر دیتا ہے۔ اور یہ خانوادہ کسی اور کا مطیع نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ

(۱) گمنامی اور گوشۂ نشینی میں جو لذّت ہے اس کا کوئی بدل نہیں ہے۔

(۲) طریقِ گمنامی اور حالات کے چھپانے کا التزام بڑی چیز ہے۔

(۳) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بحالتِ گرسنگی (بھوک کی حالت میں) سخت ناچار ہوا اور اپنا منہ آسمان کی طرف کیا تو فی الفور حضرت خضر علیہ السلام تشریف لے آئے اور فرمانے لگے: ''اگر صبر وقناعت مطلوب ہے تو خواجہ محمد زاہدؒ کی صحبت میں جاؤ کہ تجھے صبر وقناعت سکھائیں گے۔''

(۴) اپنے اجداد میں سے ایک بزرگ کا آپ نے واقعہ بیان فرمایا کہ وہ بڑے عالم اور متقی تھے، بہت بڑا مکان تھا اور بہت سے مزارع تھے۔ زمین میں ہل چلاتے اور بیج ڈالتے جاتے اور ساتھ ساتھ علوم کا درس بھی دیتے جاتے تھے۔ ان بزرگ کی ایک صاحبزادی تھیں جو ایک بزرگ زادہ کے عقد میں تھیں لیکن یہ بزرگ زادہ تقویٰ و پرہیزگاری کا خیال نہ رکھتا تھا۔ جب بھی یہ بزرگ اس کے گھر جاتے، کچھ نہ کھاتے پیتے۔ ایک دن وہ بزرگ زادہ دن کے آخری حصے میں نماز جنازہ کے سلسلے میں ان کے گھر آیا۔ آپ نے کملی کا کونہ سرکایا اور زمین پر بیٹھ گئے اور فرمایا! میاں! خدا تمہارے گناہ معاف رکھے تم نے وہ طریقہ نہ رکھا کہ بیٹھ سکو۔ چند دن بعد ان بزرگ نے اپنی صاحبزادی کے لئے ایک لباس بھیجا اور فرمایا، غسل کر کے یہ لباس پہن لو اور میرے گھر آجاؤ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد مُقتدیٰ املنگی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) فقر کی حلاوت و شرینی، نامرادی اور قناعت میں ہے۔

(۲) جب تک پاؤں میں کانٹا نہیں چبھتا پھول ہاتھ میں نہیں آتا۔

(۳) درویشوں نے جو کمالات حاصل کیے ہیں وہ صاحبِ شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع سے کئے ہیں لہٰذا ان سے کوئی کام خلافِ شریعت صادر نہیں ہوتا۔

(۴) امرِ مباح کی نیت سے بھی درویشوں کے پاس نہیں آنا چاہئے کیونکہ بسا اوقات وہ ایسے کاموں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور آنے والے بداعتقاد ہو کر ان کی صحبت کی برکات سے محروم رہ جاتے ہیں۔

(۵) فقراء کے ہاں کرامتوں کا کوئی کا اعتبار نہیں، ان کے پاس خالصۃً لوجہ اللہ آنا چاہئے تا کہ فیض باطنی کا کچھ حصہ مل سکے۔

(۶) سچی قسم کھانا شریعتِ مطہرہ میں جائز ہے لہٰذا شرعی کام میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔

(۷) رحلت سے چند دن پیشتر اپنے خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ محمد باقی اللہ ؒ کو خط لکھا جس کے آخر میں مندرجہ ذیل دو شعر تھے۔

زمان تازمان مرگ یاد آئیدم
ندانم کنوں تاچہ پیش آئیدم
جُدائی مبادا مرا از خُدا

Marfat.com

دگر ہرچہ پیش آیئڈم شائیڈم

ترجمہ: ''مجھے ہر گھڑی موت یاد آتی ہے، نہیں معلوم کہ اب کیا بات پیش آئے۔ مجھے ہر دم وصلِ خدا رہے اور جو کچھ پیش آنا ہے، پیش آئے۔''

(۸) ایک دفعہ انتہائی انکساری وخاکساری کے ساتھ فرمایا۔ ہمارے سب دادے پردادے انتہائی منکسر المزاج اور بڑے عالم فاضل تھے۔ جب نوبت ہم تک پہنچی تو نہ علم وفضل رہا نہ منکسر المزاجی۔

(۹) ایک مرتبہ بعض مخلصین نے درخواست کی کہ کیا حرج ہے اگر آپ کی مبارک مجلس میں مثنوی مولانا رومؒ پڑھی جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا! مشکوٰۃ شریف کی چند حدیثیں پڑھی جایا کریں۔ بلاشبہ حدیث شریف کا پڑھا جانا بزرگوں کے کلام پڑھے جانے سے بہتر ہے۔

(۱۰) ایک صاحب نے عرض کیا کہ نماز کے بعد مجلس میں اگر پنج سورہ بلند آواز سے پڑھا جائے تو کیا ہے؟ آپ نے فرمایا! بلند آواز سے پڑھنا کیا ضروری ہے جو چاہے اپنے طور پر آہستہ آواز میں پڑھ لے۔

(۱۱) ایک دن ایک صاحب نے عرض کیا کہ مسجد کا راستہ اونچائی پر ہے اور حضرت کو بڑھاپے کے باعث کمزوری لاحق رہتی ہے۔ اگر عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد میں ادا کر کے ایک ہی بار واپس جایا کریں تو زیادہ بہتر ہو کہ تین بار آنا جانا مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا! جیسی نمازیں ہم پڑھتے ہیں اس میں مسجد آنا جانا ہی تو کام ہے۔ باقی ہماری نمازوں میں اور کیا رکھا ہے۔

(۱۲) حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ اپنے ایک مکتوب شریف میں وجود عدم اور وجود فنا کے مقام کے دقائق اور باریکیاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جنابِ ارشاد مآب مخدوم قبلہ گاہ مولانا خواجگی قدس سرہٗ نے فضائے اتم کے ارشادات کے

Marfat.com

سلسلہ میں یہ شعر پڑھا۔

مدح و ذمت گر تفاوت میکند

بُت گرے ہستم کہ اوبت میکند

''تیری بُرائی اور تعریف اگر فرق پیدا کرتی ہے تو میں بُت بنانے والا ہوں کہ وہ بت بناتا ہے۔''

اور فرمایا مدح وذم بھی چاہئے کہ حق سبحانہ، کی جناب میں کامل فنا کے مقام کے حصول تک دو شکستگی میں تیرے لئے کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے۔

(۱۳) جو چیز جوانی کے زمانہ میں حاصل کرنے کی ہے اگر وہ کسی نے بڑھاپے کے زمانہ میں حاصل کی تو اس نے جوانی کا پاس کیا اور وہ پہلوان ہے۔

(۱۴) ریاضت اتنی کرنی چاہئے کہ رخسار چمکے نہ یہ کہ چہرہ کملا جائے اور چہرہ کا رنگ دیکھتے ہی ریاضت وعبادت کرنے کا راز افشاء ہو جائے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱) سورۂ اخلاص کے معنی کے بیان میں فرمایا کہ اس کو سورۂ اخلاص اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے سننے سے بندہ کا اعتقاد اپنے پروردگار کی نسبت شرکِ جلی وخفی کے غبار سے خالص و پاک ہو جاتا ہے اور اس کے عمل میں فی الجملہ اخلاص پیدا ہو جاتا ہے۔ اعتقاد کا شرکِ خفی سے پاک ہونا اس طرح ہے کہ الوہیت میں ایسی ذات کا اعتقاد رکھے کہ عرصۂ امکان میں کسی طرح کوئی اس کا مثل نہ ورنہ اس کا معتقد ممکن ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اکابر نے فرمایا ہے کہ توحید، قدیم کو حادث سے الگ کرنے کا نام ہے۔

(۲) مراقبہ کی حقیقت انتظار کرنا ہے اور انتظار کی صفائی مقصود کی طلب میں ہے۔ ایسی حالت میں کہ طالب اپنی قوت وطاقت سے نکل جائے اور مقصود جل ذکرہٗ کے دیدار کا مشتاق اور اس کے عشق کے سمندر میں مستغرق ہو جائے۔ قوت وطاقت کی دید کوشش کا غبار ہے اور آستانہ انتظارِ کشش ہے۔ اس قسم کا مراقبہ سوائے منتہی اور قریب الانتہا کے دوسرے کو حاصل نہیں ہوتا۔ اسی واسطے حضرت نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ نے ان دس اصلوں (بنیادوں) کے بیان میں کہ جن پر موت بالارادہ موقوف ہے۔ اس مراقبہ کو نویں اصل (بنیاد) قرار دیا ہے۔ لیکن متبدی عاشق کو منتہی کی تقلید کرنی چاہئے اور اپنے تئیں قوت وطاقت کی دید سے نکال کر انتظار محض کرنا چاہئے۔ باقی مراقبات جو مقصود کو شکل ومثال اور علم وخیال سے مقید کر کے عرصۂ تعقل میں لاتے ہیں، اس

Marfat.com

مراقبہ سے کم درجہ کے ہیں۔

ہرچہ پیشِ تو پیش ازاں رہ نیست
غایت فہم تست اللہ نیست

''تیرے نزدیک وہ جس سے آگے راستہ نہیں ہے۔ وہ تیری سمجھ کی (انتہاء) ہے خدا نہیں ہے۔

(۳) سلوک کے دس مقاموں کی تحقیق کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص معصیت (گناہ) میں گرفتار رہے یا وہ دنیا سے کچھ رغبت رکھتا ہے یا سبب پر نظر رکھتا ہے یا بقدرِ ضرورت معاش پر اکتفا نہیں کرتا یا لوگوں سے میل جول رکھتا ہے یا اس کے اوقات اللہ تعالیٰ کے ذکر سے معمور نہیں یا اللہ تعالیٰ سے غیر خدا طلب کرتا ہے یا نفس کے ساتھ مجاہدہ نہیں کرتا یا اپنی ذات اور اپنے احوال پر نظر رکھتا ہے اور اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ کرتا ہے یا اپنے آپ کو احکامِ ازلیہ کے حوالہ نہیں کرتا وہ طریق تحقیق کے سلوک میں ناقص ہے۔ مخفی نہ رہے کہ بعضے منتہی درویش جو اپنی خواہشات و ضروریات سے نکل چکے ہیں ضروری معاش پر اکتفا کرنے اور لوگوں سے میل جول نہ رکھنے اور نفس کے ساتھ مجاہدہ کرنے میں کسی خاص وجہ سے ثابت نہیں رہے ہیں۔ ''ہر ایک کے لئے ایک جہت ہے جس کی طرف وہ منہ کرنے والا ہے۔''

(۴) توکل یہ نہیں کہ ظاہری اسباب کو چھوڑ دیں اور بیٹھ رہیں کیونکہ یہ تو بے ادبی ہے۔ بلکہ سببِ مشروع مثلاً کتابت وغیرہ کو اختیار کرنا چاہئے اور نظر سبب ہی پر نہ رکھنی چاہئے کیونکہ مثل دروازے کے ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسبب پر پہنچنے کے لئے بنایا ہے۔ اس صورت میں اگر کوئی شخص دروازے کو بند کرلے کہ اوپر سے پھینک دے گا تو یہ اس کی بے ادبی ہے کیونکہ دروازہ خدا ہی کا بنایا ہوا ہے اور اس بات پر دلیل ہے کہ کھلا ہے۔ کھلے ہوئے کو بند نہ کرنا چاہئے۔ بعدازاں اسے اختیار ہے چاہے دروازے سے

Marfat.com

بھیجے یا اوپر سے پھینک دے۔

(۵) توحید حاصل کرنی چاہئے محققین، متکلمین کے نزدیک توحید یہ ہے کہ ”وجود میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز مؤثر نہیں۔“ یعنی اپنی ساری قدرت کو خدا سے منسوب کرنا اور اپنے آپ کو قدرت سے خالی کرنا۔ اگرچہ متاخرین علماء سے بعضے قدرتِ مؤثرہ کو فی الجملہ بندہ میں بھی ثابت کرتے ہیں اور ان کی توحید یہ ہے: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ لیکن زیادہ صحیح مذہب پہلا ہی ہے اور صوفیۂ کرام جس طرح فعل وقدرت کو اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں اسی طرح سات صفات میں سے باقی علم، سمع، بصر، حیات، ارادہ، کلام کو بھی اللہ تعالیٰ سے منسوب کرتے ہیں۔

(۶) مشائخ جو لوگوں کے ارشاد وتربیت میں مشغول ہوتے ہیں اس کا باعث ان تین چیزں میں سے ایک ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا الہام یا پیر کا حکم وامر یا بندگانِ خدا پر شفقت۔ یعنی جب وہ لوگوں کو گمراہی میں دیکھتے ہیں اور گمراہی کو ان کے عذاب و ضرر کا سبب جانتے ہیں تو تو نہایت ترحم سے ان کے عذاب کا دفیعہ چاہتے ہیں۔ پس شفقت کا مقتضا یہ ہے کہ شریعت کے رواج دینے کو اپنے اوپر لازم کر کے لوگوں کو وعظ و نصیحت سے حفظ آداب اور اقامت شرائع کا حکم دیں۔ مثلاً فقہ و حدیث کا پڑھنا پڑھانا اور اس کے مطابق عمل کرنا، مگر ان کو واصل بحق کرنا شفقت کی شرط نہیں بلکہ وہ ایک زائد امر ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ اس طریقۂ تربیت کا ماحصل انجذابِ ایمانی (ایمان کا جذب ہونا یا کرنا) ہے جس کی دعوت تمام انبیاء ورُسل دیتے رہے ہیں۔

(۷) اللہ تعالیٰ سے بندہ کا نہایت قُرب اور اتصال اس سے زیادہ نہیں کہ دوامِ آگاہی جو فنا کی طرف کھینچتی ہے اس کو حاصل ہو جائے۔ جب یہ نسبت حاصل ہو گئی تو سالک اس نسبت کے حصول سے مرتبۂ ولایت سے مشرف ہو گیا اور وہ کمالات جو

Marfat.com

دوسرے طریقوں کے سالکوں کے حصولِ مقامات اور تجلیاتِ اسماوصفات میں بتفصیل حاصل ہوتے ہیں وہ اور شے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے قُرب واتصال کی نسبت کا یہ حصول ولایتِ خاصہ کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اس طریقہ کے طالبوں کا پہلا داخلہ سرحدِ فنا میں ہے اور اندارج نہایت در بدایت، جس کی طرف ہمارے سلسلہ کے اکابر نے اشارہ کیا ہے، یہی ہے۔

(۸) ترقی بعد الموت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ: حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہٗ کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص نیتِ صحیح اور اعتقادِ درست کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ آئے اور شریعت غرا (واضح شریعت) کے آداب کماحقہ بجالائے اور اس کو عین حیات میں اس گروہ کے اذواق ومواجید (ذوق ووجد) حاصل نہ ہوں تو البتہ موت کے بعد اس گروہ کے احوال واذواق عطا کیے جاتے ہیں۔ حضرت خواجہ باقی اللہ قدس سرہٗ نے اس قول کونقل کر کے تھوڑی دیر تامل کیا اور فرمایا: ''بلکہ ایسے شخص کو اسی جہان میں سکراتِ موت کے وقت اس دولت سے مشرف کردیتے ہیں۔'' اس کے بعد ارشاد کیا کہ اعتقاد درست اور احکام شریعت کی رعایت اور اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں دائمی توجہ سب سے بڑی دولت ہے۔ کوئی ذوق و وجدان اس بڑی نعمت کے برابر نہیں۔

ع این داشتہ باشد گو دگر ہیچ مباش

(۹) انجذاب اور محبتِ الٰہی کا طریقہ مقصود تک پہنچانے والا ہے اور اس کا رخ سوائے ذاتِ حق تعالیٰ کے کسی اور طرف نہیں ہے۔ بخلاف دوسرے طریقوں کے کہ ان کا رخ انوار کی طرف بھی ہے۔ ناچار بعضے ان ہی انوار میں رہ جاتے ہیں۔ یہ انجذاب ومحبت تمام افرادِ انسانی میں ہے مگر پوشیدہ ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ اسی انجذاب کی تربیت کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۱۰) اللہ تعالیٰ کی رُویت (دیدار) آنکھ کے ساتھ موت کے بعد ہو گی کیونکہ رُویت، انکشافِ تام کا نام ہے۔ جب تک رُوح کا تعلق اس بدن کے ساتھ ہے، انکشافِ تام (مکمل انکشاف) نہیں ہو سکتا کیونکہ رُوح خواہ کتنی ہی بے تعلق ہو جائے کم سے کم حیات کا علاقہ (تعلق) باقی رہے گا۔ اگر صرافتِ اصلی ( ) پر رہے، خودی کا تعلق باقی ہے۔

(۱۱) سماع کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ارشاد کیا کہ صوفیہ صافیہ میں سے جو لوگ راگ سننے کے قائل ہیں، انہوں نے اس میں یہ حکمت دیکھی ہے کہ راگ سننے کے بعد طبیعت ساکن و برقرار رہتی ہے۔ ناچار رُوح، معانی کا ادراک زیادہ کرتی ہے۔ مجوزین سماع کا مقصود معانی ہے۔ وہ نغمہ کو ان کے زیور کی مثل سمجھتے ہیں ورنہ وہ نفس نغمہ میں مبتلا نہیں۔ حاضرین میں سے ایک نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی یہ بیت (شعر) پڑھی کہ۔

آواز خوش بہتر از رُوئے خُوش
کہ آں حظِ نفس است ایں قوّتِ رُوح

آپ نے فرمایا کہ دونوں ایک ہی ہیں یعنی اگر دیکھنے والا اور سننے والا اہل نفس سے ہیں تو وہ دیکھا ہوا اور سنا ہوا دونوں نفسانی ہیں۔ اور اگر اصحابِ رُوح سے ہیں تو دونوں رُوحانی ہیں۔ اور فرمایا کہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کے ملفوظات میں مذکور ہے کہ راگ سننے کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ سننے والے پر اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہو۔ آپ کے مخلصوں میں سے ایک نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کیا علامت اور نشانی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا پورا اتباع۔ پھر اس مخلص نے عرض کیا کہ ممکن ہے کہ متبع (اتباع کرنے والے) کا مقصود بہشت ہو یا عذابِ دوزخ سے نجات۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا شخص متبع تام (مکمل

Marfat.com

اتباع کرنے والا) وکامل نہیں اور اسے اہل اللہ میں شمار نہیں کرتے۔ اتباع ظاہری تو ظاہر ہے۔ اتباع باطنی یہ ہے کہ اس کے باطن میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی مطلب مقصود نہ ہو۔

(۱۲) وَلائیت (واؤ کی زبر کے ساتھ) بندہ کے اس قُرب کو کہتے ہیں جو وہ حق سبحانہ سے رکھتا ہے اور وِلائیت (واؤ کی زیر کے ساتھ) اس چیز کو کہتے ہیں جو خلق میں مقبول ہونے کا سبب ہے اور اہلِ عالم اس کی طرف گرویدہ ہوتے ہیں اور یہ کمال مخلوقات سے تعلق رکھتا ہے۔ خوارق وتصرفات دوسری قسم میں داخل ہوتے ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جو برکتیں صاحبانِ استعداد کو پہنچتی ہیں وہ کس قسم میں داخل ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ وَلائیت (واؤ کی زبر کے ساتھ) کا اثر ہیں۔ اس بیان کے اثنا (دوران) میں آپ نے طالبوں کے استفادہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس وقت طالب کا آئینہ مرشد کے آئینہ کے مقابل ہوتا ہے، تو جو کچھ مرشد کے آئینہ میں ہوتا ہے وہ طالب کے آئینہ پر بقدرِ مناسبت اپنا پرتو ڈالتا ہے۔

اسی موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ بعض کو ولائیت کی ان دونوں قسموں میں سے ایک حاصل ہوتی ہے اور بعض کو دونوں قسموں سے کافی حصہ ملتا ہے یا کسی کو دونوں میں سے ایک سے زیادہ اور دوسری سے کم حصہ ملتا ہے۔ مشائخ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں ہمیشہ وَلایت (واؤ کی زبر کے ساتھ) وِلایت (واؤ ک زیر کے ساتھ) پر غالب رہی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی مقتدا اس جہانِ فانی سے انتقال کر جاتا ہے تو وِلایت (بکسر واؤ) اپنے مخلص کے حوالے کر جاتا ہے اور وَلایت (بفتح واؤ) اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ اور یہ بھی فرماتا کہ کبھی کسی لغزش کے باعث ولی کی وِلایت (بکسر واؤ) چھین لی جاتی ہے۔ چنانچہ ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ نے پیر بقال کے جنازہ کے امام کا واقعہ بیان کیا ہے جو مولانا جامی قدس سرہ کی نفحات الانس نامی کتاب

Marfat.com

میں مذکور ہے۔

(۱۳) ایک روز فقراء پر بعض منکرین کے اعتراض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اولیاء کبیرہ گناہ ہونے سے محفوظ نہیں ہیں۔ اگر اتفاقاً ان سے اس قسم کی کوئی حرکت سر زد ہو جائے تو اس سبب سے ان کو ولایت سے خارج کر دینا جہالت ہے۔ بلکہ دیکھنا یہ چاہیئے کہ وہ ہمیشہ یا اکثر کون سی منزل میں رہتے ہیں۔ اس حال میں اگر کبھی تبقاضائے بشریت ان سے کوئی کبیرہ گناہ صادر ہو جائے تو اس میں ان کو معذور سمجھنا چاہیئے۔

(۱۴) محبتِ ذات و محبتِ صفات کی تحقیق میں سلسلۂ سخن شروع تھا۔ زبان اقدس سے فرمایا کہ محبتِ صفات یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کسی سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ وہ عالم ہے یا شجاع ہے، تو اس وقت اس کی محبت موقوف ہوگی صفتِ علم و شجاعت پر۔ اگر یہ اوصاف اس سے دور ہو جائیں تو اس کی محبت بھی جاتی رہے۔ اور محبتِ ذات یہ ہے کہ کسی شخص کو بغیر لحاظ کسی صفت کے دوست رکھے۔ یہ نہیں کہ جب وہ کسی صفت کے ساتھ متصف ہو تو اس وقت محبت میں زیادتی ہو اور جب کسی صفت کے ساتھ متصف نہ ہو تو محبت میں کمی آ جائے۔

(۱۵) ہمارے طریقہ کا دارومدار تین باتوں پر ہے۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رہنا، دوام آگاہی اور عبادت۔ اگر کسی شخص کی ان تین چیزوں میں سے ایک میں خلل و فتور آ جائے تو وہ ہمارے طریقہ سے خارج ہے۔ ہم عزت کے بعد ذلت اور قبول کے بعد ردّ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۱۶) پیر کے متعدد ہونے میں کلام شروع ہوا تو زبانِ مبارک سے فرمایا کہ پیر تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک پیر خرقہ، دوسرے پیر تعلیم اور تیسرے پیر صحبت۔ واضح ہو کہ پیر خرقہ وہ ہے جس سے خرقہ ارادت پہنا جائے، جس بزرگ سے خرقۂ تبرک و

Marfat.com

اجازت ملے اسے اہلِ تصوف کی اصطلاح میں پیر خرقہ کہتے ہیں۔ پیر تعلیم، اس کے معنی ظاہر ہیں۔ پیر صحبت وہ ہے جس سے لوگ صحبت رکھیں اور اس کی صحبت سے منافع و ترقیات حاصل کریں۔

اسی موقعہ پر فرمایا کہ ہندوستان میں سلسلۂ چشتیہ و کبرویہ میں ایک شخص کے لئے کئی پیروں کے ہونے کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور پیر تعلیم و پیر صحبت کو مرشد کہتے ہیں۔ آپ نے اسی مطلب کے مطابق ایک بزرگ کا نام لے کر فرمایا کہ انہوں نے اپنے رسالوں میں لکھا ہے کہ پیر خرقہ متعدد ہونا مکروہ ہے۔ اور اسی طرح پر تعلیم کا تعدّد مکروہ ہے لیکن پیر صحبت کئی ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پہلا پیر اجازت دے دے یا اس کی صحبت فوت ہو جائے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ ہاں پیر خرقہ متعدد نہیں ہوتے لیکن پیرِ تعلیم مثل پیر صحبت کے کئی ہو سکتے ہیں اور یہی سالکوں کا معمول ہے۔

(۱۷) صوفیۂ کرام کے سلسلوں میں لوگوں نے خرقہ کی سند حضور ﷺ سے بطریقہ عنعنہ بیان کی ہے مگر ذکر کو بطریقِ عنعنہ بیان نہیں کیا گیا مگر سلسلہ نقشبندیہ و کبرویہ میں ذکر کی سند بطریقِ عنعنہ حضرت رسالت پناہ ﷺ تک پہنچتی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے لے کر آج کے دن تک درمیانی راویوں میں کسی طرح کا خلل نہیں پڑا۔

اس موقعہ پر حاضرین میں سے ایک نے سوال کیا کہ یہ جو کہتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں طریق رابطہ حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طریقۂ ذکر حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے پہنچا ہے، کہاں تک درست ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو ذکر ہمارے سلسلہ میں ہے اور جسے وقوفِ عددی کہتے ہیں، مقررہ طریقہ کے ساتھ مثلاً حبسِ دوام اور اس کے ساتھ محمد رسول اللہ ملانا، وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہم تک بطریق عنعنہ پہنچا ہے اور طریقِ صحبت بھی آپ ہی

Marfat.com

سے پہنچا ہے کیونکہ آپ سفر و حضر میں جنابِ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رہا کرتے تھے اور بطریقِ صحبت فیض حاصل کرتے تھے۔ اصل اس کام میں صحبت ہے اور رابطہ اس کا ظل ہے۔ جب صحبتِ ظاہری مفقود ہو تو اس طریقہ والوں نے رابطہ پر اکتفا کیا جو صحبت معنوی ہے۔

(۱۸) ایک روز مولانا جامیؒ قدس سرہ السامی کی کتاب ''نقد نصوص'' کی یہ عبارت نظر مبارک میں آئی کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ حضور کی حالت میں بغیر اس کے کہ حس سے غائب ہوں اور امورِ غیبیہ کے بعض حقائق اس گروہ پر کھل جاتے ہیں۔ اور اسی کو مکاشفہ کہتے ہیں۔ مکاشفہ کبھی جھوٹ نہیں ہوتا کیونکہ مکاشفہ سے مراد ہے علائقِ بدن سے مجرّد ہونے کی حالت میں روح کا مغیبات کے مطالعہ میں متفرد (تنہا) ہونا۔

آپ نے فرمایا حضرت جامیؒ نے یہ مضمون ترجمہ عوارف سے نقل کیا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ بعضے مکاشفات جن میں خیال کو کچھ دخل ہے ان میں خطا بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن علومِ یقینی میں بھی جو بطریقِ الہام معلوم ہوتے ہیں، خطا پائی جاتی ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ صاحبِ الہام اپنے مقدماتِ مسلمہ میں سے بعض کو جو اس کے نزدیک یقینی ہیں، ان علومِ یقینی کے ساتھ ملا لیتا ہے۔ اسی وجہ سے ان میں خطا آ جاتی ہے ورنہ صرف علومِ الہامیہ میں خطا کی گنجائش نہیں۔ علومِ عقلیہ کے علماء جو قوانینِ منطق کی رعایت کرتے ہیں کبھی ان کی فکر میں خطا داخل ہو جاتی ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ اپنے مقدمات مقررہ کو یقینی خیال کر کے اس میں ملا لیتے ہیں ورنہ منطق تو وہ علم ہے کہ اس کی رعایت ذہن کو فکر میں خطا سے بچا لیتی ہے۔ اگر صرف منطق کا استعمال ایسے مقدمات ملانے کے بغیر ہو تو ذہن کبھی خطا نہ کرے۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ان کو کشف کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ کشف دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک کشفِ دینوی جو بالکل

Marfat.com

کسی کام نہیں آتا۔ دوسرا کشفِ اُخروی جو کتاب وسنت میں بصراحت مذکور ہے اور عمل کے لئے کافی ہے۔ کوئی کشف اس کے برابر نہیں۔

(۱۹) اہل اللہ کے بارے میں سلسلۂ کلام شروع ہوا تو فرمایا کہ اہل اللہ تین فرقے ہیں۔ عباد، صوفیہ، ملامتیہ۔

عباد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ظاہر عبادت پر اکتفا کیا ہے اور فرائض وسنن کے بعد نفلی عبادتوں اور خیرات پر قیام کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ چاہتے ہیں کہ خیرات میں سے کسی چیز کی فروگذاشت نہ ہو۔ اور صوفیہ کے اذواق ومواجید سے بہرہ ور نہیں ہوتے۔ عباد میں سے جو شخص صوفیہ کے اذواق ومواجید سے بہرہ ور ہو گیا وہ گروہِ صوفیہ میں داخل ہو گیا اور اپنے مرتبہ سے نکل آیا۔

صوفیہ وہ فرقہ ہے جو مواجیدہ واذواق سے بہرہ ور ہیں اور اپنے کوارق و کرامات کو مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رکھتے۔ تمام کاموں میں ان کی نظر خدا پر ہے اور مخلوق کو مظاہر حق جانتے ہیں۔ اس فرقہ میں ایک طرح کی رعونت ونخوت رہ گئی ہے۔

ملامتیہ وہ لوگ ہیں جو عام لوگوں کے لباس میں رہتے ہیں اور عوام سے کچھ امتیاز نہیں رکھتے اور ظاہر میں فرائض وسنن موکدہ پر اکتفا کرتے ہیں اور اخلاص کی رعایت میں کوشش کرتے ہیں اور اپنے تئیں اپنے خوارق ظاہر کر کے مشہور وظاہر نہیں کرتے۔ اس امر میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا اتباع کیا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ عالم ظہور کا محل نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے تئیں عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے لہٰذا وہ بھی اپنے تئیں مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اسی واسطے اکثر لوگ ان کو اپنے جیسا خیال کرتے ہیں۔ یہ جماعت رعونت سے آزاد و پاک ہے۔ وہ مقامِ عبودیت کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابن عربی قدس سرہٗ نے اس جماعت کے کئی سردار ٹھہرائے ہیں۔ سب سے بڑے سرادر جناب رسالت مآب ﷺ کو بتاتے ہیں۔ صحابہ کرام میں سے حضرت صدیق اکبر اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مشائخ میں سے حضرت بایزید بسطامی اور ابوسعید خراز اور ابوالسعود اور اپنے آپ کو بتاتے ہیں۔ ان کے سوا اَوروں سے ساکت ہیں مگر ان کی نفی نہیں کرتے ہیں۔ شیخ کا طریقہ یہ ہے کہ جو کچھ خاص وقت میں کشف میں آ گیا اسے لکھ دیتے ہیں۔

فرقہ ملامتیہ میں سے جو لوگ اپنے تئیں مخلوق پر بعنوان ملامت ظاہر کرتے ہیں اور بعض ایسی چیزوں کے مرتکب ہوتے ہیں جو باعتبار ظاہر ممنوع ہیں مثلاً سفر میں ماہِ رمضان المبارک میں دن کے وقت بازار میں کھاتے پھرتے ہیں تا کہ مخلوق کی نظروں سے ان کا اعتبار اٹھ جائے۔ ایسے لوگ رتبہ و مرتبہ میں صوفیہ سے کم درجہ کے ہیں مخلوق کی نظروں میں ان کا اعتبار ساقط نہیں ہوا ہے۔

(۲۰) (ایّام وفات سے پہلے) فرماتے تھے کہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ طریقِ توحید (وحدتِ وجود) کے سوا ایک اور وسیع راہ ہے اور توحید کی راہ اس شاہراہ کے مقابلہ میں محض ایک تنگ کوچہ ہے۔

(۲۱) مندرجہ ذیل رُباعی بھی آپ کے ملفوظات سے ہے۔

این سکّہ کہ من زدم بنامِ فقراست
دین روشنی از نُورِ تمامِ فقرِ است
برخیز رہِ خواجۂ احرارؒ بگیر!
کان راہ ز سرحدِ مقامِ فقرِ است

(۲۲) صبر، نفس کے تمام حظوظ اور پسندیدہ امور سے باہر آنے کا نام ہے۔

(۲۳) رضا یہ ہے کہ نفس کی رضا سے نکل کر رضائے الٰہی میں داخل ہو اور اس کے

Marfat.com

احکام کی تسلیم اور اپنے اموراس کے سپرد کردے۔

(۲۴) توجہ، تمام لذات سے منہ موڑ کر تمام تر توجہ کے ساتھ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کا نام ہے۔

(۲۵) قناعت، فضول کو ترک کرنے اور محض حاجت کی حد تک اکتفا کرنے، عمدہ کھانے، لباس، رہائش سے پرہیز کرنے کا نام ہے۔ کمالِ قناعت یہ ہے کہ صرف ہستی اور محبتِ الٰہی پر اکتفا کرے۔

Marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) اعلیٰ نصیحت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی پیروی اختیار کرو۔

(۲) اپنے عقائد کو فرقہ ناجیہ یعنی علمائے اہل سنت و جماعت کے عقائد کے مطابق درست کرو۔

(۳) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا بچ گیا، جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔

(۴) اہل وعیال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت نہ کرو کہ ضروری کام میں فتور آئے۔

(۵) اہل اللہ کو تجارت، خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرسکتی۔

(۶) اہل اللہ سے کرامت مت ڈھونڈو، ان کے وجود ہی کو کرامت جانو۔

(۷) اہلِ کرم وہ ہے جو اپنی حاجت پر غیر کی حاجت کو مقدم رکھے۔

(۸) اس اجتماع سے الگ رہ جو تفرقہ کا باعث ہووے۔

(۹) اس غرض کا مٹا دینا جو کفار سے وابستہ ہو، کامل ایمان ہے۔

(۱۰) افلاس دونوں جہان کی رُوسیاہی کا باعث ہے۔

(۱۱) اِحسان سب سے جگہ بہتر ہے لیکن ہمسایہ کے ساتھ بہترین ہے۔

(۱۲) آخرت کا کام آج کر، دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔

(۱۳) اظہارِ عجز عبادت ہے۔

(۱۴) انبیاء علیہم السلام کے قول کے مقابلہ میں حکماء کا قول رَد ہے۔

(۱۵) اولیاء اللہ کی نظر دوا ہے اور کلام شفا ہے اور محبت سراپا نور۔

Marfat.com

(۱۶) نقشبندی وہ ہے جو اپنی زبان کو ذکرِ خدا سے تَر رکھے۔

(۱۷) بزرگوں کی بے ادبی ادبار کا پیش خیمہ ہے۔

(۱۸) بزرگوں کے کلام کے معنی خلافِ شریعت مراد لینا الحاد وزندقہ ہے۔

(۱۹) بلا استطاعت سفرِ حج تضیعِ اوقات ہے۔

(۲۰) بچوں پر پیار کا آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نشان ہے جو اپنے مہربان بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

(۲۱) بھائی کا حق اس جگہ معاف کرالے ورنہ وہاں نیکیاں دینی پڑیں گی۔

(۲۲) پنج وقتی نماز کو سستی اور کاہلی کے بغیر شرائط اور تعدیلِ ارکان کے ساتھ ادا کریں۔

(۲۳) پیر وہ ہے جو مرید کے مال میں خواہش نہ پائے۔

(۲۴) پیر کا دل مرید کے مال میں ہونا، مرید کی ہدایت کے مانع ہے۔

(۲۵) تمام سعادتوں کا سرمایہ سنت کی تابعداری ہے اور تمام فسادوں کی جڑ شریعت کی مخالفت ہے۔

(۲۶) تمام مخلوقات میں زیادہ محتاج انسان ہے۔

(۲۷) تُف ہے اس طریقہ پر جس میں گالی دینا عبادت ہو۔

(۲۸) جس کو نرمی عطا ہوئی، اس کو دنیا و آخرت عطا ہوئی۔

(۲۹) جوانی میں زیادہ خوف درکار ہے اور پیری میں رجا۔

(۳۰) جس گناہ کے بعد ندامت نہ ہو، اندیشہ ہے کہ اسلام سے باہر کردے۔

(۳۱) جو ضرورت گناہ پر مجبور کرے شرعاً مردود ہے۔

(۳۲) جو سالک اپنے آپ کو خسیس کتے سے بھی بہتر جانتا ہے وہ بزرگوں کے کمالات سے محروم ہے۔

Marfat.com

(۳۳) حضور سید عالم ﷺ کو معراجِ جسمانی ہوئی اور دیدارِ حق آنکھوں سے ہوا۔

(۳۴) حُبِّ دنیا سے خالی علماء بہت کم ہیں۔

(۳۵) حادثاتِ دنیا کی تلخی کڑوی دوا کی مثل ہے۔

(۳۶) خدا کے دشمنوں سے الفت کرنا، خدا کے ساتھ دشمنی ہے۔

(۳۷) خدا کو خدا جاننا یہ ہے کہ شرک نہ کرے اور رسول کو رسول جاننا یہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی پیروی نہ کرے۔

(۳۸) خدا کے کرم پر مغرور ہونا اور عفو کی اُمید پر گناہ کرنا شیطان کا فریب ہے۔

(۳۹) خلافِ شریعت ریاضتیں اور مجاہدات خسارہ ہی خسارہ ہے۔

(۴۰) دنیا ایک نجاست ہے جو سونے میں چھپائی گئی ہے۔

(۴۱) دنیا میں آرام کا خواہاں بے وقوف ہے۔

(۴۲) ذکرِ جہر سے اس قدر پرہیز چاہئے کہ کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ بھی دل میں پڑھے۔

(۴۳) سب سے زیادہ عذاب بے عمل عالم پر ہوگا۔

(۴۴) سادات سے حضور اکرم ﷺ کی قرابت کے باعث محبت رکھنی چاہئے۔

(۴۵) سماع و رقص پسند کرنا تو درکنار ہم ذکرِ جہر کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے۔

(۴۶) سرود و نغمہ ایک زہر ہے جو شہد میں ملا ہوا ہے۔

(۴۷) شریعت دنیا و آخرت کی سعادتوں کی ضامن ہے۔

(۴۸) شرِ نفس شیطان کے شر سے زیادہ ہے۔

(۴۹) شعر خوانی اور قصہ گوئی بدبختوں کے نصیب کر اور اپنے لئے خاموشی سرمایہ بنا۔

(۵۰) ضروری حاجتیں دنیا طلبی میں داخل نہیں ہیں۔

Marfat.com

(۵۱) طریقہ نقشبندیہ کا اُصول نہایت آسان ہے اور خدا تک جلد پہنچانے والا ہے۔

(۵۲) طریقہ نقشبندیہ کا مدار دو اُصولوں پر ہے، ایک شریعت کی پیروی استقامت کے ساتھ، دوسرے شیخ طریقت کی محبت اور اخلاص میں استقامت۔

(۵۳) ظاہر دراصل باطن کا نمونہ ہے۔

(۵۴) علمائے بے عمل پارس پتھر کی مثل ہیں جو اَوروں کو سونا بناتا اور خود پتھر کا پتھر رہتا ہے۔

(۵۵) علماء کے لئے دنیا کی محبت اور اس کی رغبت ان کے خوبصورت چہرے پر بد نما داغ ہے۔

(۵۶) علمائے بد وہ ہیں جو خلق کے نزدیک عزت کے خواہاں ہیں۔

(۵۷) علمائے سلف پر طعن کرنے والا گمراہ اور بدعتی ہے۔

(۵۸) علم الہام کیا جاتا ہے نیکوں کو اور بد بخت اس سے محروم رکھے جاتے ہیں۔

(۵۹) عمل کی سستی پر مغفرت کی اُمید ہے لیکن بداعتقادی پر نہیں۔

(۶۰) عورت کا نامحرم مرد سے ملائم گفتگو کرنا بدکاری ہے۔

(۶۱) عورت اور بے ریش لڑکا ایک حکم رکھتے ہیں۔

(۶۲) فقراء کی محبت اور صحبت ضروری ہے۔

(۶۳) فقراء کی خاکروبی دولتمندوں کی صدر نشینی سے بہتر ہے۔

(۶۴) کُفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دل آزاری ہے خواہ مومن کا ہو یا کافر کا۔

(۶۵) کوئی جاہل ولی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

(۶۶) گوشہ نشینی بے فائدہ اشغال سے منہ موڑنے کا نام ہے۔

(۶۷) گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

Marfat.com

(٦٨) مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لئے محبت ہے کہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا رب ہے۔

(٦٩) مومن دریافت کرنے والا ہے اور منافق فوراً گرفت کرنے والا۔

(٧٠) نرم خُو اور متواضع کے لئے جہنم حرام ہے۔

(٧١) نفسِ امارّہ کا مقصود ہمہ تن ہمسفروں پر بلندی چاہتا ہے۔

(٧٢) نفس پر شریعت کی پابندی سے زیادہ کوئی چیز دشوار نہیں ہے۔

(٧٣) نفس کا کمال مخالفت اتباعِ شریعت میں ہے۔

(٧٤) ناقص پیر آخرت کی کھیتی کا ناقص تخم ہے۔

(٧٥) ہمارا طریق صحبت ہے کیونکہ خلوت میں شہرت اور شہرت میں آفت ہے۔

(٧٦) ہمارا ایمان ہے کہ حق تعالیٰ قریب اور ساتھ ہے لیکن یہ قُرب اور معیت ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

(٧٧) ہر عمل جو موافقِ شریعت ہے ذکر میں داخل ہے اگرچہ خرید و فروخت ہو۔

(٧٨) اہلِ خانہ تمہاری رعیت ہیں اور تم اس کی نسبت سوال کئے جاؤ گے۔

(٧٩) انسان کے تین دوست ہیں۔ ایک قبضِ روح تک، دوسرا قبر تک اور تیسرا قیامت تک۔ قبضِ روح تک کے ساتھی مال، قبر تک کے ساتھی گھر والے اور قیامت تک کے ساتھ اعمال ہیں۔

(٨٠) ترکِ دنیا سے مراد اس میں رغبت کا ترک کرنا ہے۔ نہ کسی چیز کے آنے کی خوشی ہو اور نہ جانے کا غم،

(٨١) جمعیتِ خاطر سے حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہ اور متعلقین کا غم اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر۔

(٨٢) جس نے دولت مند کی تواضع اس کی دولت مندی کے سبب کی، اس نے دو

Marfat.com

حصہ دین برباد کر ڈالا۔

(۸۳) حق تعالیٰ کو حق ہی سے پا سکتے ہیں نہ کہ تفکر اور تخیل سے۔

(۸۴) خلق کے ساتھ ضرورت سے زیادہ اختلاط نہ رکھ کیونکہ زیادہ مضرتوں کا سبب ہوتا ہے۔

(۸۵) دنیا کاشت کاری اور تخم ریزی کا مقام ہے نہ کھانے اور سو رہنے کا۔

(۸۶) دولت مند کی صحبت زہرِ قاتل اور ان کے چرب لقمے دل کو سیاہ کرنے والے ہیں۔

(۸۷) دل آنکھ کے تابع ہے۔ آنکھ کی گرفتاری کے بعد دل کی حفاظت مشکل ہے اور دل کی گرفتاری کے بعد شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے۔

(۸۸) دوسری نظر تیرے لئے وبال ہے۔ نظر اول وہ ہے جو بلا قصد ہو اور دوسری نظر وہ ہے جو قصداً ڈالی جائے۔

(۸۹) دوپہر کا سونا جو بہ نیتِ سنّت ہو ان کروڑوں شب بیداریوں سے بہتر ہے جو اتباعِ سنت کی نیت سے نہ ہو۔

(۹۰) زندگی کی فرصت بہت کم ہے اور ہمیشہ کا عذاب یا راحت اسی پر مرتب ہے۔

(۹۱) زکوٰۃ کا ایک پیسہ نفلی طور پر سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

(۹۲) سہو و نسیان نوعِ انسان کا لازمہ اور خطا و غلطی اس جہان کا خاصہ ہے۔

(۹۳) شریعت کے تین جزو ہیں۔ علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں جزو متحقق نہ ہوں شریعت محقق نہیں ہوتی۔ علم و عمل شریعت سے حاصل ہوتے ہیں اور اخلاص کا حاصل ہونا طریقِ صوفیہ پر منحصر ہے کہ جو علم و عمل کی رُوح ہے۔

(۹۴) تمام امتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور مملوک و غلام ہیں۔

(۹۵) محض زبان سے کلمۂ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے ہرگز کافی

Marfat.com

نہیں۔ تمام ضروریاتِ دین کو سچا ماننے اور کفر و کفار کے ساتھ نفرت و بیزاری رکھنے سے آدمی مسلمان ہوگا۔

(۹۶) جو شخص تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرے لیکن کفر و کفار کے ساتھ نفرت، و بیزاری نہ رکھے وہ درحقیقت مرتد ہے۔ اس کا حکم منافق کا سا ہے۔

(۹۷) جب تک خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھی جائے اس وقت تک خدا اور رسولؐ کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی۔

(۹۸) جو لوگ کلمہ پڑھتے، اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ان کو کافر کہا ہے۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّار۔ (تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔)

(۹۹) اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تبارک وتعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔

(۱۰۰) کفار و منافقین پر جہاد اور سختی کرنا ضروریاتِ دین سے ہے۔ کافروں اور منافقوں کی جس قدر عزت کی جائے گی اسی قدر اسلام کی ذلت ہوگی۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

مکتوباتِ امام ربّانی مجدّد الف ثانی قدس سرّہٗ کی طرح حضرت خواجہ معصوم قدس سرّہٗ کی بھی تین جلدیں ہیں۔اورانہیں ''مکتوباتِ معصومیہ'' کہا جاتا ہے۔

جلد اول: اس جلد کو آپ کے فرزندِ سوم خواجہ محمد عبید اللہ مروّج الشریعت رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا۔

جلد دوم: اس جلد کو شرف الدین حسین حسینی ہروی رحمۃ اللہ علیہ نے حسبِ اشارہ حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا۔

جلد سوم: اس جلد کو حاجی محمد عاشو بخاری حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے حسبِ اشارہ حضرت خواجہ محمد نقشبند قیومِ ثالث رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا۔

بطور تبرک چند مقامات ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارک میں ہے کہ قبر، بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔قبر کے باغ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ پردہ ومسافت جو زمینِ قبر اور بہشت کے درمیان ہوتا ہے، اٹھ جاتا ہے اور دونوں جگہوں کے درمیان کوئی پردہ مانع نہیں رہتا۔گویا زمینِ قبر کو جنت کے ساتھ فنا اور بقا حاصل ہو جاتی ہے۔اور آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے یہی معنی ہیں کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔معلوم ہونا چاہئے کہ اس قسم کا روضہ اخص خواص کے لئے ہے، ہر مومن کو حاصل نہیں۔جب مومنوں کی قبریں صفائی اور نورانیت پیدا کرتی ہیں تو اس امر کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے کہ جنت کا پرتو ان

Marfat.com

قبروں پر منعکس ہو جاتا ہے۔ اور صاف کردہ شیشہ کی مثل ہو جاتی ہیں۔ (مکتوباتِ معصومیہ جلد اوّل مکتوب: ۷)

(۲) آپ نے لکھا تھا کہ پیر کا مریدوں کے حالات کو نہ جاننا باعثِ نقص ہے یا نہیں؟ آپ کو معلوم رہے کہ سلوک وتسلیکِ اختیاری میں پیر کو مرید کے احوال کا علم اور اسی طرح مرید کو اپنے احوال کا علم ضروری ہے اور ہمارے طریقہ میں جو اصحابِ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ ہے، ایسا علم نہ پیر کے لئے درکار ہے نہ مرید کے لئے۔ کیونکہ اس طریق میں افادہ واستفادہ انعکاسی وانصباغی ہے۔ مرید اپنے شیخ کامل کی صحبت میں محبت وفنا فی الشیخ کے مطابق ہر ساعت اس کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس صورت میں افادہ میں اور استفادہ میں اسے علم کی کیا حاجت ہے۔ خربوزہ جو حرارتِ آفتاب سے پکتا ہے، کیا ضرورت ہے کہ سورج یا خربوزہ کو پکانے یا پکنے کا علم ہو۔ اس طریق میں مرید اپنے شیخ کے ساتھ وجوہِ مناسبت جس قدر زیادہ پیدا کرتا ہے اسی قدر اس کے حق میں انصباغ زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔ (جلد اوّل مکتوب ۱۴۲)

(۳) قیوم اس عالم میں خدا جل وعلا کا خلیفہ اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اقطاب وابدال اس کے ظلال کے دائرہ میں مندرج ہیں۔ اور افراد واوتاد اس کے کمال کے محیط میں داخل ہیں۔ عالم کے سب افراد اس طرف متوجہ ہیں۔ وہ جہان والوں کی توجہ کا قبلہ ہے، جانیں نہ جانیں۔ بلکہ جہان والوں کا قیام اس کی ذات سے ہے۔ اس لئے کہ عالم کے افراد چونکہ اسماء وصفات کے مظاہر ہیں کوئی ذات ان کے درمیان نہیں پائی جاتی۔ وہ سب کے سب اعراض واوصاف ہیں اور اعراض واوصاف کے لئے ذات اور جوہر کا ہونا ضروری ہے تاکہ ان کا قیام اس کے ساتھ ہو۔ عادتِ اللہ یوں جاری ہے کہ ازمنۂ دراز کے بعد ایک عارف کو ذات سے ایک نصیب عطا کیا جاتا ہے اور اس کو ایک ذات دی جاتی ہے تاکہ وہ نیابت وخلافت کے طور پر اشیاء

Marfat.com

کا قیومؐ ہو جائے۔ اور اشیاء اس کے ساتھ قائم ہوں۔ (جلد اوّل مکتوب:۸۶)

(۴) موت پر تو انداز ہو رہی ہے۔ اور "اجل مسمّٰی" قریب ہے۔ اور مجھ سے کچھ کام نہ ہو سکا، اتنے دور دراز سفر کے لئے سامان درست نہیں کیا گیا۔ جاء الموۃ بحذا قیرہ، جاءت الراجعہ تتبعھا الرادفہ۔ "موت آ گئی، اس کے بعد راجعہ اور ردافہ بھی گویا آ ہی گئے۔"

ہائے! عمرِ عزیز کا عمدہ حصہ (شباب) ہوا و ہوس میں بسر ہو گیا، اب ظاہر ہے کہ نکمی عمر (بڑھاپا) میں کیا بن سکے گا۔ اس وقت کے عمل کیا اعتبار ہو گا، خجالت کی وجہ سے پانی پانی ہوا جاتا ہوں، اور (آخرت کے لئے کوئی عذر سمجھ میں نہیں آتا) کسی شاعر نے کیا اچھا کہا ہے

کنوں چہ عذرِ گناہانِ خویشتن خواہم
کہ شرم، خُوں چکدم از بدن بجائے عرق

(جلد اول مکتوب:۱۵)

"اب میں اپنے گناہوں کا کیا عذر چاہوں، کہ شرم و ندامت کی وجہ سے پسینے کی بجائے بدن سے خون ٹپک رہا ہے۔"

(۵) ہمارے طریقہ میں درجۂ کمال تک پہنچنے کا مدار شیخِ مقتدا کے ساتھ محبت پر موقوف ہے۔ طالبِ صادق اس محبت کے ذریعے جو شیخ سے رکھتا ہے، اس کے باطن سے فیوض و برکات حاصل کرتا ہے اور باطنی مناسبت سے ساعت بساعت اس کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ مشائخ نے فرمایا ہے کہ فنا فی الشیخ فنائے حقیقی کا پیش خیمہ ہے۔

(۷) اس دارِ فانی میں سب سے بڑا مطلب و مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا ہے اور معرفت دو قسم کی ہے۔ اوّل وہ معرفت ہے جس کے ساتھ صوفیائے کرام

Marfat.com

ممتاز ہیں۔ قسم اوّل نظر واستدلال سے وابستہ ہے اور قسم دوم کشف وشہود ہے۔ قسم اول دائرہ معمر میں داخل ہے۔ قسم دوم دائرہ حال میں داخل ہے۔ قسم اول عارف کے وجود کے فانی کرنے والی ہے اور قسم دوم سالک کے وجود کے فانی کرنے والی ہے کیونکہ اس طریق میں معرفت سے مراد معرفت میں فنا ہے۔

(۸) اس طریقہ (نقشبندیہ مجدّدیہ) کے بزرگوں کا قول ہے کہ:

''سایہ رهبر به از ذکرِ حق۔''

''رہبر کا سایہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بہتر ہے۔''

سایہ رہبر سے اشارہ طریقۂ رابطہ کی طرف ہے جس سے مراد شیخ کی صورت کا نگاہ میں رکھنا ہے۔

(۹) فرمایا کہ کامل طور پر اعمال کی قبولیت کمالِ ایمان کے انداز کے موافق ہے اور اعمال کی نُورانیت کمالِ اخلاص سے ہے۔ ایمان واخلاص جس قدر زیادہ ہوں گے اعمال کی نورانیت، قبولیت اور کمال اسی قدر زیادہ ہوں گے۔

(۱۰) فرمایا کہ اے بھائی! ناجنس اور مخالفت طریقہ کی صحبت سے پرہیز کرو اور بدعتی کی مجلس سے بھاگ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے دل میں اس کی طرف میدان پیدا ہو جائے اور وہ تیرے کارخانہ میں خلل ڈال دے کیونکہ وہ مقتداء بننے کے لائق نہیں ہے۔

(۱۱) اس وقت اکثر خام صوفی، ملحد اور کافروں کے ساتھ دوستی رکھنے سے نہیں ڈرتے اور یہ کہتے ہیں کہ فقیری کا راستہ کسی کے ساتھ بگاڑ پیدا کرنا نہیں۔ سبحان اللہ! حضور سرورِ انبیاء رئیس الفقراء ﷺ کا قول ہے۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِی۔ ''ان کو حکم ہوتا ہے کہ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر۔'' یہ عجیب فقراء ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ جیسے عظیم نبی، سید الانبیاء اور پیشوائے اعظم کا راستہ چھوڑ کر

Marfat.com

دوسرا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

کسے کہ خلافِ پیمبرؐ راہ گزید

ہرگز نخواہد عنزل رسید

"جس کسی نے بھی حضور ﷺ کے خلاف راہ پکڑی، وہ کبھی بھی منزل پر نہیں پہنچ سکے گا۔"

(۱۲) جو مصیبت بندہ کو پہنچتی ہے، ارادۂ ازلی ونوشتۂ تقدیر ہے۔ لہٰذا تسلیم ورضا کے بغیر چارہ نہیں۔ چونکہ یہ فعلِ محبوب ہے لہٰذا محبّ کو چاہئے کہ کشادہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے اس سے لذّت حاصل کرے تاکہ اس ضمن میں حق تعالیٰ کی جانب سے الطاف وعنایات سے نوازا جائے۔

(۱۳) وفات سے پہلے دسویں محرم کو آپ نے اشراق کی نماز کے بعد لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میرے ارتحال کے دن قریب آ گئے ہیں، میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ قرآن، حدیث، اجماع اور اقوالِ مجتہدین پر عمل کرنا، خلافِ شرع فقراء سے بچنا کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ جو شخص بال برابر بھی شرع کے خلاف ہو اسے نہ مانو۔

(۱۴) ہر مسجد میں حقیقتِ کعبۂ معظّمہ کا ظہور ہوتا ہے۔

(۱۵) رات کے اوقات کو نیک کاموں میں مصروف رکھنا چاہئے، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی اور خوش رہنا چاہئے۔

Marfat.com

حضرت حجۃ اللہ خواجہ محمد نقشبند سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) میں نے جب علوم و معارف اور اسرار حضرت قیومِ ثانی (خواجہ محمد معصومؒ) کی خدمت میں عرض کیے تو فرمایا کہ یہ علوم و معارف جو تم بیان کرتے ہو مقطعاتِ قرآنی کے اسرار ہیں جو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ نے مجھ سے خلوت میں فرمائے تھے۔ بعد ازاں دوسرے روز مجھے خلقت میں بلا کر منصبِ قبولیت کی بشارت دی اور فرمایا کہ جو تاجِ مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے وقت جناب پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عنایت فرمایا تھا اب وہی تاج تمہیں عنایت ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تاجِ طینت، اصالت، قیومیت اور محبوبیتِ ذاتی پر مشتمل تھا۔ فرمایا! بعینہٖ وہی تاج ہے جو مجھے عنایت ہوا تھا۔ اب وہی تمہیں دیا گیا ہے۔

(۲) آپ کو حجۃ اللہ کا خطاب بذریعہ الہام عطا ہوا۔ فرماتے ہیں کہ:

''ایک روز میں نمازِ تہجد کے بعد بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے الہام ہوا۔ ''انت محبوب رب العالمین و رحمۃ اللہ فی العالمین۔'' دریں اثنا کسی نے ندا کی کہ پروردگار نے خواجہ محمد نقشبند کو جہان میں اپنی ''حجت'' بنایا ہے اور انہیں ان کے باپ دادا کی طرح اولیائے امت سے افضل بنایا ہے۔ اے فرشتو! جنو! انسانو! تم سب ان کی فرمانبرداری کرو تا کہ قیامت کے دن نجات پا جاؤ! بعد ازاں میں نے دیکھا کہ فرشتے اور تمام اولیائے امت کی روحیں میرے اردگرد تشریف فرما ہیں اور کہتے ہیں۔ ''السلام علیکم یا حُجت اللہ۔'' اور میرے سر اور منہ کو چومتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ فضلِ عظیم ہے۔

Marfat.com

(۳) اَفْدَیْتُ نَفْسِی وَ رُوْحِیَ وَاَوْلَا دِیْ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ۔

''یارسول اللہ! میرا نفس، میری روح اور میری اولاد آپ پر قربان ہو۔''

(۴) اولیاء، اللہ کے بندے ہوتے ہیں ۔ انہیں علمِ غیب کا ہونا اور ان سے کرامات کا صدور واجب نہیں اور ان باتوں کہ نہ ہونے سے ان کے کمال میں نقص لازم نہیں آتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ''افضل البشر بعد از انبیاء'' ہیں، میں اس قدر کرامات نہ تھیں جتنی کہ ایک ولی اللہ میں ہوتی ہیں۔

(۵) مجھے الہام ہوا ہے کہ جو تیرا یار ہے وہ دوزخ کے عذاب سے آزاد ہے۔

(۶) سلوکِ باطنی بندگانِ خدا پر فرض ہے۔

(۷) میں نے مکاشفہ میں جناب سرکارِ کائنات ﷺ کو خاص محبوبیت کے حجرے کے اندر دیکھا اور باقی پیغمبروں اور اصفیاء کو اس حجرہ کے باہر دیکھا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) ایک شخص نے عرض کیا کہ خاندانِ مجددیہ کی تمام نسبت مجھ کو ایک ہی توجہ میں عطا فرمائیں۔ آپ نے ارشاد کیا کہ "یہ معمول کے خلاف ہے نیز اگر تمام نسبت ایک ہی توجہ میں کی جائے تو اس کا تحمل و برداشت حوصلۂ بشریت سے باہر ہے۔" مگر سائل اپنے سوال پر مصر رہا اور مزید الحاح وزاری سے عرض گزار ہوا۔ ناچار آپ نے ایک ہی توجہ سے تمام نسبت القاء فرمائی مگر وہ شخص تاب نہ لا سکا اور فی الفور مر گیا۔

(۲) ہر شخص کا صدق اس کے علم کے مطابق ہوتا ہے۔

(۳) توجہ کی تاثیر سے فیضِ باطنی حاصل ہوا کرتا ہے۔

(۴) اگر تمہیں عرفان کا موتی ہاتھ آ جائے تو اپنے لبوں پر مہر لگا لو۔

(۵) نفسِ سرکش کے فریب میں نہ آنا چاہئے کہ صنعان جیسے شیخ کامل کو سؤر چرانے پڑے ہیں۔

(۶) دوست کا وصل حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ بغیر زرد رنگ، سرد آہ اور روتی ہوئی آنکھ کے کچھ نہیں ملتا۔

(۷) یہ ہرگز یقین نہ کرو کہ نفسِ امارہ کا کتا عاجز ہو گیا ہے بلکہ اسے تنکوں تلے آگ سمجھو۔

(۸) خبردار! ہرگز ہرگز نفس آدم خوار کے کہنے میں نہ آنا اور اس سے ڈرتے رہنا۔

(۹) وفاداری میں اخلاص و محبت کی شرح کی ضرورت نہیں، یہاں پر خاموشی

Marfat.com

زبانِ حال سے مضمون کو ادا کرتی ہے۔

(۱۰) مذہب اور طریقت کی ضروریات میں سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ کی تجدید اور قیومیت بھی ہے۔

(۱۱) دنیا میں ناممکنات دنیا داروں کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز ناممکن نہیں۔

(۱۲) فضول اور لغو گفتگو میں بہت سی مصیبتیں اور پریشانیاں پنہاں ہیں۔

(۱۳) کم کھانے سے جسم میں سستی واقع نہیں ہوتی اور کم سونے سے زیادہ وقت عبادتِ الٰہی میں گزار سکتے ہیں۔

(۱۴) وقت بڑا قیمتی ہے اس کی قدر کرنی چاہئے۔

Marfat.com

حضرت سیّد قطب الدین حیدر رحمۃ اللہ علیہ

(۱) امرا و اغنیاء کے اختلاط سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(۲) آپ اکثر و بیشتر یہ اشعار پڑھتے تھے۔

با دو قبلہ در رہِ توحید نتواں رفت راست

یا رضائے دوست باید یا ہوائے خویشتن

''توحید کے راستے میں دو قبلوں کے ساتھ چلنا درست نہیں ہے۔ یا دوست کی مرضی کرنا چاہیے یا اپنی نفسانی خواہش پر عمل۔''

Marfat.com

حضرت حافظ سیّد محمد جمال اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) انسان کی تمام حرکات محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئیں۔

(۲) جس حد تک ہوسکے خواہشاتِ نفس کو دباؤ۔

(۳) مخلوق پر بوجھ نہ بنو کیا نکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دوست نہیں رکھتا اور یہ بُری عادت یقین علی اللہ میں حارج ہوتی ہے۔

(۴) مصائب کا دُور کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی نہیں اس لئے بندوں سے اپنے مصائب بیان مت کرو۔

(۵) جھوٹ ایک ناسور ہے جو دیمک کی طرح آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔

(۶) گناہ ظاہری ہوں یا باطنی ان سے خوب پرہیز کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری نیکیاں ختم ہو جائیں۔

(۷) بنگانِ خدا سے ہمدردی کو اس سے مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

(۸) ضرورمندوں کی ضرورت پوری کرو تاکہ تم کو محتاجی سے نجات مل جائے۔

(۹) صحبتِ اولیاء سے وہ فوائد ملتے ہیں جو کتابوں کے انبار سے نہیں ملتے۔

(۱۰) عرفان کا وہی دل متحمل ہوسکتا ہے کہ جس دل میں اس دنیا کی حرص وطمع نہ ہو۔

(۱۱) عبادت، ریاضت، خلوت میں کرو علاوہ فرض واجبات کے کیونکہ ان کا ظاہر کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

(۱۲) مردانِ خدا، کی یاد کے سوا اور کلمہ زبان سے نہیں نکالتے۔

(۱۳) جو طالب عمل سے خالی ہو وہ ایسا ہے جیسے بے نمک کی ہانڈی۔

(۱۴) جس نے شہرت کو اچھا سمجھا اس نے خدا کو نہ پہچانا۔

(۱۵) روزہ نفس کے شر سے بچاتا ہے لیکن شکم سیری مانع عبادت ہے۔

(۱۶) عارف کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی دو انگلیوں کے درمیان سے تمام عالم کا مشاہدہ کرتا ہے۔

(۱۷) اہلِ دنیا کی محبت اللہ سے غفلت کی علامت ہے۔

(۱۸) درویش وہ ہوتا ہے جو راضی بہ رضائے الٰہی ہو۔

(۱۹) جب آپ نے اپنے خلیفۂ خاص حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ کو افغانستان جانے کا حکم دیا تو بطور وصیت یہ دو رباعیاں سنائیں۔

(الف)

مایۂ دیں را بد نیا دادن از بے ہمتی است
زانکہ دنیا جملگی رنج است و دیں آسائش است
نعمتِ فانی ستانی ، دولتِ باقی دہی
اندریں سودا خرد داند کہ غبن فاحش است

(ب)

بکوش تادل صاحب نظر بدست آری
کہ نیست در دو جہاں دولتے ازیں بہتر
مکن عمارتِ دُنیا، بکن عمارتِ دل
کہ عرش اعظم است ایں دل بقولِ پیغمبرؐ

Marfat.com

حضرت خواجہ سید محمد عیسیٰ گنڈاپوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) جب آپ کا وقتِ وصال قریب آیا تو اپنے صاجزادوں کو وصیّت فرمائی کہ:

''تم میرے بعد خواجہ محمد فیض اللہ سے تجدید بیعت کرنا اور اس وقت تک ان کی خدمتِ بابرکت میں رہنا جب تک کہ تصوف کی تمام منازل طے نہ ہو جائیں۔''

چنانچہ حسب وصیت دونوں صاجزادے حضرت خواجہ محمد فیض اللہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور اکتسابِ فیض باطنی کرتے رہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) جس فقیر میں شرع کی پابندی نہیں وہ کیا فیض پہنچائے گا۔

(۲) پیرومرشد کی زیارت بڑی نعمت ہے۔

(۳) آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

گر خوری یک لقمۂ نانِ نُور

خاک ریزی برسرِ نانِ تنور

''اگر تُو نور کی روٹی سے ایک ٹکرا کھالے تو پھر تنور کی روٹی پر خاک ڈال یعنی اس طرف مت دیکھ۔''

(۴) فقیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا، استخارہ کے بعد جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا اس پر عمل کرتا ہے۔

(۵) پیرومرشد کے قدموں کی خاک تریاقِ جان ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) ایک دن ایک درویش نے عرض کیا کہ حضور! یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ دوسرے لوگ صدہا ریاضیات ومجاہدات کر کے بھی اس قدر جوشِ عشق ومحبت اور جذب وفیض حاصل نہیں کر پاتے جس قدر آپ کے غلام وخُدام چند روز میں حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''دوست یا اولاد اس شخص کی تنگ دست ومحتاج ہوتی ہے جن کا باپ یا رفیق غریب ومفلس ہو اور جن کا باپ، رفیق مالدار ہو ان کو زیادہ تر خلوص ومحبت کی ضرورت ہے، محنت کی چنداں حاجت نہیں۔''

(۲) فرمایا کہ آدمی کو دو چیزیں درست اور دو چیزیں شکستہ چاہیں۔ درست چیزیں یہ کہ (الف) دیں درست (ب) یقین درست۔ شکستہ چیزیں یہ کہ (ج) دست شکستہ (د) پا شکستہ۔

(الف) دین درست سے مراد یہ ہے کہ قولاً فعلاً اعتقاداً شریعت کے موافق ہے۔

(ب) یقین درست کے معنی مواعیدِ الٰہی پر پورا پورا یقین ہو۔

(ج) دست شکستہ کا مطلب یہ کہ اشارۃً یا صریحاً کسی سے کسی چیز کا طالب ہو۔

(د) پاشکستہ کا مطلب یہ کہ کسی کے پاس کسی غرض سے نہ جاوے یعنی محتاجی نہ کرے۔

(۳) فقر وفاقہ کمال طریقہ ہے۔

Marfat.com

(۴) فقیر کے ''ف'' سے مراد فاقہ، ''ق'' سے مراد قناعت، ''ر'' سے مراد ریاضت اور ''ی'' سے مراد یادِ الٰہی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ امور بجا لاوے تو ''ف'' سے فضل الٰہی ''ق'' سے قربِ مولا ''ی'' یاریٔ خدا اور ''ر'' سے رحمتِ الٰہی مراد ہے، حاصل ہو۔ ورنہ ''ف'' سے نضیحت، ''ق'' سے قہر الٰہی، ''ی'' سے یاس اور ''ر'' سے رسوائی ملے۔

(۵) طالبِ ذوق و شوق اور کشف و کرامت طالبِ خدا نہیں۔

(۶) جس طرح طلبِ حلال مومنوں پر فرض ہے اسی طرح ترکِ حلال عارفوں پر فرض ہے کیونکہ درویشوں کی فاقہ کی رات معراج کی رات ہے۔

(۷) جو مخدوم بننا چاہتا ہے، اس کو چاہئے کہ پیر کی خدمت کرے کیونکہ

ہر کہ خدمت کرد اُو مخدوم شُد
ہر کہ خودرا دید اُومحروم شُد

''جس کسی نے خدمت کی وہ مخدوم بن گیا اور کس نے اپنے آپ کو دیکھا وہ محروم رہا۔''

(۸) رضائے پیرو مرشد سببِ قبولیت خلق و خالق ہے۔ آزردگئ پیر سببِ نفرتِ حق اور خلق ہے۔

(۹) پیر کی رضا سے وہ کچھ حاصل ہوتا ہے جو کسی مجاہدہ اور ریاضت سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

(۱۰) ہر روز پچیس ہزار مرتبہ اسمِ ذات کا ذکر ضروری ہے۔

(۱۱) فقیر دل کی مراد سے خالی ہونے کو کہتے ہیں نہ کہ ہاتھ کے خالی ہونے کو۔

(۱۲) لوگوں کے عیب کو نیکی کی طرف تاویل کروا اور اپنی اچھی باتوں کو عیب کی طرف تاویل کر۔

(۱۳) میں تو ہر ایک کو نیک ہی سمجھتا ہوں۔ جیسا کہ شیخ سعدیؔ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

نے فرمایا ہے۔

مرا پیر دانائے مرشد شہاب
دو اندر فرمود بر روئے آب
یکے آں کہ بر خویش خود بیں مباش
دوم آنکہ بر غیر بدبیں مباش

''میرے دانا پیر و مرشد حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ نے دریا کے کنارے پر مجھے دو نصیحتیں فرمائیں۔ پہلی یہ کہ تو خود پسند اور خود بین نہ بن۔ دوسری یہ کہ غیر کو بُری نظر سے نہ دیکھ۔''

(۱۴) طالبانِ حق کو چاہئے کہ ایک لمحہ جنابِ الٰہی سے غافل نہ ہوں تا کہ توجہ الی اللہ بے مزاحمتِ اغیار ہو کہ اسی کو دوامِ حضور بھی کہتے ہیں۔ اور کوئی مقصود سوائے اللہ تعالیٰ دل میں نہ رہے۔

(۱۵) جو شخص اللہ تعالیٰ سے دنیا طلب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے آخرت سے محروم رکھتا ہے۔

(۱۶) ترکِ دنیا دل سے ہوتی ہے نہ کہ اسباب سے۔

(۱۷) طالبِ مولا کو سوائے ذاتِ باری کے کسی اور سے محبت نہیں ہونی چاہئے۔

(۱۸) سب سے بڑا کام یہ ہے کہ شریعت پر استقامت رکھے۔

(۱۹) ذکرِ اسمِ ذات سے جذبہ پیدا ہوتا ہے اور نفی اثبات سے سلوک۔

(۲۰) جس قدر طالب میں شکست و عاجزی زیادہ ہوتی ہے اسی قدر اس پر فیض زیادہ وارد ہوتا ہے۔

(۲۱) سالک کو چاہئے کہ نیچی نظر رکھ کر چلا کرے۔

خوئے سگاں ہست بہر سُو نگاہ
شیر سر افگندہ رود سُوئے راہ

Marfat.com

"کتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر طرف دیکھتے ہیں۔ شیر سر کو جھکا کر راستہ میں چلتا ہے۔"

(۲۲) زیادہ بولنا اور ہنسنا غفلت ہے۔

(۲۳) سلوک حاصل کرنے کی چند شرطیں ہیں۔ استعداد کامل، پیر کامل اور فیضِ الٰہی۔

(۲۴) ایک مراد ہوتے ہیں ایک مرید۔ مراد وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچے اور مرید وہ ہے جو خود محنت و ریاضت کر کے مقام حاصل کرتے ہیں۔

(۲۵) مدارِ کار دو چیزوں پر ہے۔ اول محبتِ پیر، دوم اتباعِ شریعت۔

(۲۶) رُستگاری عبادت میں نہیں گناہوں سے بچنے میں ہے۔

(۲۷) خواہ دوست ہو یا دشمن سب سے اخلاق سے پیش آنا چاہئے۔

(۲۸) فقر بڑی دولت ہے، یہ دولت جس قدر ہو سکے پوشیدہ رکھی چاہئے۔

(۲۹) جسم کو تندرست رکھنے کے لئے پرہیز ضروری ہے، دل کو تندرست رکھنے کے لئے پرہیزگاری ضروری ہے۔

(۳۰) حاسد کو کبھی عروج نصیب نہیں ہوتا۔

(۳۱) انسان شکل وصورت سے نہیں بلکہ علم سے حسین بنتا ہے۔

(۳۲) گناہ اور ظلم انسان سے دعا کا حق چھین لیتے ہیں۔

(۳۳) اسلام وحدت چاہتا ہے واحد قوم بن جاؤ۔

(۳۴) سکون صرف یادِ الٰہی سے ملتا ہے۔

(۳۵) دنیا ایک مسافر خانہ ہے، یہ کرائے کا گھر ہے۔

(۳۶) علم عمل کے تابع نہ ہو تو علم نہیں رہتا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) جس جگہ جاؤ تو یاروں میں حمد و شکر نہ چھوڑ جاؤ، یعنی یاروں کو بوجہ تکلیف یہ کہنے کا کا موقعہ نہ ملے کہ خدا کا شکر ہے کہ پیر صاحب چلے گئے۔

(۲) یاروں کو آپس میں حسد و کینہ نہیں ہونا چاہئے۔ جس کو خدا خیر و برکت دے اس سے مستفید و مستفیض ہونا چاہئے،

(۳) سفر میں ذکر کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہئے۔ اگر کسی جگہ ذکر میں کچھ قصور واقع ہو تو اس جگہ نہ رہیں کیونکہ وہاں کے لوگ فیض سے محروم رہیں گے۔

(۴) یاروں کے ساتھ سیر کو نہ جانا چاہئے، جب تک وہ خود خواہش مند نہ ہوں۔

(۵) پیر کو چاہئے کہ انتظار کے بغیر ہی چلا جائے تا کہ لوگوں کو کسی طرح کی بدگمانی یا بدخیال پیدا نہ ہو جائے۔

(۶) اپنا باطن درست کرو کیونکہ بعد از مرگ اعمالِ باطن سے ہی نجات مل سکے گی۔ مگر ظاہری احکام شرعیہ کا لحاظ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ ظاہری درستگی کے بغیر باطنی اعمال کی درستگی ناممکن ہے۔

(۷) خدا سے خدا کے لئے پیار کرو اور یاد کرو۔ کیونکہ مقصد کے لئے یاد کرنا صرف مقصد کی یاد ہے۔ خدا کی یاد بلا اغراضِ نفسانی ہونی چاہئے۔

(۸) خصوصی احباب سے اکثر یہ حدیث قدسی بیان فرمایا کرتے کہ "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو فرماتا ہے کہ جو شخص میرے حکم پر راضی نہیں اور میری بلا پر صابر نہیں اور

Marfat.com

میری نعمتوں پر شاکر نہیں اور میرے عطیہ پر قانع نہیں تو وہ شخص میرے سوا کسی اور کو رب بنالے۔

(۹) اور یہ حدیث بھی بیان فرماتے کہ ''بہتر وہ شخص ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔''

(۱۰) تصوف کی ساری بنیاد آدابِ شریعت کی پابندی کرنے پر ہے۔یہیں سے طریقت کی راہ کھلتی ہے۔اوراس جگہ سے تہذیب نفس حاصل ہوتی ہے اوریہیں سے عارف سکون وقرار پاتا ہے۔

(۱۱) نفسِ امارّہ کی خواہشات پرغلبہ حاصل کرو۔

(۱۲) ہمیں دنیامیں رہ کردنیا سے بے پرواہ رہنا چاہیے۔

(۱۳) خودشناسی ہی خداشناسی ہے۔

(۱۴) سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے دواصول ہیں۔مجاہدہ اور مشاہدہ۔مجاہدہ کے ذریعہ دل کوحق کے تابع بنایا جاتا ہےاور مشاہدہ کے ذریعہ خودکودل کے تابع فرمانِ حق رکھنے میں مدد ملتی ہےاوراستقامتِ علم وعمل حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

ہے کہ کوڑھی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے۔ بدعقیدہ لوگ دل کے کوڑھی ہوتے ہیں۔ان سے بچو بلکہ ان کے بیٹھنے کی جگہ پر بھی مت بیٹھو۔

(۶) نماز کی فکر کا نام نماز ہے۔ یعنی کوئی شخص کسی کام میں لگا رہے مگر دل اس کا نماز میں ہے۔ کبھی کسی سے پوچھتا ہے کہ کیا وقت ہے، کبھی گھڑیال کو دیکھتا ہے، کبھی سورج کو دیکھتا ہے کہ میری نماز کا وقت تنگ نہ ہو جائے۔ جب تک ایسی فکر نہ پیدا ہو جائے تو وہ نماز ایک عادت و رسم ہے جو پوری کر دیتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ وہ فکر نصیب ہے۔

(۷) کسان عمر بھر ہلا چلاتا رہے اور بیج نہ ڈالے تو کھیتی ہو سکتی ہے؟ نہیں ہو سکتی۔ ہل چلانا، روزہ، نماز، حج ہے اور بیج ڈالنا زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو نماز، روزہ، حج، سب بے کار ہے۔

(۸) دو کام کرنے ہوں ایک دین کا، ایک دنیا کا۔ تو پہلے دین کا کام کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ اس کی برکت سے دنیا کا کام بھی پورا کر دیں گے۔

(۹) دعا کے دو پَر ہیں۔ اکلِ حلال، صدق مقال۔ جو حلال کما کے کھائے اور سچ بولے، اس کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۱۰) جو شخص تم سے مانگتا ہے وہ دراصل تم پر احسان کرتا ہے۔ اس وجہ سے کہ ایک پیسہ تم سے مانگتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا اجر تمہیں سات سو تک دیتا ہے۔

(۱۱) فقط لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ پڑھ لیا تو موحد بن گیا۔ مومن نہیں بنا، مومن کب بنے گا؟ جب لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھے گا۔ ہمارے لئے سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل نعمت ایمان کی نعمت ہے۔ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ تو شیطان بھی پڑھتا ہے، پھر اس کو لعنتی کیوں کہتے ہیں۔ شیطان کہتا ہے۔ اِنِّی اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (بے شک مجھ کو اللہ کا خوف ہے جو سب کا پروردگار ہے۔) جتنے فرقے

Marfat.com

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) ایک وقت بھی اللہ کا لفظ زبان سے نکلا تو وہ زبان کا ذکر ہوا۔ دل سے ایک مرتبہ اللہ کو یاد کیا تو تین کروڑ پچاس لاکھ مرتبہ ذکرِ زبان کے برابر ہوگا۔ یہ دل کا ذکر ہے۔

(۲) دریا میں کشتی پانی کے اوپر رہتی ہے۔ جتنا پانی زیادہ ہوگا اتنا ہی کشتی کو آرام ملے گا۔ اگر وہی پانی کشتی میں آ گیا تو کشتی ڈوب جائے گی۔ دل کشتی ہے اور دنیا کے رنج و غم پانی۔ سب کی کشتی ڈوبی ہوئی ہے مگر اللہ کے بندوں کی کشتی یعنی ذاکروں کی کشتی تیرتی ہے۔

(۳) جو لوگ حضور پرنور سید عالم ﷺ کے دشمن ہیں، ان کے لئے خدا تعالیٰ نے جہنم بنائی ہے۔ اور جو آپ کی محبت والے ہیں ان کے لئے جنت۔ جو لوگ یہ فکر کرتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد جہنم جائیں گے یا جنت میں۔ ان کو سوچ لینا چاہئے کہ وہ حضور ﷺ کے دشمن ہیں یا ان کے ساتھ محبت کرنے والے۔

(۴) کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْز" ۔ دنیا کی ہر نئی چیز کو پسند کر سکتے ہو مگر دین وہی پرانا، قدیم اختیار کرو، جس کو تمہارے باپ دادا نے اختیار کیا۔

(۵) انسان بد عمل ہو تو ہو لیکن خدا کرے کہ بد عقیدہ نہ ہو۔ حدیث شریف میں

Marfat.com

ہے کہ کوڑھی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے۔ بدعقیدہ لوگ دل کے کوڑھی ہوتے ہیں۔ ان سے بچو بلکہ ان کے بیٹھنے کی جگہ پر بھی مت بیٹھو۔

(۶) نماز کی فکر کا نام نماز ہے۔ یعنی کوئی شخص کسی کام میں لگا رہے مگر دل اس کا نماز میں ہے۔ کبھی کسی سے پوچھتا ہے کہ کیا وقت ہے، کبھی گھڑیال کو دیکھتا ہے، کبھی سورج کو دیکھتا ہے کہ میری نماز کا وقت تنگ نہ ہو جائے۔ جب تک ایسی فکر نہ پیدا ہو جائے تو وہ نماز ایک عادت و رسم ہے جو پوری کر دیتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ وہ فکر نصیب ہے۔

(۷) کسان عمر بھر ہلا چلاتا رہے اور بیج نہ ڈالے تو کھیتی ہو سکتی ہے؟ نہیں ہو سکتی۔ ہل چلانا، روزہ، نماز، حج ہے اور بیج ڈالنا زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو نماز، روزہ، حج، سب بے کار ہے۔

(۸) دو کام کرنے ہوں ایک دین کا، ایک دنیا کا۔ تو پہلے دین کا کام کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ اس کی برکت سے دنیا کا کام بھی پورا کر دیں گے۔

(۹) دعا کے دو پَر ہیں۔ اکلِ حلال، صدق مقال۔ جو حلال کما کے کھائے اور سچ بولے، اس کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۱۰) جو شخص تم سے مانگتا ہے وہ دراصل تم پر احسان کرتا ہے۔ اس وجہ سے کہ ایک پیسہ تم سے مانگتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا اجر تمہیں سات سو تک دیتا ہے۔

(۱۱) فقط لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰه پڑھ لیا تو موحد بن گیا۔ مومن نہیں بنا، مومن کب بنے گا؟ جب لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰه مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰه پڑھے گا۔ ہمارے لئے سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل نعمت ایمان کی نعمت ہے۔ لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰه تو شیطان بھی پڑھتا ہے، پھر اس کو لعنتی کیوں کہتے ہیں۔ شیطان کہتا ہے۔ اِنِّـی اَخَافُ اللّٰـهَ رَبَّ الْعَـالَمِیْنَ۔ (بے شک مجھ کو اللہ کا خوف ہے جو سب کا پروردگار ہے۔) جتنے فرقے

Marfat.com

دنیا میں ہیں سب توحید کے قائل ہیں۔ بھنگی ہوں یا چوہڑے چمار، عیسائی ہوں یا کوئی اور مگر ملعون کیوں ہیں؟ اس وجہ سے کہ وہ لاَ اِلٰہَ اِلاَ اللّٰہ پڑھتے ہیں۔ لیکن مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ نہیں پڑھتے۔

(۱۲) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک زبان پر آجانے سے تمام عمر کا کفر و شرک اور تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔

(۱۳) آج کل عام بات مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو حد سے نہ بڑھاؤ، حد سے وہی بڑھ سکتا ہے جس کو حد معلوم ہو، جس کو حد معلوم ہی نہ ہو وہ کیا بڑھائے گا۔ آپ کی حد سوائے خدا تعالیٰ کسی کو معلوم نہیں۔ ایک بار کے کلمہ شریف پڑھنے سے تمام عمر کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اس قدر حد تو ہمیں معلوم ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ اے کیف ممدوح الٰہی ہیں
بشر کیا ، کوئی بھی ان کا ثنا خواں ہو نہیں سکتا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر قدرت ہیں کوئی رمزان کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

(۱۴) محمد رسول اللہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت ہے۔ جن کو آپ کی نعت اچھی نہیں لگتی، ان کو چاہئے کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ بھی نہ پڑھیں۔

(۱۵) انبیاء کے جسم کو زمین نہیں کھاتی اور نہ چھوتی ہے۔ انبیاء قبروں میں نماز پڑھتے ہیں، سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قیاس کرو، کیا درجہ ہوگا۔

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا میں اس کے سلام کا جواب دوں گا۔

(۱۷) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص محبت سے درود شریف پڑھے، اس کو میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

Marfat.com

(۱۸) حضور اکرم ﷺ اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی بے شک زندہ ہیں اور اپنی نبوت پر قائم ہیں۔ اپنی امت کی اطاعت و نیکی سے خوش ہوتے ہیں اور گناہ و نافرمانی سے غمگین۔

(۱۹) شُتر بے مہار منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکتا۔ ڈنڈے اور مار کھائے گا۔ قطار کا اونٹ خواہ کتنا ہی دبلا اور بیمار کیوں نہ ہو ضرور منزل تک پہنچے گا۔

(۲۰) جسم برتنے کے لئے دیا گیا ہے۔ نہ کہ پالنے اور موٹا کرنے کے لئے۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سایہ تلے

(۲۱) سر خاک پہ رکھ کر انسان پاک ہو جاتا ہے۔

کیا حق ہے ہمیں زمین پہ پاؤں رکھنے کا
جب رکھا نہیں سر سجدہ میں کبھی

(۲۲) بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں نہ رہو بلکہ ان کے بیٹھنے کی جگہ پر بھی مت بیٹھو۔

(۲۳) وضو کا پانی جس جگہ لگے گا وہ دوزخ میں نہ جلے گا۔

(۲۴) ۔

گر بعدِ فقر پھر سگِ دنیا ہوا فقیر !
کم بخت پاک ہو کے پلیدوں میں جا ملا

(۲۵) قرآن پاک کی سورۃ الحمد شریف کی آیت اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ سے تقلید کا ثبوت اور اس کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔

(۲۶) وَاتَّبِعُوا مِلَّةَ اِبۡرَاهِيۡمَ حَنِيۡفًا ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تھے۔ یہ حکم صرف ایک پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کی تابعداری کرو، ثابت کرتا

Marfat.com

ہے کہ امام کی تقلید فرض ہے۔

(۲۷) سب لوگوں کی قبروں میں اندھیرا ہوگا، لیکن تہجد پڑھنے والوں کی قبروں میں روشنی ہوگئی۔ آیت الکرسی ہر نماز کے بعد اور سورہ تَبَارَکَ الَّذِیْ ہر رات کو پڑھنے کی وجہ سے قبر میں عذاب ہرگز نہ ہوگا۔

(۲۸) نماز میں جس طرح رسولِ پاک ﷺ پر درود پڑھنا فرض ہے، اسی طرح آپ کی آل پر بھی درود شریف پڑھنا فرض ہے ورنہ نماز ہی نہیں ہوتی۔

(۲۹) بیش از قسمت و پیش از وقت کچھ نہیں ملتا۔

(۳۰) دل اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ پریشانیوں کے لئے۔

(۳۱) پہلی امتوں میں جو لوگ گناہ کرتے تھے ان کے چہرے مسخ ہو جاتے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ پاک! میرے نام لیواؤں کے چہرے نہ بدلیں گے؟''

(۳۲) قیامت اس وقت آئے گی جبکہ اللہ کا کوئی بندہ، اللہ کا نام لینے والا نہ رہے گا۔

(۳۳) بزرگوں کا ادب کرو، اگر وہ ناراض ہو جائیں تو پھر کہیں بھلائی کی اُمید نہیں۔ ایک کا مردود سب کا مردود۔ ایک مرغی کسی انڈے کو گندہ کر دے تو نو ہزار مرغیوں کے نیچے اس انڈے کو رکھا جائے تو کبھی اس سے بچہ پیدا نہیں ہوسکتا۔

(۳۴) خدا کا کلام خدا ہی کے لئے پڑھو۔ دنیا کے لئے پڑھنا ایسا ہے گویا لعل دے کر کوڑیاں لینا، یہ اور بات ہے کہ اللہ کے واسطے پڑھنے کے بعد اس کے طفیل میں اللہ تعالیٰ خود دنیا کا فائدہ بھی دے دیں۔

(۳۵) جس میں غیرت نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔

(۳۶) دعوت کا قبول کرنا سنت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تین میل کے فاصلہ پر بھی کوئی دعوت دے اور پکی ہوئی معمولی چیز ہو تب بھی اس کی دعوت میں جانا

Marfat.com

چاہیئے۔

(۳۷) مدینہ شریف کی حاضری کے زمانہ میں آداب لالحاظ ضرور رکھنا چاہیئے۔ کم از کم صورت مسلمان کی بنانی چاہیئے۔ کرزن فیشن، فرنچ کٹ وغیرہ سے پرہیز ضروری ہے۔

(۳۸) راہِ خدا میں جو کچھ دینا ہو وہ اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے دے دینا چاہیئے۔ مرنے کے بعد ہمارے نام پر نہ بیوی دے گی نہ بچے۔ بلکہ ہماری قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے آنا مشکل ہوگا۔

جو کچھ دینا ہے راہِ خدا میں دے اب وقت ہے
قاروں ڈھونڈتا ہے قبر مین گدا ملتا نہیں

(۳۹) اگر دس ذاکر ہوں اور ایک غافل تو ذاکر، غافل کو بھی نورانی کر دیں۔ اللہ کا ذکر کرنے والوں کی صحبت میں رہنے سے اطمینان ملے گا۔

(۴۰) کہا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد مُردے کو ثواب نہیں پہنچتا۔ حال یہ ہے کہ روح نہیں مرتا۔ جب روح نہیں مرتا تو اسے ثواب کیوں نہیں پہنچتا۔

اقبالؒ کہتے ہیں۔

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
یہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں
مرنے والوں کی جبیں روشن ہے اس ظلمات میں
جس طرح تارے چمکتے ہیں اندھیری رات میں
جوہرِ انساں عدم سے آشنا ہوتا نہیں
آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے، فنا ہوتا نہیں

Marfat.com

سراج الملک پیر سید محمد حسین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع جملہ کمالات کا سرچشمہ ہے۔

(۲) زنا اور بدکاری، خرابی و بربادی کا باعث ہے۔

(۳) صالح ماں باپ کا صدقہ اس کی اولاد کی سات پشتوں تک حفاظت کرتا ہے۔

(۴) ایمان کے بعد نجات کا انحصار اعمالِ صالح پر ہے۔

(۵) درود شریف، اللہ کی رحمت پانے کا ذریعہ ہے۔

(۶) محبوب کی یاد اس کو دیکھنے کے قائم مقام ہے۔ اگر محبوب نظر نہ آئے تو اس کی یاد سے غافل نہ رہو کیونکہ

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

(۷) قصیدہ بردہ اور قصیدہ بانت سعاد بڑی متبرک کتابیں ہیں۔

(۸) نماز تہجد کی مداومت کرنی چاہئے۔ جو فیوض اس سے حاصل ہوتے ہیں وہ کسی دوسری چیز سے حاصل نہیں ہوتے۔

(۹) زبان دل کی ترجمان ہے، جس طرح دل کا پاک رکھنا واجب ہے، اسی طرح زبان کا پاک رکھنا بھی واجب ہے۔

(۱۰) حضورِ نبی کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم کے بغیر نجات ناممکن ہے، اگرچہ کتنا ہی عابد و زاہد کیوں نہ ہو۔

(۱۱) توحید، عمل کو بلند کرتی ہے۔ اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہے۔

Marfat.com

(۱۲) حضور سید عالم ﷺ ابر رحمت ہیں جس سے مُردہ دل زندہ ہو جاتے ہیں۔

(۱۳) اللہ کی بندگی کرنے والا ایک نور و نورانیت میں رہتا ہے۔ اس کا کافر سے کیا مقابلہ جو ظلمت میں کھویا ہوا ہے، کہیں زندہ اور مردہ برابر ہوتے ہیں۔ اللہ کے ذکر سے اپنے قلوب زندہ رکھو۔

(۱۴) مومن جب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو اس کا قلب پاک سے پاک تر بنتا جاتا ہے۔

(۱۵) اللہ کا کوئی مثل نہیں وہ ایک، یکتا اور یگانہ ہے۔ اسی کے ہاتھ میں زمین و آسمان کے خزانے اور خیر و عرفان کی کُنجیاں ہیں۔

(۱۶) انسان کی فطرت صحیح ہو تو علم و حکمت سیکھے بغیر حقیقت کو پہچان لیا کرتا ہے۔

(۱۷) پیغمبروں اور دوسرے مقرب بندوں کے ساتھ رہنے اور ان کی نظر کرم سے دین و دنیا کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

(۱۸) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ کو دل اور ایمان کی آنکھ سے دیکھا تو ''صدیق اکبر'' بن گئے۔ عمرو بن ہشام نے ظاہر اور کفر کی آنکھ سے دیکھا تو ''ابوجہل'' بن گیا۔

Marfat.com

شمس الملت پیر سید نور حسین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) عشقِ رسول ﷺ بڑھ کر کوئی اور دولت نہیں ہے۔

(۲) شریعت کی پابندی کا نام ہی ولائیت ہے۔

(۳) مہمانوں کی خدمت کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

(۴) صفائی، ایمان کی علامت ہے۔

(۵) دنیاوی مال و دولت سے پیار آخرت کی تباہی ہے۔

(۶) اللہ کے راستے میں خرچ کرنا جنت خریدنا ہے۔

(۷) درود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں ہے۔

(۸) اللہ کے بندوں کی خدمت میں حاضری دیا کرو تاکہ فلاح پاؤ۔

(۹) سلسلہ نقشبندیہ سب سلسلوں سے اعلیٰ اور سرتاج ہے۔

(۱۰) تصورِ شیخ گناہوں سے بچنے کا بہترین طریقہ اور ذریعہ ہے۔

(۱۱) کلیتًا اور مجموعاً جو عزت ہو سکتی ہے وہ سب اللہ کے لئے ہے۔ سچی عزت اللہ ہی سے تعلق اور اُسی کے کرم سے نصیب ہوتی ہے۔ توحید عمل کو بلند کرتی ہے اور اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہے۔

(۱۲) باطل پر فتح ہونے کے لئے نفس پر قابو پانا ضروری ہے، اگر یہ قابو میں رہا تو گویا لاٹھی ہے اگر یہ چھوٹ گیا تو گویا اژدہا ہے۔

(۱۳) کتاب (قرآن) کو پڑھتے رہنے، صاحبِ کتاب کی سیرت طیبہ کو سامنے رکھنے سے نُورِ ایمان فروزاں ہوتا ہے۔

Marfat.com

(۱۴) قرآن پڑھنا اللہ کا ذکر ہے۔ اسی سے شرح صدر ہوتا ہے۔

(۱۵) رحمت کی تلاش رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو کر ہی کی جاسکتی ہے۔

(۱۶) ڈرو اس وقت سے جب منکروں کو دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔

(۱۷) انبیاء کرام کے ایمان کی تکمیل مشاہدہ ہے اور ہمارے ایمان کی تکمیل حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل میں ہے۔

(۱۸) نیک آدمیوں سے الفت و محبت بالآخر نیک بنا دیتی ہے۔

(۱۹) دعا سے تسکینِ قلب پیدا ہوتی ہے۔ اذعان و یقین پیدا ہوتا ہے۔

Marfat.com

جوہرِ ملّت پیر سید اختر حسین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ہی اصلِ ایمان ہے۔

(۲) جو شریعت سے ذرّہ بھر بھی منحرف ہو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔

(۳) مذہبِ حنیفہ میں آخری اور معتمد علیہ قول حضرت امام ابو حنیفہؒ کا ہے۔

(۴) طریقت کے لحاظ سے طریقہ نقشبندیہ افضل ترین طریقہ ہے۔ اور

(۵) طریقہ نقشبندیہ میں شریعت کو اوّلیت حاصل ہے۔

(۶) جو پیر اور شیخ، مرید سے نذرانہ کی توقع اور اُمید رکھے وہ پیر نہیں بلکہ یہ تو شرکِ خفی ہے۔

(۷) رزقِ حلال کے سوا حصولِ ولائیت ناممکن ہے۔

(۸) حلال اور حرام میں تمیز فرض ہے۔ جو حلال و حرام میں تمیز نہ کرے وہ ولی نہیں ہو سکتا۔

(۹) شریعت کے زرّیں اُصولوں کو ترک کرنا الحاد اور بے دینی ہے۔

(۱۰) مقامِ طریقت میں امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ کے اقوال کو اوّلیت حاصل ہے۔

(۱۱) خدا تعالیٰ کی معرفت کے لئے علمِ دین کا حصول لازمی ہے۔

(۱۲) کلمہ پڑھنے سے انسان مومن تو ہو جاتا ہے لیکن جب تک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات سے متصف نہیں ہوتا، کلمہ کا راز اس پر نہیں کھلتا۔ کلمہ کے تین حال ہیں: بدایت (ابتداء)، وسط اور نہایت۔ جب تک کوئی انتہا کو نہ پہنچے اس کو کامل نہیں کہہ

Marfat.com

سکتے۔ یہ کلمہ جملہ حقائق اور صداقتوں کے چھپے ہوئے خزانوں کی کُنجی ہے۔ جو بھی علم ہے اسی سے ہے۔ جو بھی راز ہے اسی سے ہے۔ راہروانِ راہ حقیقت کا دارومدار، اور ان کی انتہا اسی پر ہے، پہلے کہنا، بعدہ، جاننا اور آخر میں ہونا۔ کلمہ کی حقیقت سمجھنے والوں میں، بعض الا الہ کی وادی میں رہ گئے۔ بعض الا اللہ کے دائرہ میں ٹھہر گئے۔ تھوڑے ایسے ہوئے جو محمد رسول اللہ کی حقیقت تک پہنچے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۱۳) سلسلہ نقشبندیہ میں کلمہ طیبہ کا تصور قلب پر راسخ کرایا جاتا ہے۔ کلمہ طیبہ اور اسم ذات سے عارف کو سیر آفاقی حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت مہر الملت پیر سید منور حسین شاہ علی پوری مدظلہ،

(۱) اللہ تعالیٰ بڑا باریک بیں ہے تمام اُمور اپنے علم سے جانتے ہوئے بھی بندوں پر لطف فرماتا ہے۔ یہ اس کا کرم نہیں تو کیا ہے؟

(۲) جن کی نظر کے سامنے اللہ ہی اللہ ہے، جو اللہ کے ہو گئے، اللہ ہی کے ہو کر رہے انہیں جنّت نگاہ اور تسکینِ قلب دنیا میں ہی حاصل ہو گئی۔ وہ مقامِ قرب و رضا دنیا ہی میں پا گئے۔

(۳) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے لئے رحمت ہیں، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑا، نجات پائی۔ آپؐ کا دامنِ رحمت توحید خالص ہے۔ آپؐ کی محبت ذکرِ الٰہی ہے۔

(۴) تمام انبیاء کرام، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صفاتِ حمیدہ کے پر تو ہیں۔

(۵) تمام فہم اور تمام انوار کا سرچشمہ ذاتِ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے باور پر باور کا نام ایمان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اتباع سے اللہ ملتا ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ سمجھا، سرچشمۂ ہدایت کھو بیٹھا۔

(۶) قرآن کا پڑھنے والا ارذل عمر کو نہیں پہنچتا، نسیان میں نہیں آتا۔

(۷) سب ادیان کا خلاصہ عقیدۂ توحید اور اس کی مکمل تشریح اسلام ہی ہے۔

(۸) کائنات کی ہر شے اللہ ہی کے فیضانِ نور کا پر تو ہے۔

(۹) ہر شے انسان کو اس کے معبود حقیقی سے قرب کرنے کا وسیلہ بنی ہوئی ہے، بشرطیکہ چشم بینا اور سمع قبول ہو۔

(۱۰) دنیا کا مال و متاع کوئی قیمت نہیں رکھتا جب تک کہ اس سے سرمایۂ آخرت

Marfat.com

حاصل نہ کیا جائے۔

(۱۱) جو سلوکِ الٰہی میں رہتے ہیں، اللہ کریم ان کو حق وحقانیت کا راستہ دکھا دیتا ہے۔

(۱۲) شرک ظلم ہے، فطرت کے خلاف ہے۔ اس لئے دینِ فطرت شرک سے پاک ہے۔

(۱۳) اُمّت مانندِ جسم ہے۔ نبی کریم ﷺ اس کی جان ہیں۔ جان کی حفاظت فرض ہے۔ لہٰذا مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا پہچاننا، جاننا اور اس کا تحفظ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ہماری جانیں اس جانِ صد جہاں پر قربان ہیں۔

(۱۴) منافق عہد توڑتے ہیں، مومن عہد پر قائم رہتے ہیں۔

(۱۵) سُورہ الاحزاب میں جو ذکرِ کثیر کا حکم آیا ہے وہ ہر لمحہ اللہ کریم کے دھیان اور اس خیال وتصور کا نام ہے۔

(۱۶) خوش نصیب بننا اور رہنا چاہتے ہو تو سرکار دو عالم ﷺ پر درود بھیجا کرو۔ حال وقال سے دل کو، دَم کو، اپنی کیفیات سے ان (ﷺ) کے مبارک تصور کے ساتھ لگا دو، وہ پاؤ گے جو تمہارے تصور سے بلند و بالا ہے۔

(۱۷) جو لوگ حضور سید عالم ﷺ کو ستاتے ہیں (ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں) ان پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے اور وہ مبتلائے عذاب ہوتے ہیں۔

(۱۸) عزت، صحتِ عقیدہ اور عمل نیک سے نصیب ہوتی ہے۔

(۱۹) جس نے اپنے ارادے، اپنی نیت کی اصلاح کرلی، توفیق اس کی رفیق ہوگئی۔

(۲۰) کج بحثی انسان کو ہلاکت میں ڈالتی ہے۔

(۲۱) امرِ الٰہی پر قائم ہو جانا کرامت سے بڑھ کر ہے۔

(۲۲) سب سے بڑی ناشکری اور گناہ شرک ہے۔

(۲۳) قرآن کریم کو سمجھنا ہے تو اللہ کے رسول ﷺ کو سمجھو جو قولاً، فعلاً، عملاً اور حالاً

Marfat.com

قرآن کی تفسیر ہیں۔

(۲۴) فرمانِ الٰہی سے سرکشی شیطانی ورثہ ہے۔

(۲۵) علم کو عمل سے ملانا یہ بڑی خوبی کی بات ہے۔ یہی فضل کبیر ہے۔ ایسے ہی لوگ بے حساب کتاب جنت میں جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲۶) سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے، دل والا ہی اسے سمجھ سکتا ہے۔ اللہ کا سب سے بڑا احسان قلبِ بینا ہے۔ اقبال کہتے ہیں۔

قلبِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں

(۲۷) تعصب، نخوت، تکبّر معرفتِ حق پر حجاب ہیں۔ جب تک انسان ان حجاباتِ باطلہ سے نہیں نکلتا نہ توحید اس کی سمجھ میں آتی ہے نہ رسالت۔

(۲۸) بھول میں پڑے ہوئے لوگوں کے لئے قیامت، قیامت ہے۔ اُنس والوں کے لئے قیامت قربِ دید ہے۔

(۲۹) مومن کی دین دنیا میں سربلندی کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بندگی، حق گوئی اور حق جوئی ہی ہے۔

(۳۰) اللہ کی وحدانیت، اس کی قدرت ہر شے سے نمایاں ہے۔ وہی دنیا جہان کا پیدا کرنے والا، وہی لائقِ عبادت ہے، وہی زندگی بخشتا ہے، وہی موت دیتا ہے۔ سب اس کے حکم سے ہوتا ہے۔ یہ دنیا اسی کے ایک ''لفظ کُن'' کا مظہر ہے۔

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی کیا آسماں بنایا
پاؤں تلے بچھایا کیا خوبِ فرشِ خاکی
سر پہ لاجوردی اک سائباں بنایا

Marfat.com

ضمیمہ

حضور سیّد عالم ﷺ سے لے کر حضرت مہر الملّت پیر سیّد منور حسین شاہ جماعتی دامت برکاتہم عالیہ تک شجرۂ طریقت کے لحاظ سے افکار و اقوال سلسلہ وار ترتیب وار درج کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن ضمیمہ میں دو ایسی بزرگ ہستیوں کے اقوال و افکار درج کئے جا رہے ہیں جن سے مجھے ''خلافت و اجازت'' حاصل ہے۔ میری بیعت تو حضرت امیر ملت قدس سرّہٗ کے خلف اکبر اور سجادہ نشینِ اوّل سراج الملت پیر سیّد محمد حسین شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ سے ہے لیکن ''خلافت و اجازت'' ان کے بھتیجے اور خلیفۂ مجاز نجم الملت پیر سیّد نذر حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم عالیہ سے ہے۔ انہوں نے ازراہِ کرم ۱۲ جون ۲۰۰۰ء کو اپنے لیٹر پیڈ پر تحریری طور پر خلافت نامہ عنایت فرمایا۔

مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار نیازی نقشبندی مجددی قدس سرّہٗ نے بھی ۱۸ ستمبر ۱۹۹۹ء کو اسلام آباد سے اپنے لیٹر پیڈ پر بذریعہ ڈاک اور پھر بذریعہ ٹیلی فون ''خلافت نامہ'' سے نوازا اور بعد ازاں لاہور میں بالمشافہ اس اعزاز سے سرفراز فرمایا۔

آئندہ صفحات میں ان دونوں بزرگوں کے ارشادات بھی شامل کتاب کئے جا رہے ہیں تاکہ اہلِ ذوق، اہلِ نظر اور اہلِ دل ان سے بھی مستفیض و مستفید ہو سکیں اور میرے لئے دعائے خیر کریں اور یوں میری بخشش و مغفرت کا سامان ہو جائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سیّد المرسلین ﷺ۔ (قصوری)

Marfat.com

نجم الملّت حضرت پیر سید نذر حسین شاہ علی پوری مدظلہ

(۱) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اور ظاہر و باطن میں پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

(۲) اللہ کو وہ بھلائی پسند ہے جو سب سے چھپ کر کی جائے۔

(۳) ساری نوعِ انسانی اللہ کا کنبہ ہے وہ سب کا رب ہے۔

(۴) اللہ کے نزدیک (سچا) دین صرف اسلام ہے۔ (آل عمران:۱۹)

(۵) اسلام میں معیارِ فضیلت تقویٰ ہے نام ونسب نہیں۔

(۶) نام ونسب ترک کر کے بندۂ عشق بننے سے ہی نجات ہوگی۔

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامیؔ

(۷) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس میں جمیع کمالات موجود تھے۔ آپ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں۔

جُدا جُدا جو اوصاف تمام انبیاء میں تھے
وہ سب کے سب جدِّ شہیدِ کربلا میں تھے

(۸) مدینہ طیبہ اور خاص کر خاکِ پاک کا وہ حصہ جو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کا ساتھ لگا ہوا ہے، عرش اعظم سے افضل ہے۔ اقبالؒ کہتے ہیں۔

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است
اے خنک شہرے کہ دروے دلبر است

(۹) شریعت قالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور طریقت افعالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے۔ شریعت اگر شاہراہ ہے طریقت اس پر چلنے کا نام ہے۔

Marfat.com

(۱۰) بقا کے مقابل فنا کی طلب بے شعوری ہے۔

(۱۱) جس قول کا عمل شاہد نہ ہو وہ قول سچا ثابت نہیں ہوتا۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننا ضروری ہے، جاننا ضروری نہیں، ابلیس نے حکم کو جاننے کی کوشش کی تو مردُود ہو گیا۔

(۱۳) اشیاء کی طلب اور خواہش سے فساد پیدا ہوتا ہے۔

(۱۴) جس نے اپنی خواہشات کو معبود ٹھہرایا، وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

(۱۵) خواہش کے اتباع سے بچنے کے نام حق ہے۔

(۱۶) دل کا اندھا ہدایت کا مطلب نہیں سمجھتا۔

(۱۷) مسجدوں کو صاف ستھرا اور سجا کر رکھنا سنتِ ابراہیمی ہے۔

(۱۸) صدیق بننے کے لئے مال، جان اور آبرو کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

(۱۹) تمام اعمال کا دارومدار نیّت پر ہے۔

(۲۰) فتح وشکست کا دارومدار کثرت وقلت پر نہیں، قوتِ ایمان پر ہے۔

(۲۱) رسول اللہ ﷺ پر کامل اعتماد ہی ہمارے ایمان کی جان ہے۔

(۲۲) حضور سید عالم ﷺ کی اتباع اور فرمانبرداری لازمی وناگریز ہے۔

(۲۳) احسان کے عوض احسان بدلہ ہے۔ بُرائی کے عوض بُرائی سزا ہے۔ بُرائی کے عوض بھلائی کرنا کرم اور جود ہے۔

(۲۴) محبت نہ ہو تو اطاعت نہیں ہو سکتی۔ محبت ایمان کی جڑ ہے اور اطاعت اس کا پھل۔

(۲۵) اطاعت خدا اور رسول اللہ ﷺ دونوں کی ہو سکتی ہے مگر اتباع صرف سرکار دو عالم ﷺ کی ہونی ممکن ہے۔

(۲۶) اسلام ایک عقلی اور فطری مذہب ہے۔

Marfat.com

(۲۷) توکل سے جو عطا ہو بہتر ہے، چاہت سے جو عطا ہو وہ ادنیٰ ہے۔

(۲۸) موت عاشق کے لئے وصال کا دروازہ ہوتی ہے جبکہ مجرم کے لئے سخت گرفت کا باعث ہوتی ہے۔

(۲۹) قول تبھی سچا ہوتا ہے جب اعمال اس کی شہادت دیں۔

(۳۰) بھرے ہوئے کو بھرنا اولیٰ عمل نہیں، خالی کو بھرنا اولیٰ عمل ہے۔

Marfat.com

مجاہد ملّت حضرت مولانا محمد عبدالستّار خان نیازیؒ

مجاہد ملّت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیاز قدس سرّہٗ نہ صرف جید عالمِ دین، بے باک سیاستدان، ماہرِ تعلیم، ممتاز اہلِ قلم، بے مثل خطیب، صاحبِ طرز ادیب ہی تھے بلکہ وہ اس کے دور کے عظیم عاشق رسول ﷺ اور نامور شیخِ طریقت بھی تھے۔ وہ سلاسلِ اربعہ میں خلافت واجازت یافتہ تھے لیکن چونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت تھے لہذا ان پر اسی سلسلہ کی ہی گہری چھاپ ہے۔ ان کی نسبت بڑھتے بڑھتے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ تک جا پہنچی تھی۔ لہٰذا وہ اکثر و بیشتر فرمایا کرتے تھے کہ میرے پیر و مرشد حضرت مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ ہیں۔ پھر یہ نسبت ترقی کرتے کرتے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جا پہنچی اور بالآخر باعثِ تخلیق کائنات حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ تک پہنچ کر فنافی الرسولؐ کا درجہ حاصل کر گئی۔

ذیل میں حضرت مجاہد ملت قدس سرّہٗ کے ارشادات نقل جاتے ہیں جو ان کی تقریروں، تحریروں اور گفتگوؤں سے اخذ کئے ہیں تا کہ قارئینِ کرام مطالعہ فرمائیں اور روحانی استفادہ کریں۔ (قصوریؔ)

(۱) حاکمیتِ مطلقہ اور ملکیتِ مطلقہ کی سزاوار ذاتِ صمدیت واحدیت خالقِ کائنات جل جلالہ کی ہے۔

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی، باقی بُتانِ آذری

Marfat.com

(۲) ہمارا اللہ ایک قائم بالذات حقیقت ہے جو نہ صرف خود ایک وجود ہے بلکہ تمام کائنات کا کاروبار اسی کے حکم پر چلتا ہے۔ جب تک یہ عقیدہ ہر وقت ذہن اور دل میں موجود نہ رہے، تب تک اسلام کا تقاضا پورا نہیں ہوتا۔

(۳) تسوید تخلیق و تقدیر و ہدایت ابتدا ہے اور رحمت العالمینی اُس کی انتہا یعنی ذرورۂ کمال ہے۔

(۴) حضور ﷺ کی مکمل محبت و اطاعت ہی نظامِ مصطفی ﷺ کی کامیابی کی ضمانت ہے کیونکہ جس دل میں محبت نہیں وہ منافق ہے۔

(۵) اُمت کا فرض ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم پر چل کر عصرِ حاضر کی غلط تہذیب کے رجحانات کا مقابلہ کرے۔

(٦) نہ صرف پاکستان بلکہ روئے زمین پر نبی پاک ﷺ کے غلام ایک الگ قوم ہیں اور حضور ﷺ کے منکر ایک الگ قوم۔

(۷) کوئی شخص اگر حضور ﷺ کی شان کے متعلق اشارتاً کنایتاً بکتا ہے یا لکھتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، جہنمی ہے۔

محمدؐ مصطفیٰ کی عظمتوں سے منحرف ہو کر
یہ دعویٰ مسلمانی کبھی مانا نہ جائے گا

(۸) نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا تقاضا ہے کہ مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا تحفظ ہو کیونکہ جس نظام کی تقدیس نہیں ہے اس کی اہمیت نہیں۔

(۹) حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس ہمارے لئے نمونۂ کامل ہے۔

(۱۰) حضور ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ اطاعت اور عشق کے دونوں تعلق ہونے چاہئیں۔ جہاں اطاعت ہے اور محبت نہیں وہ منافقت ہے۔

(۱۱) ہماری نجات اتباعِ مصطفیٰ ﷺ میں ہے۔

Marfat.com

(۱۲) حضرت بایزید بُسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری عمر خربوزہ نہیں کھایا کیونکہ آپ کو معلوم نہ تھا کہ حضور سید عالم ﷺ نے خربوزہ کس طرح چیرا تھا۔

(۱۳) آپ اکثر حکیم الامت اقبالؒ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

بمصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اُوست

اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

(۱۴) ہمارے ملک میں قانون سازی کا مرکز ومحور نبی پاک ﷺ کی ذاتِ گرامی ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی اس کی مخالفت کرتا ہے تو آرٹیکل 6 کے تحت ایسا کرنے والا بغاوت اور غدّاری کا مرتکب ہوگا۔ جس کے لئے سزا، سزائے موت ہے۔

(۱۵) حضور ﷺ کت کروڑہا اُمتی ایک وقت میں حضور ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں تو حضور ﷺ ہر ایک کو فرداً فرداً جواب میں رحمتیں بھیجتے ہیں۔

(۱۶) مسلمان کی زندگی اور آخرت کے ہر مسئلہ میں حضور خاتم الانبیا ﷺ کی تعلیمات آخری، قطعی اور حتمی حجت کا درجہ رکھتی ہیں۔

(۱۷) حضور ﷺ کی کاملیت کا تصور نظام مصطفیٰ ﷺ کے لئے ضروری ہے۔

(۱۸) اُمتِ مسلمہ کے تمام مسائل کا حل وحی ربانی اور نبی پاک ﷺ کی اتباع میں ہے۔

(۱۹) اسلامی تعلیمات کا لُبِ لباب ختمیتِ احکام رسالت کا عقیدہ ہے۔ اُمتِ محمدیہ کا وجود بقا، تحفظ اور سالمیت اسی عقیدے سے وابستہ ہے۔

(۲۰) جب تک ہمارے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ پیدا نہیں ہوتا، بات نہیں بنے گی۔

(۲۱) جہاں عقل کی حد ختم ہوتی ہے وہاں نبوت کی حد شروع ہوتی ہے۔

(۲۲) بزرگانِ دین، صحابہ کرام، خلفائے راشدین اور خود رسول اللہ ﷺ کے مقدس

Marfat.com

ذکر کی محافل منعقد کرنا، سالانہ تقاریب کا اہتمام کرنا، جلسوں اور جلوسوں کے لئے اجتماعات منعقد کرنا، اہل اسلام کی سعادت مندی اور روحانی ترقی کی ضمانت ہے۔

(۲۳) ہماری تمام مشکلات کا حل صرف اور صرف حکیم الامتؒ کے اس شعر میں مضمر ہے۔

جو کرنی ہو جہانگیری ، محمدؐ کی غلامی کر
عرب کا تاج سر پر رکھ خداوندِ عجم ہو جا

(۲۴) جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضور سید عالم ﷺ کے بعد نبی آسکتا ہے یا یہ کہے کہ نبی سے غیر نبی کا علم زیادہ ہے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(۲۵) ہم محمد مصطفی ﷺ کی رعیت ہیں، کل کائنات رعیت ہے، ہر شے رعیت ہے، جبرائیلؑ بھی رعیت ہے، میکائیلؑ بھی رعیت ہے، حتیٰ کہ ابلیس بھی رعیت ہے، شجر و حجر، برگ و ثمر، کل کائنات، جمادات، نباتات، حیوانات (موالید ثلاثہ) حضور ﷺ کی حکومت کے اندر ہیں۔

(۲۶) اسلامی امت ایک اعتقادی تنظیم ہے جس کی روحانی اور جسمانی تشکیل ہر کل اور جزو میں نبی کریم ﷺ کی پیروی کے بغیر ممکن نہیں۔

(۲۷) بعض لوگ توحید کو لیتے ہیں رسالت کو نہیں۔ توحید تب بے معنی ہوتی ہے جب رسالت کا پیکر اس میں ہو۔ توحید تلوار ہے اور رسالت اس کی کاٹ ہے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ اصل چیز کاٹ ہے۔

(۲۸) اپنے نامۂ اعمال میں ایسی کوئی شے نہیں جس پر اعتماد کرتے ہوئے پرسشِ یومِ حساب کے لئے جواب بن پڑے۔ بقول حضرت جامیؔ قدس سرہٗ السامی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنی ساری جدو جہد کا احتساب کرتا ہوں تو سوائے اس کے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ۔

Marfat.com

زکردۂ خویش حیرانم ، سیاہ شُد روز عصیانم

پشیمانم ، پشیمانم ، پشیماں یا رسولؐ اللہ

البتہ حضور پرنور ﷺ کی رحمۃ العالمینی اور شفیع المذنبینی سے توقع ہے کہ اس سیاہ کار کو مسترد نہ فرمائیں۔ دامانِ مصطفیٰ ﷺ سے وابستگی کی وجہ سے انشاء اللہ اُمید کی کرن پیدا ہو جائے گی۔

چُوں اندر حشر بر خیزم ، بدامانِ تُو آویزم

زدیدہ خُونِ دل ریزم ، فراواں یارسولؐ اللہ

(۲۹) عشق و اطاعتِ رسول ﷺ لازم و ملزوم ہیں۔ اطاعت بغیر عشق و محبت منافقت ہے اور عشق بغیر اطاعت ناقص و ناتمام ہے۔

(۳۰) ''تفسیر رُوح البیان'' میں ہے کہ جن کا اللہ تعالیٰ رب ہے اُن کے لئے اللہ کے رسول ﷺ رحمت ہیں۔ چنانچہ آپ کی رحمت مطلق ہے، تمام ہے، عام ہے کامل ہے، شامل ہے۔ عالم غیب و شہادت کو گھیرے ہوئے ہے۔ دونوں جہان میں دائمی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی زمین و آسمان میں ہے۔ حضور ﷺ مملکتِ الٰہیہ کے وزیر اعظم ہیں۔

(۳۱) ''ختم نبوت'' ایک نئی دینی اور دنیاوی زندگی کا پیغام ہے۔

(۳۲) جو ''ختم نبوت'' کا باغی ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(۳۳) ''عقیدۂ ختم نبوت'' سے انکار و انحراف اپنے قومی وجود سے انکار ہے اور پاکستان سے بغاوت۔

(۳۴) پاکستانی صرف وہ ہے جو ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے کیونکہ پاکستان کے دستور میں یہ بات شامل ہے کہ اسلام ، پاکستان کا سرکاری مذہب ہے اور اسلام کی تعریف یہ ہے کہ ختمِ نبوت پر یقین رکھا جائے۔

Marfat.com

(۳۵) قرآن حکیم اس تنبیہ کے ساتھ سُود لینے اور دینے کی مخالفت کرتا ہے کہ اگر تم سُود لینے اور دینے پر اصرار کرو گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

(۳۶) قرآن کا ازلی، ابدی اور سرمدی قانون اپنی جگہ پر مکمل اور کامل موجود ہے۔ اور ہر دور کے لئے اپنے ہدایت کا سامان رکھتا ہے۔ یہی فرمایا حضرت علامہ اقبالؒ نے

صد جہاں با قیست در قرآں ہنوز
اندر آیاتش یکے خود را بسوز

(۳۷) اُمت کا فرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر عصر حاضر کی غلط تہذیب کے رجحانات کا مقابلہ کرے۔

(۳۸) ''مال و دولت'' کا غلط استعمال ''قارونیت''، ''قوت و طاقت'' کا غلط استعمال ''فرعونیت'' اور ''شریعت و مذہب'' کا غلط استعمال ''یزیدیت'' ہے۔

(۳۹) ہم ارتقاء کے قائل ہیں۔ ہمارا ارتقاء یوں ہے۔ پہلے جبلت پھر حواس پھر عقل۔ اور اس کے بعد ارتقاء۔

(۴۰) جو کام نیک ارادے اور خلوص سے شروع کیا جائے اُس کا انجام بھی درست ہوتا ہے۔

(۴۱) مومن اگر مومن ہے تو اس کا باطل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(۴۲) ہمیں اپنے اسلاف کی تاریخ دہراتے ہوئے کفر کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔

(۴۳) اقبالؒ نے کہا ہے۔

تپیدم ، آفریدم ، آرمیندم

''آرمیدم'' نفس مطمئنہ کی کیفیت کا نام ہے۔

Marfat.com

(۴۴) ''نفسِ مطمئنہ''، ''نفس راضیہ'' اور ''مرضیہ'' کی منازل طے کر کے ہی مولا صفات بنتا ہے، اسی بندہ حق کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

(۴۵) مسلمان کا دین اس کی دنیا سے جُدا نہیں، مسلمان کی سیاست اس کی عبادت سے منقطع نہیں۔

(۴۶) ''ارمغانِ حجاز'' میں بعنوان ''ابلیس کی مجلس شُوریٰ'' اپنے مشیروں کو ابلیس یہ حکم دے رہا ہے کہ۔

تم اسے بیگانہ رکھو عالمِ کردار سے
تا بساط زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات
خیر اسی میں ہے قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اَوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات
مست رکھو ذکر و فکر صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کردو مزاج خانقاہی میں اسے

(۴۷) وہی جہاں ہے تیرا جسے تُو خود پیدا کرے
یہ سنگ و خشت نہیں جو تیری نگاہ میں ہے
(اقبالؒ)

(۴۸) مردانِ کارخارہ شگافی، خارہ گدازی کی مشکل پسندی کو اختیار کرتے ہیں، قلم کی گلکاریوں سے صفحہ قرطاس کی زیبائش کو روا نہیں رکھتے۔

(۴۹) اسلام ایک عالمگیر انقلاب کا پیغام ہے جو نسلی، قومی اور وطنی اختلافات کو مٹانے کے درپے ہے۔

Marfat.com

(۵۰) شریعت کی تکمیل طریقت سے ہوتی ہے اور طریقت سب پر بھاری ہے۔

(۵۱) دل کی دنیا آباد کریں۔

(۵۲) انسانی وجود کا مرکز اس کی رُوح ہے جو ذاتِ الٰہی کے پرتو سے لازوال ہے اس لئے موت عالمِ معنی کی سفر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

مرگِ مومن چیست ، ہجرت سُوئے دوست
ترکِ عالم ، اختیارِ کُوئے دوست

(۵۳) ہمارا ایمان ہے کہ مومنین صالحین کی ارواح کا رابطہ اپنے متوسلین سے قائم رہتا ہے۔ طلبِ صادق ہو تو اس عالمِ چون و چند کا باسی، سراپا اخلاص اور ارادتمند ان کے تصرفات کا مورد بن جاتا ہے۔

(۵۴) صلحاء اُمت رُشد و ہدایت کے مراکز ہیں۔ یہ ہمیں تحریف، انحراف، اعتزال، اور خود رائی کے دلدل سے نکال کر مرکزِ ملت اور اجماع اُمت کی نعمتوں سے مالا مال کر سکتے ہیں۔

(۵۵) حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کا ارشاد مقدس ''اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالفقرُ مِنِّیْ۔'' ہمیں اس حقیقت کبریٰ سے آشنا کر رہا ہے کہ

فقر کے ہیں معجزات ، تاج و سریر و سپاہ
فقر ہے میروں کا میر، فقر ہے شاہوں کا شاہ

حضرت امام عالی مقام (حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا یزید کے ظالمانہ اور مستبدانہ نظامِ حکومت کو چیلنج کرنا اور ایمانی غیرت و مردانہ وقار کے ساتھ زہرہ گداز حوادثات کا مقابلہ کرنا، ظالم کی بیعت نہ کرنا اور اس کی پاداش میں موت کے آئینے میں رُخِ دوست کا نظارہ کرنا، ایک ایسی عزیمت و استقامت کا شاہ نشان ہے کہ تا قیامِ قیامت سالارانِ قافلۂ حریت کے لئے مینار نور ثابت ہوگا۔ اُنہوں نے اس قافلہ کر ہر

Marfat.com

فرد کو یہ سبق دیا کہ۔

چڑھ جائے کٹ کے سر تیرا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول

(۵۶) ہندو قوم کی ذہنیت یہ ہے کہ ہمیشہ طاقت ور کو اپنا دیوتا بناتی ہے اور کمزوروں کا ناک میں دم کر دیتی ہے۔

(۵۷) امریکہ میں اتنی بدامنی اور عدم تحفظ ہے کہ دس بجے رات کے بعد باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں۔ اس قسم کی صورت حال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حکیم الامت ؒ کو کہنا پڑا تھا۔

تہذیب کا کمال، شرافت کا ہے زوال
غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش
ہر گُرگ کو ہے برّۂ معصوم کی تلاش

(۵۸) مسئلہ کشمیر کا واحد حل جہاد ہے، اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

(۵۹) امریکہ بزرگ شیطان ہے جو اپنے مکروہ عمل کے ذریعے عالمِ اسلام کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔

(۶۰) ہم ایسی جمہوریت پر لعنت بھیجتے ہیں جس میں غیر ملکی صیہونی طاقتیں پاکستان میں اسلام کا مذاق اُڑانے کی کوشش کی رہی ہوں۔

(۶۱) دینی جماعتوں نے قیامِ پاکستان اور اس کے بعد ملک کی سالمیت کے تحفظ اور ''ناموسِ رسالت'' کے لئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں، ان پر دہشت گردی، قتل و غارت اور ملکی حالات خراب کرنے کا الزام سراسر بے بنیاد اور غلط ہے بلکہ حالات کی خرابی کی اصل وجہ ''نظامِ مصطفیٰ ﷺ'' کا نہ ہونا ہے۔

(۶۲) صحافتِ اسلامی نقطۂ نظر سے قولِ حق کا اعلان ہے۔

Marfat.com

(۶۳) عوام کے جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ کسی بھی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

(۶۴) لارڈ میکالے کے فرسودہ نظامِ تعلیم نے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو زنگ آلود اور ''نظریہ پاکستان'' سے غافل کر دیا ہے۔

(۶۵) مسلم اُمّہ کو چاہیے کہ وہ یورپی معاشی برادری کی طرز پر ایک اسلامی مشترکہ منڈی پیدا کرے جس میں اقتصادی ترقی اور مسلم اُمّہ کی رفاہ وفلاح کے مواقع میسر آئیں۔

(۶۶) عورت اللہ کے نبی کی ماں، بیٹی، بہن اور حرم محترم ہے۔ اس کی گود غازیوں، شہیدوں اور مجاہدوں کی تربیت گاہ ہے۔

(۶۷) اپنے دشمن سمیت کسی کی موت پر بھی خوشی منانا جوانمردی نہیں بلکہ بُزدلی ہے۔

(۶۸) ہمارا نظریہ، نقطۂ گاہ اور اندازِ نظر ہمہ گیر (Compre Hencive) ہے۔ ہم اہلسنت، اجماعی (Concensus)، عالمگیر (Universal) اور انجذابی (Inclucive) نظریات کے امین ہیں۔

(۶۹) ہندوستان میں متحدہ قومیت اور وحدتِ ادیان کا فلسفہ اکبری دور میں فیضی اور ابوالفضل نے پیش کیا جبکہ امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرّہٗ السامی نے بڑی جرأت کے ساتھ اس کا رد کیا۔

تخمِ الحاد کہ اکبر پرورید
باز اندر فطرتِ دارا دمید
درمیانِ کارِ زارِ کفرو دیں
ترکش مارا خدنگِ آخریں

(اقبالؒ)

Marfat.com

(۷۰) میری زندگی کی آخری خواہش یہ ہے کہ پاکستان میں خلافتِ راشدہ کا نظام نافذ ہو۔

(۷۱) جب انسانی رُوح اس محدود جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے تو وہ وقت اور فاصلہ کی قید سے آزاد ہو جاتی ہے، دنیا کے جس کونے میں اس کو یاد کرو، وہ فوراً حاضر ہو سکتی ہے۔ بقول اقبالؒ۔

خرد ہوتی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں نہ مکاں لا الہ الا اللہ

(۷۲) اہلِ تقویٰ وہ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر احوالِ دُنیا سے بے پروا چلتے ہیں، تکلیف میں صبر کرتے ہیں، ہر آزمائش میں استقامت کی دعا مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق اور مالک و مختار ہونے کا اقرار کرتے رہتے ہیں۔

(۷۳) شریعت علم ہے طریقت عمل اور حقیقت عمل کا اثر ہے۔ اعتقاد اگر تقلید یا استدلال سے پیدا ہو تو شریعت ہے، اگر کشف و حال سے پیدا ہو تو طریقت ہے۔ اور کشف و حال کی قابلیت سلوک و تصوف و مجاہدہ و ریاضت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبالؒ۔

مقامِ ذکر کمالاتِ رُومؔی و عطؔار
مقامِ فکر مقالاتِ بُو علی سینا
مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

(۷۴) حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عشق و جنون اور ہمتِ مردانہ کے آگے جبریل امین علیہ السلام کو بھی ایک ادنیٰ شکار سے تشبیہ دی ہے۔ عشق و ہمت تو خداوند قدوس کو بھی اپنا بنا سکتے ہیں۔

Marfat.com

در دشتِ جنونِ من جبریلؑ زبوں صیدے
یزداں بہ کمند آور اے ہمتِ مردانہ،

(۷۵) ایسی آزادی جس میں انسان احکامِ خداوندی اور اس کے رسول ﷺ کی مقرر کردہ شرعی قیود سے پھاند جائے، وہ سراسر ناجائز ہے۔ بقول حکیم الامت اقبالؒ

گو فکرِ خدا داد سے روشن ہے زمانہ
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد

(۷۶) جو اپنے افکار کو تابع شرعِ محمدی نہ کرے، اس کے افکار ناقصہ و مذمومہ اس کے لئے وبالِ جان بن جائیں گے۔ حکیم الامتؒ

ہو فکر اگر خام تو آزادیٔ افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ

(۷۷) بزرگوں کے جسم سے جو چیز مس ہو جائے اس اندر شفا اور دافع البلاء کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایڑی مبارک سے آبِ زم زم آبِ شفا اور حضور سید عالم ﷺ کے پاؤں مبارک کے صدقہ سے مدینہ طیبہ کی مٹی خاکِ شفا ہے۔

وہ خاک کہ تیرے در پہ ہے جارُوب سے اُڑتی
وہ خاک ہمارے لئے دارُوئے شفا ہے

(۷۸) قلبی ذکر و فکر سے تمام اعضاء ناک کان آنکھ وغیرہ کو بُرائیوں ۔ سے امن و حفاظت میسر ہوتی ہے۔ پاکیزگی اور رابطہ الٰہی کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ اندرونی انسان زندہ ہوتا ہے جو اپنے اندر ولایتِ حیدری، فقرِ بُوذری، اخلاصِ سُنائیؒ، سوز وسازِ رُومیؒ، پیچ وتابِ رازیؒ اور خودیٔ اقبالؒ کا جھنڈا لیے ہوئے ظاہر ہوتا ہے۔ خود بھی پاکیزہ ہوتا ہے اور مخلوق کو بھی پاکیزگی بخشتا ہے۔ بقول حکیم الامتؒ

خودی کا سرِّ نہاں لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ

Marfat.com

خودی ہے تیغِ فساں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند
بُتانِ و ہم گماں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ نغمہ فصلِ گُل ولالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومیؔ کبھی پیچ و تابِ رازیؔ

(۷۹) جب تک دل کی آنکھ روشن نہ ہو، اسرارِ حیات اور تقدیرِ عالم پر نظر نہیں پڑ سکتی۔ بقول اقبالؒ۔

کہہ رہا ہے مجھ سے اے جویائے اسرارِ ازل
چشم دل وا ہو تو ہے تقدیرِ عالم بے حجاب

(۸۰) عبد، رُوح اور جسم دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم عبد مطلق ہیں اور تمام بندے عبدِ مقید۔ جس بندے کو خود خداوند قدوس عبدہ، کی نسبت کر دے اس کی عظمت وشان کا کون اندازہ کرسکتا ہے۔ عبدہٗ وہ ہے جس کی عبدیت سے الہ العالمین کی شانِ ربوبیّت ظاہر ہو۔ ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بے مثل و بے نظیر بندے ہیں، جن کا ذکرِ پاک عباداتِ خداوندی میں تشہد پڑھتے وقت ہم سب شب وروز کرتے ہیں۔

حکیم الامت اقبالؒ۔

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر
ما سراپا انتظار اُو منتظر

Marfat.com

کتابیات

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	جائے طباعت	سن
۱۔	اسلام کا تصورِ ملکیت	مولانا عبدالستار خان نیازی	لاہور	۱۹۸۳ء
۲۔	انوارِ لاثانی	پروفیسر محمد حسین آسی	علی پور سیداں	۱۹۸۵ء
۳۔	اکابرِ مجددیہ	پیر سید عاشق حسین مجددی	مرڑ چک ضلع شیخوپورہ	۱۹۹۴ء
۴۔	بیعت کی تشکیل اور تربیت	پیر عبداللطیف خان نقشبندی	لاہور	۱۹۹۴ء
۵۔	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطیؒ	کراچی	۱۹۷۶ء
۶۔	تجلیاتِ چوراہی	میاں ضمیر احمد	راگھو سیداں گوجرانوالہ	۱۹۶۸ء
۷۔	تذکرہ پیران زکوڑی شریف	بشیر احمد بیگ نقشبندی	زکوڑی شریف	۱۹۸۲ء
۸۔	تذکرہ خواجگان چشت سیکر شریف	حکیم محمد حسین بدرؒ	ڈیرہ نواب صاحب بہاولپور	۱۹۸۹ء
۹۔	تذکرہ اعلیٰ حضرت للّٰہیؒ	مولوی امام الدین کھوتکویؒ	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۰۔	تذکرہ مشائخ نقشبند	مولانا نور بخش توکلیؒ	لاہور	۱۹۷۶ء
۱۱۔	تذکرہ نقشبندیہ خیریہ	محمد صادق قصوری	لاہور	۱۹۸۸ء
۱۲۔	جواہر نقشبندیہ مظاہر چوراہیہ	محمد یوسف نقشبندی	فیصل آباد	۱۹۷۹ء
۱۳۔	حضرات القدس جلد اوّل	علامہ بدالدین سرہندیؒ	سیالکوٹ	۱۴۰۱ء
۱۴۔	حیاتِ جمال اللہ	حافظ لئیق احمد	رام پور (انڈیا)	۱۹۸۴ء
۱۵۔	روضۃ القیومیہ	خواجہ محمد احسان سرہندیؒ	سیالکوٹ	۱۴۰۱ھ
۱۶۔	سیرتِ امیر ملت	سید اختر حسین علی پوریؒ	علی پور سیداں	۱۹۷۵ء
۱۷۔	صوفیۂ نقشبند	حکیم سید امین الدین احمد	لاہور	۱۹۷۳ء

Marfat.com

۱۸۔	فیضانِ چوراہی جلد اوّل	پروفیسر محمد اجمل چشتی	لاہور	۱۹۹۲ء
۱۹۔	فیضانِ چوراہی جلد دوم	ایضاً	لاہور	۱۹۹۳ء
۲۰۔	فیضانِ امیر ملت	مرزا ذوالفقار علی جماعتی	حیدرآباد دکن	۱۹۵۹ء
۲۱۔	کنز الطالبین من مراۃ المتقین	صاحبزادہ محمد سلیم شامیؔ	لاہور	۱۹۹۶ء
۲۲۔	مکتوباتِ امام ربانی	شیخ احمد سرہندیؒ	کراچی	۱۹۷۳ء
۲۳۔	مخزنِ اخلاق	مولانا رحمت اللہ سبحانی	لاہور	۱۹۶۸ء
۲۴۔	مسلمانانِ عالم جلد اوّل	خان عبدالحمید	لاہور	۱۹۴۰ء
۲۵۔	مناقب امیر ملت	محمد صادق قصوری	بُرج کلاں (قصور)	۱۹۹۱ء
۲۶۔	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	محمد حسن نقشبندیؒ	لاہور	طبع ثالث
۲۷۔	مقالات الصوفیہ	شاہ محمد کاظم قلندر علویؒ	لکھنؤ (انڈیا)	۱۳۰۱ھ
۲۸۔	نسمات القدس	خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ	سیالکوٹ	۱۴۱۰ھ
۲۹۔	نفحاتُ الانس	مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ	کراچی	۱۹۸۲ء
۳۰۔	ماہنامہ "دعوت تنظیم الاسلام"	مولانا سعید احمد مجددی	گوجرانوالہ	جون ۱۹۹۳ء
۳۱۔	ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ"	علی سفیان آفاقی	لاہور	مئی ۱۹۸۷ء
۳۲۔	تاریخ مشائخ نقشبندیہ	پروفیسر عبدالرسول للہی۔	لاہور	۲۰۰۰ء
۳۳۔	نُورالعلوم	عبدالرفیع حقیقت (رفیع)	تہران (ایران)	۱۳۷۷ھ
۳۴	سلطان العارفین بایزید بسطامی	عبدالرفیع حقیقت (رفیع)	تہران (ایران)	۱۳۸۱ھ
۳۵	احوال وسخنان خواجہ عبیداللہ احرارؒ	عارف نوشاہی	تہران (ایران)	۱۳۷۰ھ
۳۶	تاریخ مشائخ نقشبند	محمد صادق قصوری	لاہور	۲۰۰۲ء

Marfat.com

قطعۂ تاریخِ طباعتِ اوّل

(از حضرت الحاج طارقؔ سلطان پوری صاحب حسن ابدال ضلع اٹک)

قصوریؔ نے بہ عونِ ربِّ رحماں
رقم کی ہے کتابِ نُور افشاں
کئی صفحات ہیں اس کے مزّین
زِ ارشاداتِ سلطانِ رسُولاںؐ
جو اصحابِ محمد مصطفیٰؐ ہیں
ابوبکرؓ ، علیؓ ، فاروقؓ ، عثمانؓ
معانی کے معارف کے خزینے
ہیں اس میں ان کے اقوالِ درخشاں
بزرگانِ کرامِ دین و ملت
شریعت کے طریقت کے نگہباں
اُن اہلِ حق کی نُوری گفتگو سے
منور اِس صحیفے کا ہے داماں
کہا سالِ طباعت اِس کا طارقؔ
تعالیٰ اللہ ، ''بہشت فیضِ عرفاں''

(۱۹۹۸ء)

Marfat.com

Marfat.com

تصوف و طریقت
فتاویٰ بریلی شریف
قصص الانبیاء
فتاویٰ حامدیہ
کشف المحجوب
اللہ والیاں
اللہ والے
زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
6 مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ ۔ لاہور
Voice: 042-7248657
Mobile: 0300-9467047
Design by: Qazi Graphics Lahore Pakistan.

Marfat.com